باب دوازدہم

ہم ہیں چاہ رہے ہیں کہ دل ایک اور طالب ہو ہیں
کس حسین سے مُنھ پھرائیں کس حسین کی سی کہیں

"حسنا کا جلسہ"

حسنا کے جلسے کی تاریخ آپہونچی۔ اور والدہ نے جواب کے لیے چوہا... دی تھی وہ بھی پوری ہوگئی۔ صبح کو اُٹھ کر میں نے اُن کی خدمت میں عریضہ بھیجدیا۔

جناب امی جان صاحبہ مدظلہا۔ آداب بجا لاتا ہوں۔
آپ کے حکموں کی تعمیل میرا فرض اور اطاعت فرزندی کا مقتضا ہے ... سے کسی حال میں باہر نہیں ہوں۔ صرف اسقدر گذارش ہے۔ البتہ ... کہ سرانجام میں عجلت نہ کیجائے یقین وقت میری رائے پوچھ لی جائے۔

خط بھیجے ہوئے پانچ منٹ نہ گزرے ہونگے کہ سنبل نے کہا۔ چائے ٹھنڈی ہو رہی سرکار یاد فرماتی ہیں۔

میں کسی قدر اضطراب کی حالت میں والدہ کے پاس گیا اُنھوں نے میرے سلام کے جواب میں مجھے گلے سے لگا لیا اور فرمانے لگیں۔ "تمہارا خط دیکھا میں بہت خوش ہوئی۔ مجھکو تمھارے سے بیٹے سے ایسی ہی سعادتمندی کی توقع تھی۔ تم نے میری بڑی پریشانی دفع کردی۔"

میں۔ (ذرا سکوت کے بعد) ایک بات اور آپ کے گوش گذار کردینی

ضرور ہے۔

والدہ۔ وہ کیا۔ خیر تو ہے۔

بیٹا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اُس روز خالہ امان نے بلقیس کی نسبت قیصر مرزا
کے ساتھ تجویز کی تھی اور آپ نے میری راے دریافت فرمائی تھی۔
اُس وقت تو میں بجز اس کے اور کچھ عرض نہ کر سکا کہ قیصر مرزا سلیم الطبع۔
لائق اور نہایت نیک آدمی ہیں اور یہ میں نے غلط نہیں کہا۔ وہ
ایسے ہی بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔ لیکن اس طرف
جو اُن سے میری پھر دوبارہ سیلی سی بے تکلفی ہوگئی۔ تو اُن کا ایک راز
مجھپر ظاہر ہوگیا۔ اور اب میرے نزدیک بلقیس کی نسبت اُنکے ساتھ
ہرگز ہرگز نہونی چاہیے۔

والدہ۔ کیا۔ کیا۔ مجھ سے تو کہو۔

بیٹا۔ بلقیس کی آیندہ راحت کا واسطہ نہ ہوتا تو میں ایک دوست
کی پردہ دری کا مرتکب نہ ہوتا۔ چونکہ قیصر مرزا کی بہ نسبت بلقیس
زیادہ عزیز ہے۔ اس لیے گذارش کرتا ہوں۔ اصل یہ ہے کہ قیصر مرزا کسی
عورت پر فریفتہ ہیں۔ بلکہ میرا گمان تو یہ بھی ہے کہ شاید اُنھوں نے
پوشیدہ طور پر عقد بھی کر لیا ہے۔

والدہ۔ یہ تمھارا گمان ہی گمان ہے یا تمنے کسی سے ایسا سُنا بھی؟

بیٹا۔ عقد کی نسبت البتہ صرف میرا گمان ہے۔ قیصر مرزا نے صرا
حت اقرار یا انکار نہیں کیا۔ لیکن فریفتگی کا حال تو میں نے اُنھیں
کی زبان سے سُنا۔

والدہ۔ کچھ تمھیں معلوم ہے کہ وہ عورت کون ہے۔ کوئی چھوٹی قوم
تو نہیں ہے۔

بیٹا۔ عورت کا حال مجھکو مطلق معلوم نہیں۔ مگر قرینے سے کہتا ہوں
اور کوئی شریف زادی ہے۔

والدہ۔ [illegible] بیگم کے کان میں ڈال دونگی۔ اس

...ت کا ذکر اب بیشک مناسب نہین ہی۔
...من ۔ تو اب مین جاتا ہون۔
...الدہ ۔ شوق سے سدھارو۔ کیا کہین باہر جانا ہی۔
...من ۔ جی ہان ۔ قیصر مرزا کے ہان جاؤن گا۔ اُن کے ایک دوست ...ز میری دعوت کی ہی۔ شب کو جلسہ ہی۔ مجھے بہت اصرار سے بلایا ہی۔ رات کو شاید واپس نہ آسکونگا۔
اپنی اس دروغ گوئی پر مین دل مین بہت ہی پشیمان ہوا۔ ...سب آدمی پہلے پہل سچ کہدیا کرین ۔ تو جھوٹ بولنے کی حاجت بہت کم ہوا کرے۔ جہان ایک بار بولا۔ پھر سلسلہ وار زیادہ کے لیے بولنا پڑتا ہی۔
والدہ ۔ اچھا جاؤ ۔ مگر رات بھر جاگتے نہ رہنا۔ تمھاری طبیعت نا...ہی۔
...۔ ...تمام رات تو شاید جاگنا نہ پڑے ۔ اور جلسہ شب بھر رہا تو مین ...جا رہو ہونگا۔
والدہ ۔ کیا دن کو کھانا قیصر کے ہان ہوگا۔
مین ۔ جی ہان ۔ (سنبل کو پکار کر) جا۔ میر صاحب سے انگریزی کتابین مانگ لا ۔ جو کل آئی ہین۔
سنبل ۔ (لاکر) کتابین حاضر ہین ۔
والدہ ۔ قیصر کے گھر پہونچکر تم سیدھے دُلھن کے پاس جانا ۔ دیکھو خبردار ۔ اُس روز تمنے بڑی غلطی کی تھی ۔
مین ۔ دوسری دفعہ تو مین ہو آیا تھا ۔ اب آداب بجا لاتا ہون ۔ خالہ امان کی طرف سے چلا جاؤنگا ۔
والدہ ۔ (مجھے گلے ...م کرکے) جاؤ خدا کے سپرد کیا۔
مین ۔ (خالہ کے محل مین پہونچکر) لطفیس ۔ کہان ہو ۔ لو یہ بھی اپنی کتابین ۔ بی گمانی خانم ۔ خالہ امان کہان ہین۔

گمانی خانم ۔ ابھی وظیفہ پڑھ رہی ہین ۔ حضور تشریف رکھین ۔ ان بیگم کو بلائے لاتی ہون ۔

بلقیس ۔ (آکر) بندگی عرض ہو ۔ کتابین آگئین ۔ اوہو ۔ کیا مٹی جلدین ہین ۔ اور جلدین کیسی خوبصورت بندھی ہین ۔ تشریف رکھیے ۔ آپ تو اسوقت جیسے کہین جا رہے ہین ۔

مین ۔ ہان ۔ مجھے ایک ضروری کام سے باہر جانا ہو ۔ ورنہ بیٹھتا ۔ آج میری ایک جگہ دعوت ہو ۔

بلقیس ۔ (مسکرا کر) تو بسم اللہ تشریف لیجائیے ۔ ایسا نہو . . . . .

مین ۔ اس مسکراہٹ کی تہ مین کوئی بات ہو ۔ اور تم "ایسا نہو" کہکر زبان کیون دبا گئین ۔

بلقیس ۔ تو کیا مسکرانا کچھ برا ہو ۔ مثل مشہور ہو ۔ ہنستے گھر بستے ہین ۔ "ایسا نہو" مین نے صرف اس خیال سے کہا تھا کہ کچھ حرج نہو ۔ کہین ایسا نہ ہو کہ آپ دیر کو پہونچین ۔ تو پھر . . . . . .

مین ۔ (ہنسکر) یہ دوسری ہوئی ۔ تو پھر کیا ہو ۔

بلقیس ۔ اوئی ۔ مین کیا جانون کیا ہو ۔ کچھ مین آپ کے ساتھ تو وہان ہونگی نہین ۔

مین ۔ کہان ۔

بلقیس ۔ جہان کی آپ کو لگی ہو ۔ (پھر مسکرا کر) وہی دعوت کی جگہ ۔ ہان تو کب آئیے گا ۔ کہیے صبح کو ۔ وہ دعوت ہی کیا ۔ جو رات بھر کی نہو ۔

مین ۔ ہو تو ایسی ہی دعوت ۔ طلسم لگی ہو ۔ واقعی مین صبح کو آؤنگا ۔

بلقیس ۔ مین تو پہلے ہی سے پہچان گئی تھی ۔ خیر تشریف لیجائیے ۔

بلقیس کے پاس سے آکر مین اُس کے تبسم اور ان دو چٹکلون کو جنسے اُس نے میرے دل مین دو چٹکیان لی تھین ۔ یاد کر کرکے ہنستا رہا ۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اُس نے مجھے کہین اٹکا ہوا سمجھ لیا ہو ۔

تو میرے دل کو اوہام میں مبتلا کرنے کی یہ کافی وجہ تھی - مگر اس سے جو قول ہارا تھا وہ آئندہ کے واسطے تھا - اس توجیہ نے مجھے کسی قدر تسکین دی - اور میں نے یہ ارادہ مضبوط کر لیا - کہ جلسے کے بعد معمولاً شام کو بلقیس کی نظروں سے کبھی نہ ہٹوں گا - پھر تو اس کا امکان جو فی الواقع صحیح تھا اور جس پر اس کی طنز آمیز مسکراہٹ میرے سینے تنبیہ کے کوڑے کا کام کر رہی تھی - زائل ہو جائیگا -

اس غور و فکر کے بعد میں نے گاڑی تیار کرائی اور قیصر کے مکان پر پہونچکر پہلے ماموں (دلدار مرزا صاحب) کے پاس گیا - وہ کچھ لکھ رہے تھے - مجھے دیکھ کے خوش ہوئے اور بولے - محل ہی میں چلے جاؤ قیصر وہیں ہیں -

قیصر مرزا اپنی والدہ سے باتیں کر رہے تھے - مجھے آتے دیکھ کر جھپٹ کر میرے گلے سے لپٹ گئے -

نانی - (میرے سلام اور مزاج پرسی کے جواب میں) بیٹا تمہارا پیرا نہایت مبارک ہے جس دن سے تم اس گھر میں پھر آنے جانے لگے ہو میری طبیعت خود بخود سنبھلتی جاتی ہے - دمہ گویا بالکل جاتا رہا ضعف میں بھی بہت کمی ہے - غشا اگر روز دو وقتہ نہیں ہوتی - لیکن ایک دن بیچ دیکر دونوں وقتوں میں تھوڑا بہت کھا لیتی ہوں - کہو تمہارے ہاں سب اچھے ہیں -

میں - جی ہاں - الحمد للہ سب خیریت ہے - خدا کرے آپ جلد تندرست ہو جائیں - امی جان اور خالہ اماں کو آپ کا سخت انتظار ہے -

نانی - میں آپ کہہ رہی ہوں کس دن مہینا پورا ہو - جو میں شہر جاؤں - باجی کا گھر کیسا ہے -

میں - بہت بڑا مکان ہے - کئی کمرے خالی پڑے ہیں -

قیصر - بس امی زیادہ باتیں نہ کیجیے - نہیں تو خدا نخواستہ پھر دم

پڑھنے لگے گا۔ حکیم صاحب نے اسی کا پرہیز زیادہ بتایا ہے۔ آؤ۔ سنئے باہر چلیں۔ اچھا ہوا۔ میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا نہیں تو تم کو تنہا کھلاتے میرا دل دُکھتا۔ رات کو میں نے عزہ کیا تھا۔ غضب کی بھوک لگی ہے۔

(باہر آتے ہوے) کھانا کھالیں۔ تو باتیں ہوں گی۔ معاملہ سب چولوں ٹھیک نظر آتا ہے۔ کہو تمپر کیا گذری۔

میں۔ بہت لمبا چوڑا قصہ ہے کھانا کھانے کے بعد کہونگا۔ تمھارے یہ مرزا صاحب تو گرگ باران دیدہ نکلے۔ جو جو انھوں نے کہا تھا۔ قریب قریب وہی پیش آیا۔

قیصر۔ حقیقت میں عجب شخص ہیں۔ میری نظر سے تو ایسا آدمی ابتک نہیں گذرا۔

ہم دونوں کو ایک دوسرے کی کارگزاری سننے کی وہ بےصبری تھی کہ دسترخوان ابھی خالی نہیں ہونے پایا کہ قیصر اُٹھ کھڑے ہوے اور مجھے بھی اُٹھنا پڑا۔

قیصر۔ (تخلیے میں پہونچکر) پہلے تم کہوگے کہ میں شروع کروں۔

میں۔ تم کہو۔

قیصر۔ دیکھو بھئی۔ کوئی بات مزاج کے خلاف ہو تو بُرا نہ ماننا۔

میں۔ استغفراللہ۔ تم کیا کہتے ہو۔ ارمان یہ تو میری ہی نجات کی کوشش ہے۔ اور ساری بناوٹ تو ہو ہی رہی ہے۔ میں تو اصلیت کا بھی بُرا نہ مانتا۔

قیصر۔ مرزا صاحب نے مجھ سے حسنا کے ساتھ اظہار محبت کی فرمایش کی تھی۔ وہان معاملہ برعکس ہوا۔ اس کی سبجے نوبت ہی نہ آنے پائی۔

میں۔ کیا۔ کیا۔ میں نہیں سمجھا۔

قیصر۔ جبتک پوری کیفیت نہ سنوگے معاملہ سمجھ میں نہ آئے گا پرسوں جب میں تمھارے ساتھ حسنا کے ہاں گیا تھا۔ ابتدا ہو چکی

تھی۔ تم نتھی کی جانب مخاطب ہوئے۔ تو بی حسنا میری طرف مڑین۔
مین سمجھا کہ جلسے کی باتین کرین گی۔ مگر اُنھون نے تو خلاف توقع مجھسے
یہ سوال کیا "کیا آپ تنہا دم بھر کے لیے میرے غریب خانے پر
تشریف لا سکتے ہین"۔ مین یہ سنکر چونک ہی تو پڑا لیکن فوراً سنجیدگی
سے مین نے جواب دیا کہ "دن کو تو میرا آنا کسی طرح ہو نہین سکتا"۔
حسنا کہنے لگین کہ "رات کو تو نواب یہان ہوتے ہین۔ اُنکے سامنے
آپ کا میرے گھر آنا مناسب نہین"۔ مین چپ ہو گیا تو وہ ذرا سوچکر
بولین کہ "اچھا آپ کل شب کو ضرور آئیے۔ نواب آئین گے تو مین آپکو
دو منزلے والے کمرے مین کہین چھپا دون گی"۔ مین نے قبول کیا لیکن
خواجہ صاحب کی طرف سے خطرہ ظاہر کیا۔ حسنا نے جواب دیا
کہ خواجہ صاحب گھر کے آدمی ہین۔ ان کی جانب سے اطمینان رکھیے
وہ روز ایسے ایسے رنگ دیکھتے رہتے ہین۔ مین نے اقرار تو کیا
مگر احتیاطاً اتنا پوچھا کہ آپ مجھے تنہا کیون بلاتی ہین۔ وہ بولین کہ
بلانے کی غرض جب کل رات کو آئیے گا کھل جائے گی۔ یہ تو
پرسون کا واقعہ تھا۔ کل کا حال سنو۔

مین۔ ذرا ٹھہرو تو۔ یہ باتین کسوقت ہوئین۔ مین بھی تو قریب بیٹھا تھا۔

قیصر۔ یہی تو مجھے حیرت ہے کہ تم نے ذری بھی سن گن نہ پائی۔ خیر
اب کل کی واردات سنو۔ مین تمھین جانے کی ممانعت کرکے کوئی
ساڑھے سات بجے شام کے وقت وہان پہونچا۔ خواجہ صاحب
زینے سے سڑک پر آ رہے تھے۔ (شاید تمام دن وہین رہتے ہین)
وہ میرے تنہا آنے پر ذرا بھی متعجب نہ ہوے۔ اس لیے مین جان گیا
کہ یہ بھی سازش مین شریک ہین۔ مین نے بلایا۔ مگر وہ ایک
ضرورت کا عذر اور جلد واپسی کا وعدہ کرکے چلے گئے۔ اوپر گیا۔
تو بی حسنا دروازے پر کھڑی تھین۔ وہ نہایت آؤ بھگت سے پیش
آئین اور دیکھو ان لوگون کی چالاکی کہ تمکو پوچھا بھی نہین۔

"بی حسنا سہ منزلے پر تھین وہان پہونچ کے مین نے اُنھین خوب ہی ٹھاٹھ سے دیکھا۔ وہ مجھے دروازے پر کھڑے دیکھکر ہاتھ پکڑے ہوے کمرے کے اندر لے گئین۔ مین قصداً حیران بنگیا۔ تو حسنا ہنسکر بولین "ہ آپ تو ایسے بھوچکے ہو رہے ہین جسطرح کوئی بچا اجنبی گھر مین جانے سے پریشان ہونے لگتا ہے"۔ مین نے جواب دیا کہ "پہلے آپ اس انوکھی چالاکی کی وجہ بتائیے۔ پھر مین اور کوئی بات چیت کرون گا۔ آخر یہ ماجرا کیا ہے"۔

"حسنا۔ آپ تو جان بوجھ کے بھولے بنے جاتے ہین۔ دل سے پوچھیے وہ کیا کہہ رہا ہے"۔

"مین۔ میرا دل تو یہ کہہ رہا ہے کہ مین اپنی بھابھی کے پاس آیا ہون مگر بھائی کی چوری سے آیا ہون۔ چوری پکڑی گئی تو اُن کو شکایت اور مجھکو ندامت کا موقع مل سکتا ہے"۔

"حسنا۔ کہین خدا کے لیے ہنسی ہنسی مین کچھ منھ سے اُگل نہ بیٹھنا۔ اُڑتی اُڑتی طاق پر بیٹھے۔ سنین گے تو نواب میرے خون کے پیاسے ہو جائین گے۔ آپ دونون ٹھیرے بھائی بھائی۔ لڑینگے اور بنجائینگے۔ مین بیچ مین یون پس جاؤن گی جیسے چکی کے دو پاٹون مین دانہ"۔

"مین نے پھر کہا کہ آج تو تم معمون مین باتین کر رہی ہو۔ صاف صاف کیون نہین کہہ دیتین۔ حسنا نے کہا کہ "عورت کی زبان سے آپ وہ بات کہانی چاہتے ہین۔ جسے چھپانے کی وہ ہمیشہ کوشش کرتی ہے۔ خیر سنیے کہ پہلے ہی دن دیکھ کر آپ پر میری طبیعت آگئی ہے۔ آپ مجھکو اپنی لونڈی سمجھیے"۔ مین نے عمداً سکوت کیا اور سوچنے لگا کہ اس موقع پر جو خلاف امید ہاتھ آگیا ہے۔ جو کرنا نہ چاہیے مگر صاف انکار یا اقرار بھی مناسب نہین۔ انکار مین معاملہ اسی حد تک پہونچ کے رہجائیگا۔ اقرار پر ایفاے وعدہ سے پہلو تہی مشکل ہوگی حسنا نے مجھکو خاموش دیکھکر جانا کہ مین نے اس درخواست کا بُرا مانا۔

بولی کہ "اجی حضرت کچھ منھ سے بولیے سر سے کھیلیے - آپ آزردہ تو نہین ہوگئے -

جو یہ دل چاہتا ہے کرتا ہے
قابو اس نا سمجھ پہ کس کا ہے

آتا ہے تو آندھی سا اور ٹوٹتا ہے تو کچے دھاگے کی طرح - میرا کچھ قصور نہین - اسی بدنصیب دل نے مجھ سے یہ کچھ کہلایا ہے" مین نے جواب دیا کہ مین تمھاری اس قدردانی کا شکر گذار ہون - تمنے بڑی مہربانی کی جو مجھ کو اس قابل سمجھا - مگر کیا تم اُن دقتون سے بھی واقف ہو جو میری تمھاری راہ و رسم مین پیش آئین گی - پہلی دشواری تو یہ ہے کہ بھائی صاحب تمھارا پینڈا نہ چھوڑین گے - ایک میان مین دو تلوارین کیسے رہ سکتی ہین - مجھے کیونکر گوارا ہوگا کہ میرے ساتھ تعلق کر کے تم اُن سے بھی ملتی رہو - اگر تم اُنھین میری چھاؤن دیے بغیر الفظ کر سکتی ہو تو مین بسر و چشم حاضر ہون - دوسری بات یہ ہے کہ خواجہ صاحب بھی میری آنکھون مین کھٹکتے ہین - جب تمھارا میرا اور طرح کا واسطہ ہو جائے گا تب اور زیادہ کھٹکین گے" حسنا نے بہت توجہ سے میری اس تقریر کو سنکر جواب دیا کہ "تمھارے بھائی سے اتنے دن ہوگئے ہین میرا دل نہ ملنا تھا نہ ملا - پر نہ ملا - اماں اور خواجہ صاحب کے بہت کہنے سننے سے اور زیادہ تر روپے پیسے کے خیال سے مین نے اُن سے راہ و رسم پیدا کی تھی - مگر آخر کب تک - عمر بھر تو انسان اپنے جی کو مار مار کے نہین رکھ سکتا - اب میری طبیعت اُن سے پھرتی جاتی ہے - تم کہو تو مین اُنھین آج جواب دیدون - تمھاری بات اور ہے - مین تم سے تنخواہ ونخواہ کچھ نہین مانگتی" اسیر مین نے ہنسکر کہا کہ تنخواہ نہ لوگی تو چلیگی کیونکر - کلکتے کا خرچ ایک تو یونہی زیادہ ہے - اسیر تم لوگون کی شاہ خرچی - اس کے جواب مین حسنا بولی کہ تمھین ان جھگڑون سے کیا واسطہ - خدا مالک ہے - ابھی تو

اُسکا دیا ہوا اتنا موجود ہو کہ بہت دنون تک باہر کی آمدنی نہو تب بھی آرام و آسایش سے بسر ہوسکتی ہو" مین نے کہا "کہ مین ذرا غور کرلون تمکو اپنا آخری جواب جلسے کے بعد دونگا" معاملے کی بات چیت ہونے کے بعد تمھارا ذکر نکلا تو مین نے تمھاری بدمزاجیون کی شکایت شروع کردی - اور حسنا پر بالکل ثابت کردیا کہ میرے تمھارے داون مین صفائی نہین ہو - حسنا کو یہ شہ جو ملی تو اُسنے بھی شکایتون کا دفتر کھولدیا - اور تمھین شکی - وہمی - مغرور - بدمزاج اور خدا جانے کیا کیا کچھ بنا کر رکھدیا - ان باتون مین رات زیادہ آگئی مین اُٹھتا ہی تھا کہ خواجہ صاحب بڑی بی کے ساتھ تشریف لائے بڑی بی نے حسنا سے مخاطب ہوکر کہا کہ ہمارے قیصر مرزا صاحب ("ہمارے" کے لفظ پر غور کرنا) کی شکل سے ریاست و امارت ظاہر ہوتی ہو - اور مزاج کیسا دھیما ہو - یہ نہین کہ ہر وقت مورچے باندھے لڑائی پر تیار - خواجہ صاحب نے بھی اِس راے سے اتفاق کیا - حسنا نے بڑی بی اور خواجہ صاحب سے میری گفتگو کو بیان کیا - بڑی بی تو چپ رہین - مگر خواجہ صاحب بولے کہ قیصر مرزا صاحب واجبی بات کہتے ہین - مین بھی کہتا ہون کہ اب منے صاحب کو کرو الطلاق - اُن سے اور کچھ ملنے ملانے کی امید نہین ہو - ذرا سیانے ہو گئے ہین - قرضہ ادا کرکے تائب ہونیوالے ہین - اُس روز مجھسے قرضے کا حساب مانگتے تھے - حسنا نے کہا کہ چلتے چلاتے تو کچھ اور اینٹھون گی - بھاگتے بھوت کی لنگوٹی بھلی - اِس کے بعد دیکھنا بتاؤن گی - خواجہ صاحب بولے کہ دیکھ لینا اب کچھ نہ ملیگا - چڑھی ہوئی تنخواہ بھی ملجائے تو غنیمت جانو اسپر بڑی بی کہنے لگین کہ تنخواہ تو مین اُن سے کھڑے کھڑے لیلونگی اور کچھ ملا تو ملا نہ ملا تو نہ ملا - میری لڑکی جس مین خوش ہو - مین بھی اُسی مین خوش ہون - بڑی بی چپ ہوئین تو مین نے جانے کی

اجازت مانگی - حسنا اور بڑی بی دونون مجھے روکتی رہین - مگر مین چلا آیا - تم آج جلسے مین ذری جوکنے رہنا - کچھ تعجب نہین کہ دہین کوئی اشغلا تمھارے مشتعل کرنے کے لیے اُٹھایا جائے - مگر دیکھو بھلائی غصہ نہ کر بیٹھنا - ورنہ بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا -

قیصر مرزا کی یہ گفتگو سنکر پھر ان بیسواؤن کی چالون کا سارا پردہ کھلگیا - گو افسوس ہو کہ بہت دیر کو کھلا - اور خواجہ صاحب کے متعلق جو جو اشتباہات اب تک میرے دل مین آتے رہے تھے وہ درست نظر آنے لگے - مین نے قیصر سے صلاح پوچھی تو انھون نے کہا کہ مرزا صاحب غالباً آتے ہونگے - اُن سے دریافت کرکے کوئی راے قایم کیجائے گی - مگر تم یہ تو کہو کہ حسنا کو چھوڑ دینے کی تم اپنے مین طاقت پاتے ہو - مین نے بلا تذبذب ان کو جواب دیا کہ بیشک حسنا سے میرا دل ہٹ گیا ہو کیونکہ میرے سر مین سودا اور میرے دل مین اب خیال ہی اور ہو -

قیصر - شکر ہو کہ اس خطرناک طرز زندگی سے تمھارا دل خودبخود متنفر ہوگیا - مجھکو کل حسنا کے ہان جاکر یقین ہوا کہ یہ فرقہ تمام نہایت خصلتون سے معرا اور معلم الملکوت کا شاگرد رشید ہو - جب حسنا کھل کھیلی - شرم کو دھو کے پی گئی اور آنسے بلا تقصیر مجھ سے راہ و رسم کی خواہش ظاہر کی - تو مین اپنے دل مین کٹ گیا - اور واللہ ہو - میرا تمام بدن پسینے سے یون تر ہوگیا جیسے بیٹھ کے پانی سے نہین - ہون - حقیقت مین ان لوگون کی صحبت نہایت نجس اور ناپاک ہو - خدا ہر شریف کو ان کی زد سے دور رکھے -

قیصر - خیر - اب تم کہو کہ تم نے کیا کیا -

مین نے اس کے جواب مین والدہ کے پاس خط بھیجدیا - اور قیصر کے عشق کا حال اُن سے کہدینا - اور امتحان کی کیفیت بیان کی -

قیصر۔ سب کارروائی کانٹے کی تلی ہوئی ہو۔ کامیابی خدا کے اختیار مین ہو۔

ابھی یہ فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ مرزا سہیل صاحب (یادش بخیر) کوٹھی کے صحن مین دکھائی دیے۔ قیصر انھین اسی کمرے مین لائے اور اُن کے سامنے پھر تمام قصے کا اعادہ کیا گیا۔ مرزا صاحب نے حسنا کی بیوفائی کی داستان سُنکر فرمایا کہ "خیر۔ ابتدا انھین بی صاحبہ کی طرف سے ہوئی۔ منے صاحب آپ بیمروتی کے الزام سے بچ گئے۔ اب اس معاملے کو ختم ہی کردینا چاہیے۔ سب مواد تیار ہی تاکہ نسبتون کی اکھاڑ پچھاڑ اور اُن مین کتربیونت کی تدبیرین اطمینان سے سوچی جاسکین۔ دل ایک۔ دماغ ایک۔ دو جھگڑون مین بٹ کے پوری قوت سے کام نہ دے سکیگا حسنا کے ہان کا جلسہ آج ہی ہونا ہین۔ جی ہان۔

مرزا صاحب۔ آپ دونون صاحب ایک ساتھ تشریف لیجائیے کوئی حرج نہین ہو۔ اگر قیصر مرزا صاحب کے خیال کے مطابق آجکل مین بی حسنا آپ سے بڑی فرمائش کرین۔ تو انکار نہ کیجیے گا مگر اسقدر چیہ اقرار بھی نہ معلوم ہو۔ ادھر وہ قیصر مرزا صاحب کو جال مین پھانسنے کے لیے دانہ ڈالین گی۔ مگر یہ وحشت دکھا کے اُڑ بھاگنے کے لیے پر نہ تولین بلکہ آرسے بٹے مین رکھین۔ کچھ دن یون ٹلین گے۔ مگر جلسے کے بعد سے آپ کو آمد و رفت مین بتدریج کمی کرنی چاہیے۔ جب تنخواہ کا تقاضا ہو۔ تب بھی جواب صاف نہ دیا جائے۔ "بہت اچھا" "انشاء اللہ کل" کا سلسلہ جاری رہے۔ آپ کی بیرخی دیکھکر بڑی بی ضرور قیصر مرزا صاحب کی طرف جھکین گی۔ اور گو ابھی تنخواہ لینے سے انکار کر رہی ہین مگر دیکھیے گا کہ اس وقت نوکر رکھنے کی درخواست ہوگی۔ یہ فوراً انکار کردین۔ یقین ہو کہ مقصود اصلی حاصل ہوجائیگا۔ رہگیا خواجہ صاحب کا معاملہ۔

اس کی مین نے خفیہ تحقیقات کر لی ہو - خواجہ صاحب اور حسنا مین پوری گٹھول ہو - اچی آشنائی سمجھیے - جو روپیہ وہ اپنے احباب کو قرض دلا دیتے ہین - وہ بڑی بی کا ہوتا ہو - بابو ایشان چندر گھوش اس عجیب و غریب "کوٹھی" کے اٹرنی ہین - آپ کو سب روپیہ بڑی بی کے پاس سے لیکر دیا گیا - جو ہتھ پھیر سے پھر بڑی بی کے بنک مین پہونچگیا - سود کا نفع گھاتے مین رہا - حسنا حسن رئیس کی نوکر تھین - اُس نے خواجہ صاحب کے تعلق کی سن گن پا کر ان بی صاحبہ کا سارا زیور چھین لیا اور اپنی ریاست سے راتون رات نکلوا دیا - یہ غلط بیان کیا جاتا ہو کہ رئیس گھر مین ڈالنا چاہتا تھا اس لیے نوکری چھوڑ دی - حسنا کا حال اور رنڈیون سے خوب معلوم ہو سکتا ہو - مگر گوشت خر دندان سگ - کون فضول درد سر مول لے - آپ سے صرف اسی قدر درخواست ہو کہ آپ حسنا کی جانب سے اپنا دل سخت کیے رہین - ایسی چھچھوری عورت سے ملنا ہی کیا - جو عزت والون سے تنے اور بے عزت کے آگے منھ کے بھل گرے - (قیصر سے) دیکھیے تو سہی - بھلا کہان نواب ہمایون مرزا - اور کہان یہ خواجہ احمد جان - چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مین - میرے دل کو یکسوئی حاصل ہو - اس لیے کہ اب اس مین ایک سے زیادہ کی گنجایش بھی نہین -

مرزا صاحب - الحمد للہ - خدا ایسا ہی رکھے - خواجہ صاحب کے ذریعے سے جو روپیہ آیا تھا - اُسکا حساب اُنھون نے دیا ؟

مین - ابھی تو نہین - کہیے تو آج جلسے مین اُنھین یاد دلاؤن -

مرزا صاحب - ضرور - اس کی ادائی کی آپ نے کیا فکر کی ہو -

مین - (پاکٹ بک سے چک نکال کر) ۲۵ ہزار تو یہ موجود ہین -

مرزا صاحب - حساب لیکر اس معاملہ کو بھی ختم ہی کر دیجیے

جب تک قرضہ باقی رہیگا - مجھ کو آپ کی طرف سے اندیشہ ہو گستاخی معاف فرمائیے گا -

مین - گستاخی کیسی - یہ پیش آمدنی واقعہ ہو -

مرزا صاحب تو دو بجے تشریف لیگئے - اِنکے جانے کے بعد گانا بجانا ہوتا رہا - جب پانچ بجے تو قیصر نے کہا -

اب چار پیا چلنے کی تیاری کرنی چاہیے - مگر اُس باغ کا پتہ تو معلوم نہین

مین - پہلے حسنا کے ہان چلو - سب گاڑیون کے ساتھ ساتھ ہماری گاڑی بھی ہو جائے گی -

تھوڑی دیر مین ہم لوگ تیار ہو گئے - قیصر کی گاڑی بھی آ گئی - مین نے قیصر کو اپنی گاڑی مین بٹھایا - دوسری مین میان لڈن - حاجی حسین - اور بندہ علی استاد بیٹھے - اور سینڈوریا پچی کو روانہ ہوئے -

قیصر - (راہ مین) مرزا صاحب بڑے تجربہ کار آدمی ہین - اسکی تعریف تو مین نہ کر چکا ہون - نہ کر چکون گا - میرا تو جی یہ چاہتا ہو کہ (ہنسکر) اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لون -

مین - (سادگی سے) کیا ہ مرزا صاحب پیری مریدی بھی کرتے ہین - وضع تو ہماری تمھاری سی ہو -

قیصر - (ہنسکر) پیری مریدی کرتے تو نہین ہین - لیکن اگر کرین تو اِس کلکتے کی بھیڑیا دھسان خلقت اُن پر ٹوٹ پڑے - تم نے غور کیا ہوگا کہ یہان شاہ صاحبون کا - ارباب انشا ڈکا ڈھوبیون کا اور شراب کا کاروبار خوب چلتا ہو -

مین - یہ تو سچ ہو - ہمارے محلے کے قریب بھی ایک ایسے ہی حضرت بہت دنون سے فروکش ہین - میر تراب علی داروغہ اُن کو جانتے ہین - کئی برسون سے اِس شہر مین رونق افروز ہین - سنا جاتا ہو کہ پیری مریدی کے چلتے اُن کی آمدنی ایک بیرسٹر کی

آمدنی کے برابر ہے۔ بڑے شوقین آدمی ہیں۔ دسترخوان بہت وسیع کر رکھا ہے۔ داروغہ بھی ایک آدھ دفعہ چائے نوشی کے وقت موجود ہوئے ہیں۔ کہتے تھے چائے نوشی کا تو نام ہے۔ اچھی خاصی دعوت کا سامان ہوتا ہے۔ اکثر ادنےٰ طبقے کے لوگ اُن کے مرید ہیں۔ تعویذ گنڈا بھی کرتے ہیں۔ "ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام" کے پورے مصداق ہیں۔ ان صاحب کا تعویذ شہر کے ایک خاص گروہ میں (ارباب نشاط) بہت مشہور ہو گیا ہے۔ ایک روز میری گاڑی اُس گلی میں گذری تھی تو میں نے سیما بھون کو اُنکے گھر سے نکلتے دیکھا تھا۔
قیصر۔ تم ایک کو لیے پھرتے ہو۔ ابھی ایسے ایسے کتنے کلکتے میں پڑے ہوئے ہیں۔ خوب خوب رقمیں مارتے ہیں۔ جو عیش انکو نصیب ہے لوگ ہزاروں روپیے خرچ کر کے بھی نہیں پاتے۔ واللہ ہے نوکری اور تجارت وغیرہ سے تو یہ فقیری اچھی۔

ایسی ایسی باتوں میں راستہ کٹ گیا۔ ہم لوگ جس وقت پہنچے ہیں۔ حسنا کے دروازے پر اس سرے سے اُس سرے تک۔ سکنڈ کلاس۔ تھرڈ کلاس کی گاڑیاں ہی گاڑیاں کھڑی تھیں اکثر پر کپڑوں کے صندوق۔ پاندان۔ طبلے۔ سارنگیاں۔ اُگالدان دریاں۔ جاجمیں لادی جا رہی تھیں۔ ایک دو میں حقے۔ پیچوان اور مٹی کے مدریے بھرے جا رہے تھے۔ میں یہ دیکھتا ہوا۔ پہلے زینے پر چڑھا۔ قیصر مرزا اور رلڈن وغیرہ میرے پیچھے تھے۔ دو منزلے کے کمرے کے دروازے پر بڑی بی کھڑی ہوئی کچھ ہدایتیں کر رہی تھیں۔ ہم لوگوں کو آتے دیکھ کر اُنھوں نے پہلے قیصر مرزا سے اور پھر مجھ سے (رُکاوٹ کے ساتھ) صاحب سلامت کی۔ اور کہا کہ "اوپر چلے جائیے۔ حسنا وہیں ہے"۔ ہم نے لڈن وغیرہ کو نیچے کے کمرے میں چھوڑا اور خود اوپر گئے۔ بی ننھی حسنا کی چوٹی گوندھ رہی تھیں۔ ان کی وضع آج بھی سادی تھی۔ مگر بسم اللہ تھرے

کرو فر سے آئی تھین۔ سر سے پانوٗن تک گھنگچیون کی طرح گہنے سے لدی ہوئی تھین۔
حسنا۔ (ہمین دیکھ کر) خوب کیا کہ یہین چلے آئے۔ باغ تم کو نہ ملتا۔
مین۔ وہ باغ مین نے کبھی نہین دیکھا۔ نہ شاید میرے کوچبان کو معلوم ہو۔ اب کیا دیر ہے۔
حسنا۔ اوئی۔ مجھے چوٹی تو گوندھ لینے دو۔ بہن جلدی نہ کرو۔
ننھی۔ گوندھ چکی۔ اب جاؤ۔ کپڑے پہنو۔ (ہنسکر) آج تو بغیر پہنے اوڑھے تمپر قیامت کا جوبن ہے۔ دیکھنے والون کے دلون کا خدا حافظ (مجھ سے) نواب صاحب آپ اپنی خیر منائیے۔
مین۔ اجی۔ مین ان کی اداؤن اور جفاؤن کا خوگر ہون۔ دوسرے ع۔ جو خود ہی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا۔
حسنا۔ (طنز سے) قیصر مرزا صاحب آپ بھی کچھ فرمائیے۔ چپ کیون ہین۔
قیصر۔ (ہنسکر) مین دل کو ہاتھون سے تھامے ہوے ہون۔ زبان سے بات نکلنے نہین پاتی۔
ننھی۔ دیکھو حسنا۔ یہ باتون کی شاعری ہے۔ لکھنؤ اُجڑ گئے یہ بھی ایسے لوگون کی بستی ہے۔
بسم اللہ۔ نواب صاحب کا دولت خانہ تو کلکتے ہی مین ہے۔ اُسدن خدا جانے کون تو کہتا تھا۔
مین۔ لکھنؤ کا قصہ نکلا۔ تو رات یہین تمام ہوئی اور جلسہ ہو چکا۔ جاؤ حسنا۔ خدا کے لیے کپڑے پہنو۔ آٹھ بج رہے ہین۔
قیصر۔ بس مبالغہ کوئی تم سے سیکھ لے۔ ابھی سات بھی نہین بجے یہ کسی مندر کا گھنٹہ بجا تھا۔
حسنا۔ یہی تو مین بھی کہتی ہون۔ ابھی ابھی تو شام ہوئی ہے۔ اِس آتش بیانی کا بھی کوئی ٹھکانا ہے۔

مین - اچھا صاحب - آٹھ نہ سہی - سات ہی سہی - تم کو کپڑے بدلنے مین کیا تین چار گھنٹون سے کم صرف ہون گے - کھانا کہان کھلاؤ گی -
حسنا - باغ مین - اور کہان - سب کھانا وہین بھیج دیا گیا ہے - پہونچتے ہی لوگ دسترخوان پر بیٹھ جائین گے -
قیصر - یہ اچھی بات ہے -
مین - (منھ سکھاکر) مردون مین اور کون کون بلایا گیا ہے -
حسنا - (بگڑکے) مردون کی بات امان جانین اُنھین بلاکر پوچھو -
مین - اب کیا گھر کی بات تمکو معلوم نہ ہوگی - اجی سیٹھ جی کو بھی بلایا ہے کہ نہین -
حسنا - (اور غصے ہوکر) دیکھو پھر وہی سیٹھ جی کا نام آیا - اُسدن اتنی حجت ہو چکی ہے پھر بھی تم نہین مانتے - وقت دیکھو نہ بیوقت باتون مین کڑہی سُنا جاتے ہو - مین جل کے کچھ کہہ بیٹھون گی تو پھر چٹکوگے - بگڑوگے اور آنکھین لال پیلی کرکے تیور بدلوگے -
مین - بھئی قیصر - دیکھو اس مین بگڑنیکی کیا بات تھی انصاف کرو یہ بیکار کا بگڑنا ہے کہ نہین -
قیصر - (آہستہ سے) یہ سیٹھ جی کس کھیت کی مولی ہین - اُس روز بھی مین پوچھنے کو تھا - سمجھ لون تو کچھ جواب دون -
مین - حسنا سے پوچھو - مجھے ایک دفعہ اُن کی زیارت ہوئی تھی جسکا لطف ابتک آنکھون سے نہین گیا ہے - چشم بد دور خوش قیافہ بھی بہت ہین - مجھے یاد کرکے ہنسی آتی ہے - مگر ہنسونگا تو بی حسنا جلکے اور چراغ پا ہون گی -
قیصر - بی حسنا جان صاحب سیٹھ جی کی کچھ تعریف کیجیے -
حسنا - آپ بھی مُنے صاحب بنے جاتے ہین - ان کو تو چھیڑ چھاڑ کا مرض ہے - جب بولتے ہین - تب اوکھی - مین جواب دون تو

اُلٹا دھڑا باندھنے کو تیار ہون ۔ کہنے کو تو منے اور ہونے کو بڑے بکھیڑیے ہین ۔
ننھی ۔ واقعی بہن اس مین بگڑنے کی کیا بات تھی ۔ نہ تم یون بگڑو ۔ نہ نواب صاحب تم کو بنائین ۔
بسم اللہ ۔ (میری طرف دیکھکر) مجھے اشارہ نہ کیجیے ۔ مین کچھ نہ کہونگی ۔ میری زبان سے ایک بات نکلی اور حسنا رو پڑین ۔
حسنا ۔ رو دے میری جوتی ۔ روئے میری پیزار بہن ۔ تم کیون کسی کے پھٹے مین پانون دیتی ہو ۔
بسم اللہ ۔ کیا اب مجھ سے بھی لڑنا منظور ہے ۔
مین ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ اجی جاؤ ۔ کپڑے بدل کر فراغت بھی کرو ۔ کب سے بک رہا ہون ۔
(حسنا بہت زچ زچ ہو کر چلی گئی)
قیصر ۔ آخر یہ سیٹھ جی کا واقعہ کیا تھا ۔ حسنا ان کا نام آتے ہی اینٹھ گئین ۔
مین ۔ بڑا قصہ ہے کسی روز پھر کہونگا ۔
بسم اللہ ۔ سیٹھ جی حسنا کے پرانے عاشق ہین ۔ پتے کی بات ہے کون نہین بگڑتا ۔ اے لو وہ کپڑے بدلے آ رہی ہین ۔
حسنا ۔ (قیصر سے) لیجیے حضور ۔ مین تیار ہون ۔ اُٹھیے ۔ مین ۔ ننھی اور بسم اللہ سب آپ کی گاڑی مین بیٹھین گے ۔ انکار مین نہین مانتی ۔
مین ۔ (بسم اللہ کی طرف دیکھکر) ایک گاڑی مین پانچ آدمی کیونکر آئینگے ۔ کسی کو زانو پر ضرور بیٹھنا پڑیگا ۔
بسم اللہ ۔ نوج ۔ مین مردودن کے زانو پر بیٹھنے سے رہی ۔
حسنا ۔ (مسکراکر) آج ہی تو نواب کی حسرت نکلے گی ۔ کب سے تمھاری تمنا مین ہین ۔

ننھی ۔ ایسے صاف نیت مردون کے زانو پہ بیٹھ جانے مین
حرج کیا ہو۔
حسنا ۔ بڑے صاف نیت ۔ ان کے دامنوں پر نماز نہ پڑھ لو ۔
قیصر مرزا صاحب مین آپ کو نہین کہتی ۔ بہن بسم اللہ تم اطمینان رکھو
ہم تین عورتین ایک طرف بیٹھ جائین گے یہ دونوں مرد دوسری طرف
چلو چھٹی ہوئی ۔
مین ۔ اور خورشیدی کو بھول گئین ۔
حسنا ۔ خورشیدی کے لیے اور گاڑی منگائے دیتی ہون ۔
یہ مسئلہ طے ہوا اور آخر کار ہم لوگ کوٹھے سے اُترے ۔ دو منزلے
کے زینے سے لڈن وغیرہ کو بلایا ۔ نیچے کے کمرے مین کوئی ننھا
سب رنڈیوں کو بڑی بی نے پہلے سے روانہ کر دیا تھا ۔ ابھی ہم
سڑک پر نہین پہونچے ہین ۔ کہ ملکہ ۔ ممولا ۔ اور زمین بھی آ پہونچین
ملکہ ۔ حسنا معاف کرنا دیر ہو گئی ۔ مین کپڑے پہن کر آنے کو تھی ۔
کہ ایک بنگالی بابو لشٹے مین چور نازل ہو گئے ۔ اور مجرا سننے پر
اڑ گئے ۔ اُن سے پہلے کی جان پہچان تھی ۔ بہم دقّت کرتے تھن پڑی
خدا خدا کر کے ابھی ابھی پٹا ترا کے بھاگی ہون انھین وہان ٹکیے پر
اوندھے سید سے ٹیین پڑے چھوڑ آئی ہون ۔ بہن ممولا اور
زمین کو بھی میری وجہ سے دیر ہو گئی ۔
حسنا ۔ خیر ۔ تم آ گئین ۔ اسی کا شکر ہو ۔ خورشیدی کو اپنی گاڑی مین
بٹھا لو ۔ تو بڑی مہربانی ہو ۔
ملکہ ۔ سر آنکھون سے ۔ آ خورشیدی میری گاڑی مین بیٹھ جا ۔
جیسا مجھ کو خیال تھا ۔ سمینہ و ریا پٹی سے دمدم دور نہین
ہو ۔ ہم لوگ ایک گھنٹے مین وہان پہونچ گئے ۔
باغ بہت چھوٹا سا تھا ۔ مگر بے مرمت ۔ جس سے مالک
کی بے توجہی یا موجودہ بیقدوری کا پتہ لگتا تھا ۔ بیچون بیچ مین

ایک مختصر سی کوٹھی جس مین چار پانچ چھوٹے بڑے کمرے تھے کوٹھی کی مرمت بھی شاید مدتون سے نہین ہوئی تھی۔ کیونکہ دیوارون کی قلعی اور زمین کی پچ جابجا سے اُکھڑی ہوئی نظر آئی۔ بڑا کمرہ جلسے کے لیے تجویز ہوا تھا۔ اس مین دری پر چاندنی بچھی تھی۔ اور صدر کی جانب ایک مسند بچھی تھی۔ جو عورتین ہم لوگون سے پہلے پہونچ گئی تھین۔ اُن کو دو بغل کے کمرون مین بٹھایا تھا۔ حسنا کے لیے ایک اور کمرہ ہال سے ملا ہوا علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ گاڑی سے اُتر کر حسنا بسم اللہ۔ ماشاءاللہ۔ زینب اور ننھی کو لیے ہوے اپنے کمرے مین چلی گئی۔ خورشیدی بھی ساتھ ساتھ گئی۔ مرد ہال کے کمرے مین ٹھہرے۔ مین کھڑا ہی تھا۔ کہ خواجہ صاحب فقط کرتا پہنے آستینین چڑھائے اور پلاؤ کے گھی مین ہاتھ بھرے ہوے تشریف لائے۔

خواجہ صاحب۔ (صاحب سلامت کے بعد) آج تین بجے دن سے کس مردود نے ایک منٹ کے لیے دم لیا ہو۔ نواب صاحب یہ آپ کی خاطر ہو۔ ورنہ مین تو ایسی دردسری سے کوسون بھاگتا ہون۔

مین۔ (مخفی طنز سے) اگر آپ نے میری خاطر سے یہ تکلیف گوارا فرمائی تو مجھپر بڑا احسان کیا اور مین شکرگزار ہون۔

خواجہ صاحب۔ یہ آپ نے کیا فرمایا۔ واللہ ہو فقط آپ کا لحاظ تھا ورنہ . . . .

مین۔ خیر اب بحث سے کیا فائدہ۔ فرمائیے کھانے مین کیا دیر ہو۔

خواجہ صاحب۔ کھانا سب تیار رہو۔ زردہ۔ فیرنی۔ کباب دستہ خوان پر چن دیے گئے ہین۔ شیرمالین۔ قلیے۔ قورمے کے پیالے اور پلاؤ کی رکابیان ابھی نہین چنی ہین۔

مین نے حسنا سے جا کر کہا کہ خواجہ صاحب کہتے ہین۔ کہ

اب اپنے مہمانون کو کھانا کھلا دو۔ وہ "ہان ٹھیک تو ہی" کہکر سبھون کو بلا لائی ۔ بنگالنین گو مسلمانون کے ساتھ کھانے مین درحقیقت پرہیز نہین کرتین مگر حسب معمول اپنے گھرون سے کھاکے آئی تھین ۔ لہذا سب نے عذر کر دیا۔ میری راے کھانا کھانے کی نہ تھی ۔ مگر حسنا کے اصرار سے مجھ کو اور قیصر مرزا کو دسترخوان پر بیٹھ جانا پڑا ۔

مین ۔ ابھی کوئی مرد مہمان تو آئے ہی نہین ۔

حسنا ۔ (تیوریان چڑھاکر) ننی سیٹھ جی کو کھانے کی دعوت دی ہی۔ اور سب اپنے گھرون سے کھا کر آئین گے ۔

مین ۔ کیا سیٹھ جی ہم لوگون کے ساتھ کھانا کھا لیتے ہین ۔

بسم اللہ ۔ ای ہی ۔ کلکتے مین ہندوؤن کو کوئی پرہیز رہا ہی ۔ اِس روز مین الیاس کے ساتھ ایک ہوٹل مین برف کھانے گئی تھی ۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو دس بارہ بنگالی بابو مزے سے چھری کانٹا کھڑکھڑا رہے تھے ۔ ان کے لیے ہوٹلون مین الگ سے انتظام تو کیا نہ جاتا ہوگا ۔

مین ۔ مگر سیٹھ جی تو شاید اگروال ہین ۔

بسم اللہ ۔ (ہنسکر) نواب صاحب آپ کو سیٹھ جی کا ذکر نکالنا فرض ہی۔ اور حسنا کو اس سے چڑھ ہی ۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین ۔ کہ ایک گاڑی آئی اور ذری دیر کے بعد ممدو سیٹھ جی کو لیے ہوے کھانے کے کمرے مین پہونچا ۔

سیٹھ جی ۔ (مجھ کو دیکھکر) اکھاہ (اخاہ) لباب (نواب) صاحب تشریپھ (تشریف) رکھتے ہین ۔ میرے کو جرا (ذری) دیری ہوگئی ۔

حسنا ۔ آپ کس دن سویرے آتے ہین ۔ اچھا جائیے ۔

دستر خوان پر بیٹھ جائیے اُدھر قیصر مرزا صاحب کے پاس۔
سیٹھ جی۔ (گڑگڑا کر) میرے کو تو ناپھ (معاف) کرو۔ دن کا کھانا ہجم (ہضم) نہین ہوا۔
مجھ کو سیٹھ جی کے اس فقرے پر ہنسی آتے آتے رُک گئی۔ قیصر نے بھی بہت ضبط کیا۔ مگر خواجہ صاحب ہنس پڑے۔ اور اور رنڈیان بھی ہنسنے لگین۔
حسنا۔ (ہنستی ہوئی) معاف ایک کوڑی نہ ہوگی۔ کھانا نہ تھا تو دعوت کیون منظور کی تھی۔
سیٹھ جی۔ جریانہ (جرمانہ) لے لو۔ میرے کو کیا کچھ عجر (عذر) تھا۔
مین۔ بیچارے سیٹھ جی کا پیچھا چھوڑ دو۔ اور اب ہمون کو کھانے کی اجازت دو۔
کھانے کے مرحلے سے فراغت ہوئی۔ تو سب لوگ منھ ہاتھ دھو۔ اور گلوریان کھا کے ہال کے کمرے مین آئے۔ اس درمیان مین اور لوگ مثل ڈاکٹر عبدالرحیم۔ ابو صاحب۔ شیخ نورالدین وغیرہ آ گئے تھے۔ ان لوگون سے مجھ سے ملاقات تو نہ تھی۔ مگر حسنا وغیرہ سے ان کا ذکر اس کثرت سے سنا تھا۔ کہ ایک طرح کی شناسائی ہو گئی تھی۔ صاحب سلامت کے بعد بیٹھا ہی تھا۔ کہ قیصر نے مجکو بھی کے اشارے سے مسند دکھائی۔
مین۔ (منھ بنا کر) کیون حسنا۔ یہ مسند تو سیٹھ جی کے لیے بچھی ہو گی۔ ان سے زیادہ مسند پر بیٹھنے کا کون سزاوار ہو سکتا ہے۔
سیٹھ جی۔ آپ کیسی بات پھر (فر) ماتے ہین۔ آپ رئیس (رئیس) لوگ سگے آگو (آگے) ہین گریب (غریب) لوگ کو مسند پر بیٹھنا جیبا (زیبا) ہے۔
قیصر۔ ہم ایسے سیکڑون رئیس آپ خرید کر کے آزاد کر سکتے ہین۔
سیٹھ جی۔ (حسنا سے) آپ کون صاحب ہین۔
حسنا۔ ان کی تعریف مین بہت کچھ کر سکتی ہون۔ مگر نہ کرونگی

مین ۔ یہ میرے بھائی ہین ۔ اب تکلف مین تو ساری رات یون ہی گذر جائے گی ۔ آپ نیے تشریف رکھیے ۔
گانے کے لیے ننھی ۔ حسنا ۔ بسم اللہ ۔ ملکہ ۔ اور نمولا ۔ اور خورشیدی تجویز ہوئی تھین ۔ زینت علالت کے عذر پر معاف کی گئین ۔ اور بنگالی عورتونکے گانے کی ضرورت کچھ تو اُنکے پھیکے غمزونکی وجہ سے اور زیادہ تر اس باعث سے کہ اس محفل مین بنگالی گانونکے سمجھنے اور قدر کرنیوالے بہت کم تھے نہین سمجھی گئی ۔ اور چونکہ یہ بنگالنین اپنی ہم پیشہ ہندوستانی عورتونسے بھی اُسیقدر چھپتی ہین جتنی مردون سے اس لیے زیادہ اصرار بھی نہین کیا گیا ۔
حسنا ۔ نواب آج خورشیدی کا پہلا مجرا ہو ۔ اُس روز کا گانا مجرے مین داخل نہین تھا ۔ تمھین اور قیصر مرزا صاحب کو انعام معقول دینا ہوگا ۔ سیٹھ جی سے مین انعام نہ لونگی ۔
سیٹھ جی ۔ یہ کیون ۔ میری کھتا (خطا)
حسنا ۔ کھتا ۔ کسور (خطا ۔ قصور) اان سے پوچھ لیجیے گا مین نہین جانتی ۔
سیٹھ جی ۔ بہت کھوب (خوب) ۔
مین ۔ مجرا تو اصل مین سیٹھ جی کے سامنے ہو ۔ ہم تو ان کے طفیلیون مین ہین ۔
حسنا ۔ دیکھو پھر وہی شرارت ۔ جاؤ سیٹھ جی ہی کے سامنے سہی ۔ تمھارا اجارہ ہو ۔
مین ۔ ہان بس سچی بات کہہ دیا کرو ۔ تم بنتی ہو مگر دل رجھا یا کرتا ہو ۔
حسنا ۔ بھئی ۔ ہم کو دق نہ کرو ۔ سیٹھ جی خدا کے لیے انھین منع کیجیے ۔ نگوڑی رات گذرتی چلی جاتی ہو ۔
سیٹھ جی ۔ وہ آسک (عاشق) تم ماسوک (معشوق) تمھارے دونون کے بیچ مین گیر (غیر) آدمی کا بولنا کیا درکار ہو ۔
مین ۔ اب ناچ بھی ہوگا ۔ یا ساری رات اسی فضول بحث مین

ختم کردو گی - تم تو مورچے باندھے ہر وقت لڑائی پر تلی رہتی ہو -
حسنا - خورشیدی پیشواز پہن - پہلے تیرا مجرا ہو -
خورشیدی - میرا مجرا -
حسنا - ہان - ہان - امان نے کہدیا ہو -

خورشیدی کا ناچ صاف نہ تھا - اس کی تعلیم کلکتے مین ہوئی تھی - اس لیے توڑون مین اُلجھ اُلجھ کے رہ رہ جاتی تھی - ناچنے کے بعد اس نے ایک ہلکی سی آستائی گائی - پھر لگاتار تھیٹر کی چیزین

جب یہ مجرا ختم ہوا - قیصر مرزا نے اور مین نے سو سو روپیے کے نوٹ دیے - وہ نہین لیتی تھی - مگر حسنا کے اشارے سے لے لیے -

اسی طرح تھوڑی دیر - بسم اللہ - بابکہ - اور رمولا کا ناچ ہوا - مگر چونکہ اس شہر کے معمولی ڈھرے پر تھا تفصیل وار بیان کرنے کی ضرورت نہین - اب صرف حسنا اور ننھی باقی رہ گئین - حسنا کا مجرا میزبان ہونے کی حیثیت سے دستور کے مطابق آخر مین ہونا چاہیے تھا - اس لیے ننھی سے درخواست کی گئی - اور وہ سج سجا کر کھڑی ہوئین -

ننھی کے سب سازندے لکھنؤ کے مشہور سپڑدائیون مین سے تھے دونون سارنگی بجانے والے یوسف علی خان کے شاگرد - اور طبلیا محمد خان کا بیٹا - اور اس کی تصدیق بھی ہو گئی - کیونکہ سارنگی کی آواز اور طبلے کی تھاپ سنتے ہی یہ سوتی ہوئی محفل جاگ اُٹھی -

زمانۂ حال کی مختلف اور حیرت انگیز ترقیون اور روز افزون ایجادون کا جن کے آثار اب ہندوستان جنت نشان کے ہر شہر اور ہر قریے مین قدم قدم پر نظر آتے ہین - مین دل سے معترف ہون اور میرے نزدیک ہم لوگ سلطنت برطانیہ اعظم کے بے شمار احسانات کے بار سے کبھی سبکدوش نہین ہو سکتے - اگر جزائر برطانیہ کے باشندون کا قدم اس ملک مین نہ آتا - اور ان کی حکومت

یہان قایم نہ ہو جاتی - تو قطع نظر امن دامان کی نعمت کے نہ ریل کی شکل ہم لوگون کو دکھائی دیتی - نہ تار برقی اور ٹیلیفون کی آسانیان میسر ہوتین - نہ اعلے تعلیم نصیب ہوتی - اور نہ جدید ایجادات حکمت و فلسفہ طبعی کے کرشمے نظر آتے - با اینہمہ میرے خیال مین انگریزی موسیقی کے عام رواج نے ہندوستان کی ضرب المثل موسیقی پر کوئی اچھا اثر نہین ڈالا - بلکہ ایک جماعت کثیر کو اس کی جانب سے نفرت سی دلا دی - دور کیون جاؤ - اس بنگالے ہی کو دیکھو - ایک زمانہ وہ تھا جب بنگالہ موسیقی کا مرکز سمجھا جاتا تھا - یہان کا چھا جا - باجا - کیس اب تک زبان زد عام ہے - اب اگلے فن موسیقی کا یہان گویا نام و نشان بھی باقی نہین رہا - اور بجز اُس مشہور و معروف کالج کے جو ایک عالی ہمت اور شوقین بنگالی امیر نے محض اپنے شوق سے قایم کر رکھا ہے - اس فن کی قدردانی اور تعلیم پایۂ تخت تک مین برائے نام ہوتی ہے - سبب یہ ہے کہ ممالک متحدہ - وسط ہند - احاطۂ بمبئی اور دکھن کے اُستاد اس طرف کچھ بوجہ بُعد اور زیادہ بنگالے کی مشہور ناقدردانی کے باعث سے شاذ و نادر ہی آتے ہین - چنانچہ اکثر گویون نے مجھ سے بیان کیا کہ لکھنؤ کے کلاونت حیدر علی خان اور صادق علی خان نے ایک آدھ دفعہ سے زیادہ کلکتے کی طرف رُخ نہین کیا - بنگالی مرد اور عورتین - پیشہ ور ہون یا عطائی - عموماً کھیٹرون کے گیت گاتے ہین جنھین راگنی خلط ملط ہو کر خدا جانے کیا سے کیا ہو جاتی ہے - اور اس کا پتہ ملنا مشکل ہوتا ہے - اور وہ بھی مجبور ہین کیونکہ عام مذاق یہی ہو گیا ہے - اور بنگالی سوسائٹی مین بالعموم انھین گیتون کی فرمایش ہوتی ہے - مسلمان رقاصہ عورتون مین بھی سوا سے گوہر جان کے موسیقی کی معلومات ایک کو بھی نہین - اور ہو تو کیونکر ہو - سکھانے والے ہی کہان ہین -

ننھی کا ناچ شروع ہوتے ہی "پروفیسر" بندادین کے ناچ کی

تصویر آنکھوں مین پھر گئی - اس کے سارے ٹکڑے سانچے مین ڈھلے ہوے تھے - تمام حاضرین محو تماشا اور نقش بہ دیوار بن گئے - رنڈیان بھی اس حالت سے مستثنیٰ نہ تھین - ننھی نے کئی دفعہ بیچ مین سے ناچ ختم کر دینا چاہا - کبھی کہا کہ رات بہت آگئی ہو - کبھی تھک جانے کا عذر کیا - لیکن مشتاقون نے نہ مانا اور اُس کو اور بھی ناچنا ہی پڑا - ناچ تمام کر کے اس نے چھا جانے کی دھن مین وہ مشہور محمد شاہی خیال - دیپا ہی نوبلی لاڈلی رادھکا کا - اور دو ایک ٹھمریان ڈبول کی گائین - یہ ہو چکین تو سیٹھ جی نے گجل (غزل) کی فرمایش کی اور ننھی نے یہ غزل لنگر سے مین نہایت لطف سے گائی - اور شروع کرنے سے پہلے مجھ سے اور قیصر مرزا سے مخاطب ہو کر کہا حضور ملاحظہ ہو شاعری اسکا نام ہو -

وہ ترس کھا کے ہو دل سے مجھ حزین کی سی کہین
اب تک پردہ اُن کے مین اُنھین کی سی کہین

مین - اوہو - ہو - ہو - کیا قیامت کا مطلع ہی - اور اس تک پر دردہ کی قید نے تو مار ہی ڈالا - کیون بی ننھی یہ کسکی غزل ہو -
ننھی - سنے جائیے - گا لون تو بتا دون گی - مگر کچھ آپ بھی تو عقل پر زور دیجیے -

چپ رہون مین خون کے دعوون سے باز آؤن مگر
دیکھنے والے نہ رنگ آستین کی سی کہین

قیصر - سبحان اللہ - کیا شستہ و رفتہ زبان ہو اور کیا اچھوتے خیالات ہین - مجھے رنگ تو جناب شوق لکھنوی کا معلوم ہوتا ہو - کیون - عابد حسین - تمنے اُنکا کلام زیادہ دیکھا ہو -
عابد حسین - بجا ارشاد ہوا - میری بھی یہی راے ہو - مگر یہ غزل شایع نہین ہو - کبھی مین نے تو نہین دیکھی -
ننھی - ماشاء اللہ خوب سمجھے - انھین کی غزل ہو -

قیصر - شعر اسی کو کہتے ہیں - کہ ایک ایک لفظ سے شاعر کا رنگ ٹپکتا ہو - شوق صاحب کا کلام تعریف سے مستغنی ہو -
ننھی - یہ شعر سنئے -

ہم ہیں جگر ہیں کہ دل ایک اور طالب سو حسین
کس حسین سے منہ چرائیں کس حسین کی سنیں کہیں

میں - واللہ ما شاء اللہ کیا شوخی ہو - اور اس محفل پر تو پورا پورا اچھا گیا -
سیٹھ جی - گجل (غزل) کھوب (خوب) بنائی ہو - اچھی اچھی سیر (شعر) جوڑی ہو - مجبون (مضمون) میں بہت درد ہو -
قیصر - (مسکرا کر) اس وقت حضرت شوق یہاں نہ ہوئے ورنہ اس داد پر تو پھڑک ہی جاتے -
حسنا - توبہ اللہ گانا سنئے - مجرا کاہے کو ہو مشاعرہ ہو -
ننھی - میں گانے کی ایسے شعروں سے دونی رونق ہو جاتی ہو - تمھیں شاید یہ غزل پسند نہیں پڑی -
حسنا - پسند کی بات نہیں ہو - بیچ بیچ میں باتیں کرنے سے گانے کا لطف غارت ہو جاتا ہو -
میں - کیا کہتی ہو بی ننھی - حسنا شعر کا وہ مطلب سمجھ لیتی ہیں جو شاعر کے خیال میں بھی نہیں ہوتا کیوں بی بسم اللہ -
بسم اللہ - اب کیا بھری محفل میں آپ مجھ سے اور حسنا سے لڑائی کرانی چاہتے ہیں -
ننھی - ایک ایک شعر اس غزل کا ایک ایک دیوان کے برابر ہو - مجھے صرف سات یاد ہیں -

دل میں تو یہ ہو کہ ہو پریوں کا جھرمٹ اور ہم
لاکھ منہ سے زاہد خلوت نشین کی سی کہیں

ملکہ - ایسا آدمی اچھا - جو دل میں تھی غریب نے صاف صاف کہہ دی -

حسنا - یہ نہیں کہ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلیں - اور اپنے کوڑے مقطع اور مقدس دکھائیں - نواب تمیز چوٹ نہیں ہے کہیں بگڑ نہ جانا -

ننھی - مار و سنبل زلف سے تم الجھیں تو جیتے زلف ہی
جتنے دل والے ہیں زلف عنبریں کی سی کہیں

یمن - ای سبحان اللہ - دل والوں کے الفاظ نے تو جان ڈال دی -

قیصر - بھئی ان اشعار کی تعریف کرنی اشعار کی توہین ہے -

کچھ نہیں دزدیدہ نظروں کی جفاؤں کا ثبوت
کیا کہوں میں سب جو چشم سرمگیں کی سی کہیں

عابد حسین - اُف ری بے اختیاری - اللہ ری مجبوری - کیا بانکا مضمون ہے -

ننھی - مقطع ملاحظہ فرمائیے -

وہ ہمارے خون سے منکر ہیں تو ہو اے شوق لطف
ہم ملائیں ہاں میں ہاں اُن کی نہیں کی سی کہیں

قیصر - آج سے واللہ میں آج کل کے کسی شاعر کا کلام نہ دیکھوں گا - یہ لوگ شعر نہیں کہتے - شوق صاحب کے سے اُستادوں کو منہ چڑھاتے ہیں

ننھی یہ غزل ختم کر کے چپ ہو گئی - تو حسنا نے کہا - میں نہ مانوں گی - ابھی اور گانا ہو گا -

ننھی - بہت خوب - سرکار کیا گاؤں -

حسنا - وہ - جاؤ جاؤ موں سے نہ بولو سوتن سنگ رہے
بھور بھئے گھر آئے ہو سوتن گرت ہو ڈھنگ نئے

ننھی - اُستاد کی چیز ہے - میں نے اسپر ذرا ریاض بھی کیا ہے - یہ گا کر ختم کر دوں گی - بہت تھک گئی ہوں -

حسنا - گانے کی خالی سہی نہیں - بتانا بھی پڑیگا -

ننھی نے بندا دین کی یہ لاجواب ٹھمری گائی اور خوب خوب

بتایا - جاؤ - جاؤ - کو اس نے اس انداز سے کئی کئی طرح پر بتایا کہ اسکا مزا اہل محفل کے دلون سے پوچھنا چاہیے - اُس نے ختم کیا تو مین نے بہت بے دلی سے کہا " حسنا - اب تم شروع کرو - رات آخر ہوئی " اس نے نکالا وہی پرانا قصہ - آواز بڑی ہوئی ہو طبیعت اچھی نہین ہو - گانا بجانا بہت دنون سے چھوٹا ہوا ہے - مگر ایسے عذرات اس فرقے کی گھٹی مین پڑے ہوتے ہین - اس لیے کسی نے نہ مانا -

مین - سیٹھ صاحب - حسنا کے انکار کو آپ ہی اقرار سے بدلسکتے ہین - آپ کہین گے تو یہ گائین گی - ہم لوگون کے کہنے کا دیکھیے کوئی اثر نہین ہوا -

سیٹھ جی - بھلا آپ کا حکم یہ ٹالسکتی ہین -

حسنا - (جل کے) مین کسیکا حکم وُکم نہین مانتی - میرا جی چاہے گا تو گاؤن گی -

قیصر - مین غریب حکم تو کرتا نہین منتین البتہ کرتا ہون - آپ کا گانا سننے کے لیے تو مین اس جلسے مین آیا تھا -

حسنا - بڑی نوازش - بڑی مہربانی - مگر بنانے کی عادت آپ نہ چھوڑینگے - کیون - اچھا بہتر - فقط آپ کی خاطر سے گاتی ہون -

مین - میری خاطر بھی تھوڑی سی شریک کرلو - تو لوگ یقین بھی کرین - بی بسم اللہ اور بی ملکہ تو یہی کہین گی - کہ اصل مین تم نے گایا میری وجہ سے اور سیٹھ جی کے ملاحظے سے اور چھیدا رکھا بیچارے قیصر مرزا پر -

حسنا - مجھے قسم ہو جو مین تمھاری اوکھیون سے کبھی چڑھون -

بسم اللہ - اب آئین تم سیدھے راستے پر - پہلے ہی یہ سوجتین تو اچھا نہ ہوتا - خیر اب بھی سمجھین تو غنیمت ہے -

سماز ملایا گیا - اور بی حسنا ناچ پر کھڑی ہوئین - یہ ناچ

بسم اللہ۔ ملکہ۔ اور خورشیدی کے ناچ سے مخالفت نہ تھا تھمی کے باقاعدہ اور ستھرے بھرے کے بعد اس مین کیا خاک لطف آتا۔ مگر اخلاقاً جھوٹی سچی تعریف کرنی ہی پڑی۔ برخلاف میرے قیصر مرزا (یقیناً) بناوٹ سے اور سیٹھ جی اور چند اور حاضرین دراصل حسنا کی ذرا ذرا سی ادا پر غش ہوے جاتے تھے۔ ان سبھون مین سے سیٹھ جی کا تو یہ حال تھا کہ ادھر حسنا نے ذرا ابرو کو بل دیا۔ اُدھر ان کو جیسے کسی نے الکٹرک بیٹری (بجلی کی کل) لگا دی۔ تعریف کے جوش مین اُٹھ اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور پھر غضب یہ کہ مجھے بھی داد دہی مین شریک کرنا چاہتے تھے۔ مین حیران تھا کہ اس بے تکے ناچ مین ان لوگون کو کونسا غیر معمولی لطف آ رہا ہو کہ تعریفون کے نعرون سے کان کے پردے اڑائے دیتے ہین۔ خیر خدا خدا کرکے یہ ناچ۔ جسنے بھلے آدمیون کے اس جلسے کو کنجڑون قصائیون کی محفل بنا دیا تھا۔ ختم ہوا۔ مجھکو صاف محسوس ہوا کہ حسنا میری اس بے پروائی پر نہایت بگڑی ہوئی ہین۔ کیونکہ خواجہ صاحب ان کے چشم و ابرو دیکھ کے اپنی جگہ سے اُٹھ کر میرے پاس آئے اور آہستہ آواز مین کہنے لگے کہ آج تو آپ نے بی حسنا کی گذشتہ بیر خیوالی اور کج ادائیون کا خوب بدلا لیا۔ دیکھا چاہیے کیا نتیجہ ہوتا ہو۔

مین۔ (انجان بنکر) کیسا بدلا۔ کیا مین نے کوئی بیرخی کی۔

خواجہ صاحب۔ (میرے سوال کا جواب نہ دیکر) اب تک میری جو رائے آپ کی نسبت تھی وہ مین نے سب کی سب واپس لی۔ آپ کے بھائی صاحب المنتہ بالکل بے قابو ہو رہے ہین۔ خدا خیر کرے کہین کوئی فساد نہ اُٹھ کھڑا ہو۔

مین۔ ہان قیصر مرزا کو بیشک حسنا کا ناچ بہت پسند آیا ہو۔ طبیعت ہی تو ہو۔

خواجہ صاحب - ناچ پسند آیا ہو یا نا چنے والی آنکھوں میں کھبی ہو -
میں - خدا جانے - آپ ہی کچھ عقل دوڑائیے -
نتھی - نواب صاحب - آپ بڑے ناانصاف ہیں - حسنا نے
آپ کی خاطر سے گانے کی تکلیف برداشت کی اور آپ ہیں کہ باتیں
کر رہے ہیں -
حسنا - ہیں انھوں نے تمھارا گانا سننے کے بعد اور لوگوں کے گانے
کی طرف سے توبہ کر لی ہو -
خواجہ صاحب - سن لیا - آپ نے - اچھا میں اپنی جگہ پر
جاتا ہوں -
میں - خواجہ صاحب نے مجھے باتوں میں لگا لیا - ورنہ میں نے
تو ناچ بھی بغور دیکھا اور اب گانا بھی بغور سنونگا - دیکھو حسنا کوئی
اچھی غزل سنو رگانا -
حسنا - مجھے غزل وزل یاد نہیں ہو - سیٹھ جی کیا گاؤں - جو آپ
فرمائیے -
سیٹھ جی - ٹھمری - آستائی کا اب وکھت (وقت) نہیں ہو -
گجل (غزل) ہو تو اچھا ہو -
حسنا نے "بہت خوب" کہکر کسی کلکتوی شاعر کی ایک
غزل گائی - جسے میں نے سچ کہوں جی لگا کر نہیں سنا - حسنا نے اکثر اشعار
میں سیٹھ جی اور قیصر مرزا کو مخاطب رکھا - وہ دونوں بھی ہمہ تن
گوش ہوکر داد پر داد دیتے رہے - کبھی اس دوران میں جب قیصر مرزا
کی اور میری آنکھیں چار ہو جاتی تھیں - تو مجھ کو ایک غیر مفہوم بات
ان کے اطوار اور انداز میں نظر آتی تھی - حسنا نے دو تین غزلیں
اور بھی گائیں - وہ بھی غالباً کسی سودیشی شاعر کی تھیں - پھر مجلیوں
کی فرمایش ہوئی - جسکا اس شہر میں ضرورت سے زیادہ رواج ہی
اب صبح بھی نمودار ہو گئی تھی سب کی متفقہ تجویز سے تمام رنڈیوں

سے نے ساتھ ملکر بھیروین گائی اور جلسہ ختم ہوا۔
سیٹھ جی پانچسو کا ایک نوٹ حسنا کو دینے لگے۔ مگر اُس سے نہ لیا۔ اور کہا کہ "یہ جلسہ مین نے بہن ننھی کے واسطے کیا تھا۔ اب آپ لوگ ان کی قدر جان گئے۔ ضرورت کے وقت انکو یاد رکھیے گا یہی میرا انعام ہے"۔
سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوے اور تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہوگئے۔ باغ مین قیصر مرزا۔ مین۔ خواجہ صاحب۔ لڈن۔ عابد حسین۔ اُستاد۔ ننھی۔ حسنا۔ خورشیدی یہ چند آدمی باقی رہے حسنا کی یہ راے تھی کہ یہین باغ مین سو رہنا چاہیے۔ مگر قیصر مرزا نے سخت اختلاف کیا جو اسے بہت بُرا معلوم ہوا۔ اور چونکہ مین بھی اُس تجویز کا طرفدار نہ تھا گھر پر جا کر آرام کرنا طے ہوا۔
کچھ دیر بعد قیصر مرزا بظاہر میری آنکھ بچا کر لیکن دراصل مجھے اشارہ کر کے اُٹھے۔ اور باغ مین جا کر ٹہلنے لگے۔ حسنا بھی کمر سیدھی کرنیکے بہانے چلی گئی۔ چونکہ مجھے قیصر مرزا کی اس حرکت کی لم معلوم تھی مین نے کوئی جستجو نہ کی۔ ننھی سے باتین کرنے لگا۔
مین - بی ننھی آج آپ کا مُجرا بہت بڑھا چڑھا رہا۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ آپ نے آخر اپنی ہم پیشہ بہنون سے بھی داد لے ہی لی۔
ننھی - یہ آپ صاحبون کی مہربانی ہے۔ ورنہ مین تو ناچ گانا جانتی ہی نہین۔ اور ابھی تک بہت دنون کی تعلیم کی محتاج ہون۔
خواجہ صاحب - (میرے کان مین) حسنا کہان گئین۔
مین - صحن مین ٹہلتی ہونگی۔
خواجہ صاحب - قیصر مرزا صاحب بھی وہین ہین۔ دیکھیے آپ بہت غفلت کر رہے ہین۔
مین - مجھے قیصر مرزا پر پورا بھروسہ ہے۔

خواجہ صاحب - اختیار ہے آپ کو - مین نے اپنا فرض ادا کر دیا -
مین - آپ کی نوازش - ہان وہ قرضہ کا حساب عنایت نہوا - آپ نے تیار تو ضرور کر لیا ہوگا -
خواجہ صاحب - کب کا تیار رکھا ہوا ہو - اس جلسے کی وجہ سے آپ کو دینے کا موقع نہ ملا - کل، خدا نے چاہا تو دولت خانے پر لیکر حاضر ہونگا -
مین - بہت خوب -
لڈن - (کمرے مین آکر) گاڑیان تیار ہین - بی حسنا جان صاحبہ آپکو بلاتی ہین -
مین - خواجہ صاحب تشریف لیچلیے - بی ننھی پہ چلیے گا کہ نہین - اپنے ساتھ خورشیدی کو بھی لیتی آئیے -
خواجہ صاحب - مین تو سامان چھکڑون پر لدوا کے آؤن گا - آخر نوکر چاکر بھی تو ہین -

ہم لوگ گاڑی کے قریب آئے - تو قیصر مرزا اور حسنا کو ایک ساتھ بیٹھا ہوا پایا -
قیصر - ارمان - تمھارا تو کمرے سے اُٹھنے کو جی ہی نہین چاہتا تھا - کیا سو گئے تھے دیکھو بی حسنا تم کو کس وقت سے بلا رہی ہین -
مین - سچ - مجھ سے کسی نے نہین کہا - خواجہ صاحب سے باتین کر رہا تھا - اب چلو - یہان نیند کے جھونکے آ رہے ہین - ہمارے ہان چلوگے نا ؟
قیصر - نہین بھائی مین گھر جاؤن گا - ذرا اس طرف آؤ (اُترنے کا قصد کر کے) بی حسنا معاف کرنا - مجھے ان سے کچھ کام ہے - امی کا ایک پیام ہے -
حسنا - (غصے کو دبا کر) آپ کیون گاڑی پر سے اُترتے ہین - مین ہی اُتری جاتی ہون - باتین کر لیجیے -

قیصر - نہین - مین ہی اُترتا ہون -
حسنا - بہتر ہے - تو کیا مین منع کرتی ہون - بہن ننھی آؤ - بیٹھ جاؤ -
خورشیدی تو بھی آجا - یہ لوگ دوسری گاڑی مین بیٹھین گے -
قیصر - (حسنا سے) آپ تو بگڑ گئین - واہ (مجھ سے) اچھا بھئی مین
کل خود آکر بھدو بھی کو پیام پہونچا دونگا - اسوقت نہ سہی - بی حسنا نیند
سے متوالی ہو رہی ہین - ایک منٹ کی دیر بھی انکھین کھل رہی ہو -
مین - جی ہان - مین بھی اِن کی آنکھون کو دیکھ رہا ہون - کچھ کہ رہی
ہین -
حسنا - مین ان ایچ پیچ کی باتون کو خوب سمجھتی ہون - اب کچھ بولوگے تو
یہی آنکھین بدل جائین گی -
مین (طرف سے) اللہ ری نازک مزاجی - قیصر دیکھتے ہو -
قیصر - بھئی تم جانو وہ جانین - میان عاشق و معشوق رمزیست -
مین کیون دخل دون -
حسنا - (زچ ہو کر) اوئی اسداب گاڑیان روانہ ہونے بھی پائین گی
کہ یہین دوپہر کر دوگے - (کوچبان سے) چلو - سینہ دریا ہی -
ہم لوگون نے حسنا - ننھی اور خورشیدی کو حسنا کے گھر پر اُتار دیا -
راستے مین قیصر مرزا بولے "تم نے جلسے مین جو برتاؤ رکھا ہے -
اُس پر مین عش عش کر گیا (ہنسکے) ارمان تم تو دیکھنے ہی مین کچھ
نہین ہوتے -
مین - (مسکرا کے) حضور کی قدردانی ہے - ہان کہو صحن مین کیا باتین
ہوئین -
قیصر - کوئی نئی بات نہین ہوئی - وہی اظہار الفت - لیکن اتنا معلوم
ہوا کہ ان لوگون کے نزدیک تم ایسے پھنسے ہو جیسے شہد مین مکھی -
نکلنا بھی چاہو تو نکل نہ سکو گے -
مین - سچ ! یہ اُن کی سمجھ کا پھیر ہے - مین جب چاہون نکل جاؤن -

اب تک صرف بات کی پچ تھی - ہان کچھ اور سنا - خواجہ صاحب تمھاری جانب سے میرے دل مین شک ڈالنا چاہتے ہین - آج ہی جب تم حسنا کے گانے کی تعریف کر رہے تھے - وہ خاص کر کے میرے پاس یہ کہنے کو آئے کہ قیصر مرزا صاحب خدا جانے گانے پر ریجھے ہین یا گانے والی پر - اور پھر تھوڑی دیر ہوئی تھا رے سے باہر آنے کے بعد کہنے لگے - آپ بہت چشم پوشی کرتے ہین -

قیصر - (حقارت کی ادا سے) بس اسی عقل پر یہ خواجہ صاحب شہر مین بڑے ہوشیار اور چلباز کہلاتے ہین - ان سے ہم اناڑیون کی لفنگی کارروائی بھی پہچانی نہ گئی - واہ رے

بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

جسدن سب حال ظاہر ہو جائیگا اور یہ بھانڈا پھوٹے گا - مین انھین ضرور جھک کر تسلیم کرون گا -

مین - (ہنسکر) ہان واللہ مزا تو ہوگا -

قیصر - خیر یہ تو وقت کی بات ہو - ترکیب وہ کرنی چاہیے کہ سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے - گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دو - آج حسنا تم سے بہت خفا ہوئی ہین - مین تو ایسا جانتا ہون کہ کل ہی سے مجھ پر ڈورے پڑنے لگین گے -

مین - خفا مین نے سہکر کیا - مگر کیا جانے وہ زیادہ بگڑی کیون تھین

قیصر - حسنا کوئی بات بغیر بڑی بی اور خواجہ صاحب کی صلاح کے نہین کرتی - اب آج کا واقعہ کونسل مین پیش ہوگا - اور جو کچھ وہان طے ہوگا - اسی قدر آمد کیا جائیگا - (دھرم تلے کی موڑ پر) اب مین یہان سے اپنی گاڑی پر سوار ہو جاؤن نا ؟ وہ کیا پیچھے آ رہی ہی اگر سویرے آنکھین کھلین تو آج ورنہ کل تو ضرور ہی تھارے ہان

آؤن گا۔
مین ۔ ارمان ۔ ہان تمنے اس ننھی جان کی حالت پر غور نہین کیا۔ مجھے گمان ہوتا ہو کہ وہ رنڈی نہین ہو۔ گھر گرہست ہو۔
قیصر۔ قاضی دبلے شہر کے اندیشے سے تھین ننھی کی بڑی فکر پڑی ہو۔ اب کیا مجبور سے چھوٹ کر بھول مین اُلجھنا منظور ہو۔ وہ ضرور رنڈی ہو۔ ایسا ناچ اور ایسا گانا عطائی سے ممکن نہین ہو۔
مین ۔ بیشک یہ تو سچ ہو۔ لیکن واللہ ہو۔ میرا ارادہ کچھ اور نہین ہو۔ یون ہی ناگاہ ایک خیال پیدا ہو گیا ہو۔ ایک روز اس سے ملکر حال دریافت کرون گا۔
قیصر۔ جو کچھ نہین ہو تو کیا مضایقہ۔ اچھا خدا حافظ۔
لڈن وغیرہ ۔ بندگی عرض ہو۔
مین ۔ وعلیکم السلام ۔
گھر پہونچتے ہی مین سیدھا والدہ صاحبہ کے پاس چلا گیا۔
والدہ۔ (میری صورت دیکھ کے) آخر تم شب بھر جاگے نا ؟ ۔ میرا کہنا نہ سنا ۔ آنکھین خون کبوتر ہو رہی ہین ۔
مین ۔ کیا کرتا ۔ کسی نے سونے نہ دیا ۔ اب جلد چاء منگوائیے ۔ مجھے شدت سے نیند آ رہی ہو ۔

باب سیزدہم

حال دل اُس سے نہ کہنا تھا ہمین چوک گئے
اب اگر بات بنائین بھی تو کیا ہوتا ہے

"ندامت"

شب بیداری بھی کیا بُری چیز ہو ۔ ایک رات جاگو ۔ دس راتین خمیازے کھینچو ۔ اور لطف یہ کہ کئی کئی دن تک نہ دن کو سونے

سے تسکین ہوتی ہی - نہ رات کو - مین پلنگ پر لیٹا تو ایسا سویا کہ کھانے پینے تک کا ہوش نہ رہا - اور شام کو پانچ بجے کے قریب امام بخش نے جگایا بھی تو مشکل سے آنکھین کھلین طبیعت پر کچھ گرانی سی تھی - مین منھ ہاتھ دھوکے محل مین آیا۔ خالہ والدہ کے پاس بیٹھی تھین ۔

خالہ - (ہنسکر) خوب اکیلے اکیلے جاسے دیکھتے ہو - ابھی نیند آنکھون مین بھری ہو - کچھ کھایا بھی یا نہین -

والدہ - کہان - آتے ہی تو سو گیا - مین نے بھی سونے دیا کہ جب جاگے گا کھلا دون گی (میری پیشانی پر ہاتھ رکھ کے) ای ہی - دشمنون کا پنڈا کیسا پھیکا ہو رہا ہی - دسترخوان بچھواؤن -

مین - جی ہان -

والدہ - زبیدہ خانم - دسترخوان بچھواؤ -

خالہ - بلقیس کو بھی بلوالو - روزہ انھین کے ساتھ افطار کریگی -

مین - (دل مین خوش ہو کر) سنبل - بلقیس کو بلا لا - کھنا روزہ یہین کھولین

خالہ - جاڑون مین شام کیسی جلد ہو جاتی ہی - کیون سنتے آج کل سورج کسوقت ڈوبتا ہی -

مین - پانچ بجکر ستائیس منٹ پر - دس منٹ کے بعد افطار کا وقت ہی

خالہ - اب کیا بجا ہی -

مین - (گھڑی دیکھکر) پانچ بجکر ۳۵ منٹ ہو چکے ہین - بس دو منٹ کے بعد افطار کا وقت ہو جائیگا - (بلقیس کو آتے دیکھکر) آؤ - روزہ ایک ساتھ کھولین -

بلقیس - تسلیم - کیا آپ بھی روزے سے تھے -

مین - نہین - مین تو روزے سے نہ تھا - مگر تمھارے ساتھ روزہ کھولنے کے لیے تھوڑی دیر کو روزہ دار بنگیا ہون - اور ایک طرح تھا بھی - روزے سے - یعنی کھانا دن کو کھایا ہی نہین -

بلقیس - کیون - خدانخواستہ جی کیسا تھا -

مین - جی تو اچھا تھا - مگر مین آج تمام دن سوتا ہی رہا -
بلقیس - جلسے مین رات بھر جاگے ہون گے -
مین - ہان بیشک جاگنا تو پڑا -
بلقیس - (ذرا سی خاموشی کے بعد) جاڑون کے دنون کے روزے بھی کچھ آسان نہین ہوتے - امی کہتی تھین پلک جھپکا کے شام ہو جاتی ہے - مجھے تو دن پہاڑ ہوگیا - کاٹے نہین کٹتا تھا -
خالہ - بھلا اِس بے دلی کے روزے کا ثواب کیا خاک ملیگا -
بلقیس - مین نے تو ایک بات کہی تھی - بیدل ہوتی تو روزہ ہی کیون رکھتی - کیون خالہ امان مین نے کوئی بُری بات کہی -
والدہ - ہان بیٹی یہ تو روزہ رکھکر پچھتانا ہوا - بُری بات ہے -
زبیدہ خانم - دسترخوان تیار ہے -
بلقیس - میرا شربت آیا -
زبیدہ خانم - جی ہان گلشن لیکے آتی ہے -
مین - (والدہ اور خالہ سے) بسم اللہ تشریف لے چلیے - آپ کے کھانے کا وقت نہین ہے تو یونہین بیٹھ جائیے -
والدہ - نہین بھئی - تم دونون جاؤ - نماز بھی تو پڑھنی ہے - چھوٹی بیگم نماز کہان پڑھوگی -
خالہ - اُس گھر مین - تسبیح وہین رکھی ہے - بلقیس کھانا کھائے تو اپنے پاس بٹھائے رکھنا - منے - خبردار ہو تم آج کہین باہر گئے -
مین - جی نہین کہان جاؤن گا - نیند تو چلی آرہی ہے - رات ہوئی کہ سویا -
بلقیس - (راستے مین بہت منھ بناکر) امی کی بھی کیا باتین ہوتی ہین - ایک شخص کا رات کو گھر پہ جی نہین لگتا - زبردستی اُسے روکتی ہین - ہان کہیے جلسہ کیسا تھا - مردون کا گانا تھا کہ عورتون کا
مین - (مسکراکر) کیون صاحب - چوٹ چپیٹ شروع ہو گئی -

بلقیس - اے لیجیے - بھلا اس مین چوٹ کی کیا بات تھی - مین نے تو دنیا کی ایک بات کہی - ہان تو بتائیے جلسے کا حال -

مین - گانا تو عورتون ہی کا تھا - مگر میرا جی نہ بہلا - اچاٹ سا رہا -

بلقیس - (اب کی ہنسکر) جبھی تو ساری رات جاگتے رہے طبیعت بہلتی تو نیند نہ آجاتی - وہین سو نہ رہتے - یہ تو جھوٹ نہین ہے -

مین - تم روزہ کھول چکو تو اسکا جواب دون گا - آؤ - مجھے بھی بھوک لگی ہے -

ہم دونون سے کمرے مین آکر کھانا کھایا - روزے کے باعث سے بلقیس کے پھول سے رخسارون پر کسی قدر پژمردگی آگئی تھی - لب بھی خشک تھے - مگر اس بگاڑ مین بھی لاکھ بناؤ تھا - اور اسکے گالون کی پژمردگی اور لبون کی خشکی نے اس کے قدرتی حسن مین ایک خاص دلکشی پیدا کردی تھی - جسکا لطف مین بیان نہ کرونگا -

مین - کیا خالہ امان نے زبردستی روزہ رکھوایا تھا - یا تم نے اپنی خوشی سے رکھا تھا -

بلقیس - امی نے کہا تو تھا ضرور - مگر مین نے اپنی خوشی سے رکھا - پار سال رمضان شریف مین میرے کچھ روزے قضا ہوگئے تھے - ہان تو پھر جلسے کا حال کہیے - مین سُن کے چھوڑونگی -

مین نے مختصرا بیان کیا - مگر حسنا کی جگہ پر قیصر مرزا کے ایک فرضی دوست کو میزبان بتایا - نتھی کے گانے اور ناچ کی تعریف کی - اور کہا -

اب مین کسی کے ہان ناچ کی دعوت مین نہ جاؤن گا - تفریح تو واجبی ہی واجبی ہوتی ہے - مگر طبیعت رات بھر کے شکست ہوجاتی ہے -

بلقیس - امی آپ کو منع کرین تو کرین - مگر مین منع نہ کرون گی -

مردون کی دلچسپی مردون سے ہوتی ہو۔ ہم لوگون کی باتون مین نہ مزا نہ سواد۔ مردون کا جی بہلے تو کیسے۔

مین۔ (مسکرا کر) آج جسوقت سے تم امی جان کے پاس سے روزہ کھولنے کے لیے اُٹھی ہو۔ تمنے سوا طنز اور چوٹ کے سیدھی بات نہین کی ہو۔ مگر مین اس مین خوش ہون۔

بلقیس۔ معمولی باتون کو آپ طنز اور چوٹ سمجھین تو بڑی مشکل ہوئی اور آپ خوش کیون ہوے۔

مین۔ تم ایسی ہی باتین کیا کرو۔ میری عام اجازت ہو اس سے . . .

بلقیس۔ فقرہ ختم کیجیے۔ کیا۔ اس سے کیا؟

مین۔ (ہنسکر) باقی داستان فردا سے شب۔

بلقیس۔ نہین۔ مین نہ مانون گی۔ ابھی کہیے۔

مین۔ خوش مین اس سبب ہون کہ تمھین میرے حالات کی جستجو تو رہتی ہو۔

بلقیس۔ (مسکرا کر ادا) خیر یہ بتائیے کہ جلسے مین جہان ناچ گانا تھا۔ آپ کا جی کیون نہ بہلا۔

مین۔ آپ ہی آپ۔ کیا بتاؤن کیون میری طبیعت اُچاٹ رہی شاید یہ وجہ ہو کہ اس طرف چند روز سے مین ایسی باتون سے نہ د گھبرانے لگا ہون۔

بلقیس کب سے۔

مین۔ ابھی نہ کہونگا۔ کہ کب سے۔ مگر انکار سے کیا فائدہ۔ تم ضد کروگی اور مجھے کہنا پڑیگا۔ تو لو کہے دیتا ہون۔ جب سے تم کلکتے آئی ہو۔

بلقیس۔ (حیرت سے) جب سے مین یہان آئی ہون۔ تب سے آپ کا دل ناچ گانے کی صحبتون مین نہین بہلتا۔

مین۔ ہان۔ ہو تو یہی بات۔ اب چاہے تم یقین مانو۔ یا نہ مانو۔

بلقیس ۔ ایسی انوکھی بات اور کوئی کہتا تو مین یقین نہ مانتی۔ آپ کہتے ہین تو ضرور سچ کہتے ہون گے ۔ آخر کوئی سبب تو فرمائیے کہ کیون ۔
مین ۔ دل ہی تو ہو۔ تم سے باتین کرکے جیسا مین خوش ہوتا ہون ۔شاید جلسے مین بیٹھ کر اتنی خوشی مجھ کو نہ ہوتی ہوگی ۔
بلقیس ۔ یہ بنانے کی عادت آپ کو کب سے پڑی ہو ۔
مین ۔ نہین واللہ ہو مین نے بالکل سچ کہا ۔ اچھا ایک بات کہتا ہون ۔ مانوگی ۔
بلقیس ۔ ماننے کے قابل ہوگی تو مانون گی نہین تو (مسکراکر) ہوا بتادون گی ۔
مین ۔ ہوا بتانے کی نہین سہی ۔ سنو ۔ اب ہم تم روز ساتھ بیٹھتے اُٹھتے ہین ۔ اور جب تم انگریزی پڑھنی شروع کردوگی ۔ تو اور بھی زیادہ بے تکلفی ہوجائے گی ۔ اس لیے اب ادب تعظیم شرم وحیا۔ بھائی اور آپ کا استعمال موقوف ۔
بلقیس ۔ اوئی ۔ یہ کیون ۔ امی ناراض ہونگی ۔
مین ۔ بڑون کے سامنے مضایقہ نہین ۔ جب ہم تم اکیلے ہوا کرین۔ تو بے تکلفی کی بات چیت اچھی ۔
بلقیس ۔ آخر اس کی کوئی وجہ ۔
مین ۔ کیا وجہ بھی بتانی ہوگی ۔
بلقیس ۔ ای نہین ۔ مگر کیا اس مین کچھ فائدہ ہو ۔
مین ۔ کیا تم سب باتون مین فائدون کا لحاظ رکھتی ہو۔
بلقیس ۔ توبہ اللہ ۔ مین آپ سے جیتنے سے رہی ۔ خیر منظور ہو ۔ لیکن بھول چوک معاف ۔ عادت بدلتے بدلتے بدلے گی ۔ ہان اور جو کبھی امی یا خالہ امان کے سامنے زبان پھسل گئی تو پھر۔
مین ۔ اسکا میرا ذمہ ۔ مین کسی صورت سے بات بنالونگا ۔

بلقیس - انگریزی کب سے شروع ہو گی - وعدہ یاد ہی کہ بھول گئے -
مین - انشاءاللہ کل سے - تم سے اور وعدہ کرکے بھول جاؤن -
شروع شروع مین (نئی زبان ہی) انگریزی تمھین مشکل معلوم ہو گی -
کہین اُکتا کر چھوڑ نہ دینا - رفتہ رفتہ محاورہ پڑ جائیگا -
بلقیس - نوج مین اُکتاؤن - دو دن مین دیکھیے گا - مین سب
حرف پہچان لون گی -
مین - اسکا تو مجھے بھی یقین ہی - تمھارا ذہن بلا کا ہی - اب چلو
امی جان کے پاس وہین چلکر بیٹھو -
والدہ نماز سے فارغ نہین ہوئی تھین - مین اُنکے کمرے
کے برآمدے مین کرسی پر بیٹھ گیا - اور بلقیس بھی -
بلقیس - (تھوڑی دیر کے بعد) توبہ بیکار بیٹھے بیٹھے جی کیسا گھبراتا
ہی - کوئی کتاب بھی تو یہان نہین ہی - جاؤن آتو جی کے پاس سے
لے آؤن -
مین - کتابین تو یہین بہت ہین - تمنے میرا کتب خانہ ابھی دیکھا ہی
نہین - آؤ تمھین دکھاؤن - (پکار کر) سنبل - کتب خانے مین
روشنی کردے - مین آتا ہون -
میرا کتب خانہ اب تک محل کے اندر رہا ہی - اسمین علاوہ
زمانہ طالب علمی کی کتابون کے - فارسی - عربی اور اردو کی دو تین
سو جلدین تھین - جن مین تاریخ - قصہ - شعر و سخن کی تمام مشہور
کتابین شامل ہین - دو الماریون مین صرف انگریزی کتابین ہین -
ناول کا مین نے بڑا ذخیرہ جمع کر رکھا تھا - مگر انھین مصنفون
کی تصنیفین زیادہ تھین - جن کو مین خود پسند کرتا تھا - کتب خانے
کی دیکھ بھال خود جناب والدہ صاحبہ نے اپنے ذمے رکھی تھی
اس لیے اس مین گرد و غبار کا نام بھی نہ تھا - اور ہر ایک
الماری مین ایک قلمی فہرست بھی رکھدی گئی تھی - تاکہ جس کتاب کی

ضرورت ہو اُسکے نکالنے مین دقت نہ پڑے ۔
روشنی ہو چکی تو مین بلقیس کو لیے ہوے کتب خانے مین آیا ۔ اور ایک ایک کرکے کل الماریان اُسے دکھائین اور کہا کہ "جو کتاب دیکھنی چاہو نکال لو" اسنے فارسی کے دوانین والی الماری کو کھولا اور جامی ۔ سعدی اور حافظ کے کلیات نکال کر کہا کہ ناول پھر دیکھونگی اب تو معلوم ہو گیا کہ گھر مین موجود ہین ۔ کتابین لیکر وہ اسی کمرے مین جہان بہت سی کرسیان رکھی ہوئی تھین بیٹھ گئی ۔ مین بھی ذرا دور ایک کوچ پر بیٹھا ۔
بلقیس نے پہلے کلیات جامی کو اُٹھا لیا ۔ اور ورق گردانی کرنیلگی اور تھوڑی دیر کے بعد مجھے ایک غزل جسکا یہ مطلع ہی پڑھ کر سنائی ۔

گر بچشم عاشقان بینی جمال خویشتن
ہمچو من آشفتہ گردی در خیال خویشتن

بلقیس ۔ (غزل پڑھکر) آج وہ لفظ عاشق مجھے پھر نظر آیا ۔ مگر اس شعر کا مطلب کیا ہی ۔ کوئی اپنے خیال مین آپ پریشان کیسے ہوسکتا ہی؟
مین ۔ جامی کا تمام کلام تصوف کے رنگ مین ڈوبا ہوا ہی ۔ مطلب یہ ہی ۔ کہ معشوق اگر اپنی صورت کو اس آنکھ سے دیکھے جس آنکھ سے اُسے اُس کے عاشق دیکھتے ہین تو اسکا حال بھی اپنے ہی عشق مین ویسا ہی پریشان ہو جائے جیسا کہ اس کے عاشقون کا ۔
بلقیس ۔ بھئی یہ مطلب بھی مشکل ہی ۔ میری سمجھ مین نہین آتا ۔ عاشق کی بھی وہی دو آنکھین ہونگی جو معشوق کی دونون مین فرق کیا ہی ۔
مین ۔ یہ بڑی بحث ہی ۔ مگر اس مین تمھارا جی نہ لگے گا ۔ یہ دوسرا دیوان کسکا ہی ۔ سعدی کا ہی نا؟
بلقیس ۔ ہان ۔ دیکھون اسمین کوئی آسان سی غزل ہی ۔
والدہ کی آواز ۔ منے ۔ کیا باہر چلے گئے ۔
زبیدہ خانم ۔ جی نہین حضور ۔ ماشاء اللہ کتب خانے مین تشریف

رکھتے ہین -
والدہ - (آکر) ہان - تو تمنے ابھی تک یہ کمرا تو انھین دکھایا ہی نہ تھا
کون کتاب پڑھ رہی ہو -
بلقیس - سعدی کا کلیات ہو -
والدہ - (مجھ سے) یہین بیٹھو گے - یا میرے کمرے مین -
مین - جہان ارشاد فرمائیے -
والدہ - مجھے کچھ کپڑے دیکھنے ہین - تم دونون کتابین دیکھو -
سنبل یہین حاضر رہ - (والدہ چلی گئین)
بلقیس - (کچھ آہستہ سے پڑھ کر) دیکھو بھائی - کیا غزل ہو - پہلا شعر کیسا پیارا ہو -

دلم بردہ نگارے ماہروئی شوخ عیاری
بسنتی جامہ پوشی بادہ نوشی مست سرشاری

مین - (مسکرا کر) ہان یہ مشہور غزل ہو -
بلقیس - آپ مسکرائے کیون ؟
مین - پھر وہی آپ - مین جواب نہین دیتا -
بلقیس - بھول چوک معاف تھی - اچھا مسکرانے کا سبب -
مین - بتاؤن -
بلقیس - اوئی - ہان - کب سے تو پوچھ رہی ہون -
مین - مین اس لیے مسکرایا کہ مطلع تمپر بالکل چھا گیا -
بلقیس - (حیرت سے) یہ کیسے -
مین - آج اتفاق سے تمھارے دوپٹے کا رنگ بسنتی ہو -
بلقیس - (تیوریان چڑھا کر) دوپٹا بسنتی سہی - یہ بقول آپ کے اتفاق کی بات ہو - تو اس سے کیا ہوتا ہو -
مین - اس شعر مین سوا بسنتی دوپٹے کے اور کئی صفتین بھی ہین انمین سے بجز دو تین کے سب تمپر صادق آتی ہین -

بلقیس - یہ پہیلیاں مین نہین بوجھ سکتی - صاف صاف کہو تو جواب دون -
مین - تمنے دل بھی لیا ہو - ماہر دبھی ہو - شوخ . . . . .
بلقیس - (زرد ہوکر) ذرا زبان کو روکے ہوے - ایسی باتین کیجیے گا تو مین خالہ امان کے پاس جا بیٹھون گی - نوج مین کسی کا دل لون - اور نوج مجھے دل لینا آئے -
مین - اب مجھ سے ضبط نہین ہو سکتا - (آہستہ سے) بتا دون کہ تم نے کسکا دل لیا ہو - تم نے بلا ارادے بے جانے بوجھے جسدن پہلے اس گھر مین قدم رکھا تھا - میرا - میرا دل . . . . . مجھ سے چھین لیا تھا - مین اپنی حالت لاکھ لاکھ طرح سے چھپاتا رہا ہون مگر آج بیقراری نے میرا راز فاش کرا ہی کے چھوڑا -
بلقیس یہ نئی منطق سنکر اور میری بیقراری دیکھ کر ذرا سہم سی گئی - اسکے چہرے کا رنگ فق ہوگیا - اور شاید آنکھون مین آنسو بھی بھر آئے - وہ خاموش ہوگئی - اُس نے سر جھکا لیا - اور مجھے اپنی اس بیوقت کی حرکت اضطراری پر سخت انفعال ہوا - قاعدہ ہو کہ جب کوئی شخص ایک بات کہکے اسکا اثر اپنی توقع کے خلاف ہوتا دیکھتا ہو تو اُسکو چھوٹی سی بات تا دیل کی جلدی پڑ جاتی ہو - مین نے بھی بات ٹالنے کی غرض سے کہا - "واہ تم تو ہنسی ہنسی مین رونے لگین - مین تو مذاق سے کہہ اُٹھا تھا"
بلقیس - (روہانسی ہوکر) مذاق کا اثر چہرے تک رہتا ہو دل پر نہین ہوتا - آپ مذاق سے کہتے تو میرے دل پر چوٹ نہ پڑتی -
مین - شاید تمھارے دل نے غلط فہمی سے چوٹ کھائی ہو - ذرا اُسے پھر تو ٹٹولو - کیا حقیقت مین چوٹ کھا گیا ہو -
بلقیس - (مسکراہٹ روک کر) یہ سب باتین بھی مذاق ہی سے آپ کہہ رہے ہین - تا - خیر - دل دکھا سکتی تو دکھا دیتی کیا اسی لیے

کتابین دکھانے کو لائے تھے۔
مین۔ نہین۔ تمھارے سر کی قسم۔ جسوقت کتابون کا ذکر آیا تھا۔ مجھے وہم و گمان بھی نہ تھا کہ میری زبان سے ایسے کلمے نکل جائین گے ساری خطا اِن بڑے میان (شیخ سعدی کے کلیات کی طرف اشارہ کرکے) کی ہی۔
بلقیس۔ (ہنسکے) چاوہٹو بھی۔
مین۔ اچھا معاف کردو۔ خطا ہوئی۔ اور بدلا لینا چاہو۔ تو میرا دل دکھانے کے لیے موجود ہی۔
بلقیس۔ وہ میرے کس مصرف کا۔ خدا جانے وہ رات کو کدھر رہا اسوقت کہان ہی۔ اور اُس مین کہان کہان کی باتین بھری ہین۔
مین۔ کیا بتاؤن۔ کہ رات کو کہان رہا۔ اور اسوقت کہان ہی۔ اور اس مین کہان کی باتین بھری ہین۔ مین نے پھر دل کا کچھ تازہ حال بیان کیا۔ اور تم پھر خفا ہوگئین۔ خیر۔ مگر اتنا ضرور کہونگا۔ کہ تمھاری عتاب آمیز ادا نے اُسے مضمحل کر ڈالا۔ خیر۔ مجھ ہی سے خطا ہوئی۔ اب تو معاف کردو۔ لو معاف کیا۔
بلقیس۔ خطا تو نہین ہوئی۔ تمھارا منشا ٹھیک نہ پڑا۔ مین خفا ہوکر روٹھ جاتی تو تم خوش ہوتے۔ غالب کا ایک شعر مجھے یاد آگیا یہی میرا جواب ہی۔

دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

مین۔ کیون صاحب۔ باتون مین رونے سے انکار اور شعر سے اقرار۔ آخر مین کیا سمجھون۔

دردا کہ یکے نسبت لبعاشق سخن تو
با دام دو مغز ہست زبان در دہن تو

عاشق کا لفظ میرا نہین ہی۔ شاعر کا ہی۔ کہین پھر چٹک نہ جانا

اب مین نے جانا تم بڑی تنک مزاج ہو ۔ دکھوستانے کا الزام مجھپر صحیح نہین ہو زبان سے بے اختیار مین ایک بات نکل گئی ندامت کے سوا اسکی دوا کیسی ممکن نہین ہو مگر تم ہو کہ گتھی کو سلجھانیکے بدلے الجھا رہی ہو۔

بلقیس ۔ اے لو ۔ چوری اور سینہ زوری ۔ آپ ہی تو تم نے میرے دل کو الجھن مین ڈالا ۔ اور مجھی پر گتھی کے الجھانے کا چھدا رکھتے ہو میرے کم نصیب دل نے مار بھی کھائی ۔ اور الجھا بھی ۔ مین یہ جانتی تو اسے کہین رکھ کے یہان آتی ۔

مین ۔ تمھاری خفگی نے میرے حواس کھو دیے ۔ دل مین خفا ہو لو تو ہو لو ۔ مین تمھارا گنہگار ہون ۔ مگر ظاہر مین نہ روٹھو ۔

بلقیس ۔ مین کچھ بچہ تو ہون نہین ۔ جو دل کا بھید منھ سے کھلنے دون مجھے تم سے زیادہ دنیا کا ڈر ہو ۔

مین ۔ سب کچھ کہو گی ۔ مگر معاف نہ کرو گی ۔

بلقیس ۔ توبہ اللہ ۔ اچھا معاف کیا ۔ کہین جھگڑا تو چکے ۔ مگر یہ بات میرے دل مین رہے گی ۔ وہ تو تمھارے دل کی بات تھی جو زبان سے نکل گئی ۔ ایسی باتین بھول چوک سے نہین ہوا کرتین

مین ۔ دل مین شوق سے رکھو ۔ میری عین خوشی ہو ۔ بلا سے اسی بہانے مین تمھارے دل مین رہونگا ۔ مگر دیکھو اب زبان پر نہ لانا ۔ مجھے خفیف کرنے سے تمھین کیا ملیگا ۔ ندامت کے مارے مین پسینے پسینے ہو رہا ہون ۔

بلقیس ۔ (مسکرا کر) تم اور ندامت سے پسینے پسینے ؟ مین کبھی نہ مانون گی ۔ یہ کیون نہین کہتے کہ مجھے جلا کے خود ٹھنڈے ہو رہے ہو ۔

مین ۔ خدا جانے یہ شوخیان تمھین کسنے سکھائی ہین ۔ خیر ۔ اب یہ بکھیڑا جانے دو ۔ ہان تو کل سے انگریزی شروع ہو گی ۔ سنبل دیکھ تو آ ۔ سرکار کیا کر رہی ہین ۔

بلقیس - چلو - وہین - چلو - اب بہت دیر ہوگئی ہو - انگریزی شروع کرنے کو تو مین موجود ہون مگر جو تمھین نیند سے فرصت ملے - خدا جانے رات کہان کاٹی - کس شغل مین رہے - اور کہان کا خمار گھر لیکے آئے -

مین - مین تو پہلے ہی قبول چکا کہ ایک دوست کے ہان جلسہ تھا

بلقیس - مین یہ کب کہتی ہون کہ کسی دشمن کے ہان گئے تھے - اچھا اب اُٹھو -

ہم دونون پھر والدہ کے پاس آئے - وہ کپڑے دیکھ چکی تھین - خالہ بھی بیٹھی تھین -

خالہ - کتب خانہ دیکھا - تمھارے پاس بھی تو بہت سی کتابین ہین مگر سولی گاجر کی طرح پڑی ہین - تم بھی ایک الماری مین قرینے سے رکھو - سنے دیکھو بھئی اپنی بہن کا کتب خانہ سجا دو -

مین - بہت خوب -

والدہ - ہان اور کتابون کی ضرورت ہو تو یہان سے لے لینا - (بلقیس سے) نو بج چکے ہین - دن بھر روزہ رکھا تھا - نیند تو نہین آئی ہو -

بلقیس - (انگڑائی لیتے لیتے رُک کر) جی ہان اب نیند آئی ہو - امی چلیے -

خالہ - اوئی - لڑکی - مین کھانا تو کھالون - تم جاؤ - سو رہو - مین بھی آتی ہون - گمانی خانم پاس بیٹھ جائین گی - (پکار کر) سنبل - جا - دیکھ - نواب آئے ہون - تو بلا لا - دسترخوان بچھتا ہو -

مین - مجھے بھی نیند آتی ہو - مین جاکر خالو ابا کو بھیجدونگا -

والدہ - بیشک جاؤ - سو رہو - اب اسوقت کتاب وتاب نہ دیکھنا - جبتک رات بھر نہ سوؤ گے یہ خمار نہ جائیگا -

بلقیس (جاتے ہوئے) بھائی - تسلیم - کل ساڑھے نو بجے

انگریزی شروع کرون گی۔ سویرے سے کہین چلے نہ جائیے گا۔

مین ۔ نہین ۔ مجھے یاد ہو۔

بلقیس اُدھر گئی۔ مین باہر آیا۔ شام سے نیند کے جھونکے آ رہے تھے۔ مگر اس اتفاقی واقعہ نے میری ساری نیند غارت کر کے رکھدی۔ اسکا مجھے وہم وگمان بھی نہ تھا کہ شیخ سعدی کی ایک مشہور غزل اور زبان زد عام مطلع کا ایسا نتیجہ نکلیگا اور اسکا میری زندگی پر ایسا سخت اثر پڑیگا۔ بلقیس روزانہ میل جول کے باعث سے میرے ساتھ بے تکلف ضرور ہو چلی تھی۔ اُسکا وہ پہلا سا حجاب بیشک باقی نہ رہا تھا۔ مگر جسطرح میرے نزدیک اُسکی بے تکلفی سن کے تقاضہ سے تھی اسیطرح شرم وحجاب بھی۔ آج کے تجربہ نے میری آنکھون سے پردہ اُٹھا دیا اور مجھکو ماننا پڑا کہ وہ اب ایک نادان اور بے سمجھ لڑکی نہین رہی ہو۔ اُسنے یقیناً بسنتی دوپٹے کے مناسبت کے ساتھ ظلم پردہ وغیرہ بقیہ الفاظ کی توجیہ بھی وہی کر لی تھی جو تھوڑی دیر بعد اُس نے میری زبان سے سنی۔ اور اس کے بعد اُسنے میرے ہر ہر برتاؤ اور ہر ہر لفظ کے معنے پر بہت غور اور نکتہ چینی سے توجہ کی ۔ اور اس سب کا جو نتیجہ اُسنے نکالا وہی اُس کے چہرے کے رنگ کی تبدیلی کا باعث ہوا۔ اضطراب ایسی حالت کے لیے (خصوصاً بلقیس کی سی نوخیز لڑکی کیواسطے) امر لازمی تھا۔ مگر اسی اضطراب نے مجھ کو اُس کے اُن جذبات نہفتہ کا پتا بتایا۔ جو یقیناً مجھ کو دیکھنے کے بعد سے اُس کے دل مین جمع ہو رہے تھے اور جو آج زردی رُخ اور خشکی لب کی صورت مین مودار ہو گئے ۔ اگرچہ بلقیس کی شوخیون نے مجھ پر ثابت کر دیا کہ اُسکا دل جذبات کے اثر سے محبت کے رنگ مین شرابور ہو گیا ہو۔ تاہم عاشق کا دل اور چور کا حال ایکسا ہوتا ہو۔ ہر خیال کے ساتھ میرا وہم کھٹکے کی ایک مجسم شکل میرے سامنے کھڑی کر دیتا تھا کلیسر بھی ان خیالات نے مجھے نہایت مزہ دیا۔ مگر بے وقت افشائے راز کے خوف نے کسیقدر اس حلاوت کو تلخ بھی کر دیا

گو یہ اطمینان تھا کہ بلقیس کی فطرتی شرم حیا اُس کو اس بات کے دوبارہ تذکرے سے باز رکھے گی۔ وہ اخفا کا وعدہ بھی کر چکی تھی جو اُس کی سی ذی فراست لڑکی کی جانب سے تحفظ کا ایک کافی ضمانت نامہ تھا۔ مگر مجھے اپنے اوپر البتہ بھروسا نہ تھا۔ مین خلقی بے صبری کے ہاتھون حسنا کی بلا مین پڑ چکا ہون۔ اس لیے مجھکو اندیشہ ہوا۔ کہ شاید مجھ سے کوئی مضطربانہ حرکت پھر سرزد ہو جائے جو بلقیس سے بات چیت کا دروازہ بھی بند کر دے۔

غرض کہ اسی قسم کے ہزارون توہمات اور بے شمار اندیشے دل مین آرہے تھے۔ مین کوئی راے قایم نہ کر سکتا تھا۔ سونیکا قصد کرتا تھا۔ نیند نہین آتی تھی۔ تین بجے شب تک یہی کیفیت رہی۔ آخر۔ یہ لوگ سچ کہتے ہین سولی پر بھی نیند آتی ہے۔ آنکھ جھپک گئی۔ صبح کو اُٹھکر مین نے قطعی ارادہ کر لیا کہ جسطرح بن سکے بلقیس کے دل سے کل کی چھیڑ چھاڑ کے اثر کو مٹا دینا چاہیے۔

میرے رات کے سونے پر نیند کا اطلاق نہین ہو سکتا۔ وہ نیند ہرگز نہ تھی۔ بلکہ اُس قسم کی بیخودی تھی کہ جو دماغی یا جسمانی تکلیفون کی شدت مین انسان پر غالب ہو کر اُسکو تھوڑی دیر کے لیے دنیا و مافیہا سے بیخبر کر دیتی ہے۔

منہ ہاتھ دھو کر مین حسب معمول محل مین جانے کو تھا کہ خواجہ صاحب کی اطلاع ہوئی۔ مین نے اُنھین بلا لیا۔

خواجہ صاحب۔ بندگی عرض کرتا ہون۔ مزاج معلے۔ فرمائیے جانبہ پسند آیا۔ اور رتجگے کا کسل دفع ہوا۔ مین تو کل تمام دن تمام رات سوتا رہا۔ مگر ابتک تسلی نہین ہوئی۔ شاید دو دن یا سخت سوتا رہون تو یہ خمار دفع ہو۔

مین۔ افسوس ہے کہ مجھے رات کو نیند نہین آئی طبیعت آج اچھی

نہین ہو۔ آپ اسقدر سویرے کیونکر آئے ۔
خواجہ صاحب۔ وہ حساب لایا ہون ۔ اگر ملاحظہ فرمائیے تو پیش کرون ۔
مین۔ اسوقت تو معاف فرمائیے ۔ حساب چھوڑے جائیے ۔ ذرا حواس ٹھکانے ہولین تو مین دیکھکر آپ کی ہدایت کے مطابق سب روپیہ دیدونگا ۔ روپیہ تیار ہو ۔
خواجہ صاحب۔ آپ کی جیسی مرضی ۔ پھر کبتک ۔
مین۔ ابھی یہی پرسون ترسون تک ۔
خواجہ صاحب۔ آپ شاید محل مین جاتے تھے ۔ میرے باعث سے رُک گئے ۔ بسم اللہ تشریف لیجائیے ۔ ہان خوب یاد آیا ۔ نمدو سویرے میرے گھر آیا تھا ۔ آپ کو بی حسنا نے بلایا ہو ۔
مین۔ آج تو شاید مین نہ جاسکون ۔ قیصر مرزا آنے والے ہین ۔ وہ آگئے تو پھر فرصت کہان ۔
خواجہ صاحب۔ (طنز سے) قیصر مرزا صاحب سے آجکل بہت پینگ بڑھے ہوے ہین ۔ خدا راست لائے ۔ اُس روز جلسے مین بھی مین نے کچھ عرض کیا تھا ۔ اور اب بھی کہتا ہون کہ ہوشیار رہیئے گا ۔
مین۔ یہ درست ہو ۔ اور مین آپ کی نصیحت کا ممنون ہون ۔ مگر اتنا تو سمجھ لیجیے کہ وہ میرے ماموں زاد بھائی ہین ۔
خواجہ صاحب۔ بے ادبی معاف ۔ "الاقارب کالعقارب" بھی تو مشہور مقولہ ہو ۔ اقربا سے بڑھکر نہ کوئی دوست نہ دشمن زن زر زمین کا جھگڑا در پیش آتا ہو تو اقربا ہی سے ۔
مین۔ شاید ایسا ہی ہو ۔ آپ کا تجربہ میرے تجربے سے بہت بڑھا ہوا ہو ۔ زمین اور زر کا جھگڑا تو ضرور اقربا سے پیش آسکتا ہو مگر زن کا جھگڑا غیر ہی سے پیش آسکتا ہو ۔ اقربا تو اس معاملے مین

آپس کے برتاؤ کا لحاظ کر جاتے ہین ۔
خواجہ صاحب ۔ جی درست ہو ۔ مگر مجھے چند واقعات سے یہ تجربہ ہو چکا ہو ۔ کہ جب ایک نے دوسرے پر چوٹ کھیلی ہو تب عزیز قریب ہی سے ۔ غیر کو خلوت مین دخل کہان ۔ اقربا اپنے بنگلے در خور حاصل کرتے ہین ۔ اور پھر ڈور سے ڈال کے ایسا لمڈورا لڑا دیتے ہین کہ بے کاسے بے نہین چھوڑتے ۔ خیر آپ جانین اور آپ کا اعتبار ۔ اب مین رخصت ہوتا ہون ۔ حسنا کے ہان جاؤن گا ۔ آپ کی طرف سے کیا کہدون ۔
مین ۔ جو مین نے عرض کیا ہو یہی کہہ دیجیے گا ۔ قیصر کا آنا بسنتو کے ہان کا جانا تو ہو نہین جسکی چوری کی جائے ۔
خواجہ صاحب ۔ یہ تو آپ اس طرح فرماتے ہین گویا بسنتو کے گھر جانے کا الزام آپ پر میری صلاح سے لگایا گیا تھا ۔
مین ۔ استغفر اللہ ۔ مین نے تو ایک بات کہدی ۔
خواجہ صاحب اُدھر گئے ۔ مین والدہ کے پاس گیا ۔ چاے کا سامان ہو رہا تھا ۔
مین ۔ (چاے پیکر) ہان امی جان ۔ آج بلقیس انگریزی شروع کریگی ۔ جاؤن پڑھا آؤن ۔
والدہ ۔ ٹھہرو ۔ مین بھی چلتی ہون ۔ دیکھون اُس کی زبان سے انگریزی لفظ کیونکر ادا ہوتے ہین ۔
ہم دونون گئے ۔ بلقیس اپنی مان کے پاس بیٹھی تھی ۔ والدہ کو آتا دیکھکر دوڑی اور اُن کے گلے سے لپٹ گئی ۔ مجھ کو سلام کیا ۔
والدہ ۔ (بلقیس سے) آج تم انگریزی شروع کروگی ۔ مین بھی سننے کو آئی ہون ۔ دیکھون ۔ تمھاری زبان انگریزی لفظون پر کیونکر ٹوٹتی ہو ۔
خالہ ۔ کتابین اُٹھا لاؤ ۔ اُس دن کہان رکھی تھین ۔

بلقیس - بی گمانی خانم - میری کتابین لے آؤ - الماری مین رکھی ہین -
گمانی خانم - (کتابین لا کے) لیجیے - اتنی ہی مین کہ اور بھی ہین -
بلقیس - بس - اتنی ہی - (سب سے موٹی کتاب لیکر) یہ شروع کرون -
مین - (ہنسکے) اس کتاب کو شروع کرنے کے ابھی بہت دن ہین - وہ لاؤ - جو سب سے پتلی ہو - اسکا نام ہو پرائمر - کہو - پرائمر -
بلقیس - پرامر -
مین - پرامر نہین - پرائمر -
بلقیس - پرائمر -
والدہ - (بلقیس کا منھ چوم کر) ماشاءاللہ اسکے منھ سے انگریزی لفظ تو خاصے نکلتے ہین -
مین - (پرائمر کا پہلا صفحہ نکال کر) دیکھو - یہ اے ہو - پہلا حرف -
بلقیس - اے -
مین - اور اس کے آگے ہو بی -
بلقیس - بی -
مین - تیسرا حرف ہو سی -
بلقیس - سی -
مین - بھلا کہو تو تینون حرف مین نے کیا بتائے -
بلقیس - اوئی - کیا مین ایسی کُند ذہن ہون - اے - بی - سی
والدہ - شاباش شاباش -
بلقیس - آگے -
مین - ڈی - پھر ای - پھر ایف -
بلقیس - ڈی - ای - ایف - سب ملا کے - اے - بی - سی - ڈی - ای - ایف -
مین - بس آج انھین حرفون کو خوب پہچان لو - کل باقی الفبٹ

پڑھاؤن گا۔ دیکھو۔ انگریزی مین الف بے کو الفبٹ کہتے ہین۔
بلقیس ۔ نہین ۔ آپ تو سب حرف بتا دیجیے ۔ مین یاد کرلون گی۔
مختصر یہ کہ بلقیس نے پوری الف بے سمجھ لی ۔
بلقیس ۔ لکھنا تو سکھائیے ۔
خالہ ۔ یا اللہ ۔ ایسی جلدی کیا پڑی ہی ۔ دو چار ورق کتاب کے پڑھ لو ۔ پھر لکھنا بھی شروع کرنا ۔ ایک ساتھ پڑھنا اور لکھنا شروع کرنے سے ۔ نہ پڑھنا گت سے آئیگا ۔ نہ لکھنا ۔
مین ۔ خالہ امان ۔ درست فرماتی ہین ۔ یہ تین ورق پڑھ لو ۔ تو مین لکھنا بھی بتاؤن گا ۔
بلقیس ۔ بہت خوب ۔ تو مین جاکر یاد کرتی ہون ۔
مین ۔ اپنے دل سے ، جاؤ ۔ تھوڑی دیر مین آکر سن لون گا ۔
(بلقیس چلی گئی)
خالہ ۔ اول اول یہ ہر کتاب بڑے شوق سے پڑھتی ہی ۔ جہان کچھ دن گذر گئے ۔ اور اسکی بدشوقی شروع ہو گئی ۔
مین ۔ آتوجی ۔ سے بدشوقی کرتی ہون گی ۔ مجھ سے نہین کرینگی آپ دیکھ لیجیے گا ۔
خالہ ۔ کیسی باتین کرتے ہو ۔ بیٹا کہین خلقت بدلتی ہی بلقیس کی طبیعت گھڑی مین کچھ گھڑی مین کچھ ۔ دھوپ چھاؤن کپڑا اور اسکا مزاج برابر ۔
والدہ ۔ بیشک تم سچ کہتی ہو ۔ مگر یہ سب سن کا مقتضا ہی ۔ ذرا اور سیانی ہوگی تو یہ بات جاتی رہیگی ۔ ہان اُسدن تمنے بلقیس کی نسبت کا ذکر کیا تھا ۔ یون تو خدا نخواستہ قیصر مرزا مین کسی طرح کی خرابی نہین ہی ۔ اور سُنتے تو بڑی بڑی تعریفین کرتے ہین ۔ ان کے دوست ہی ہین ۔ لیکن مجھے ایک ذریعے سے معلوم ہوا ہی ۔ کہ قیصر مرزا نے شاید کسی عورت سے خفیہ شادی بھی کر لی ہی ۔ اس لیے چھوٹے دولھا کو منع کردو ۔ کہ دلدار مرزا سے اول تو

خود اسبارے مین کچھ نہ کہین اور اگر وہ ذکر چھیڑین بھی (قیصر مرزا کا حال دلدار مرزا کو معلوم نہین ہی) تو ٹال جائین۔

خالہ۔ باجی بتاؤ تو تمنے کس سے سنا۔ شاید غلط ہو۔

والدہ۔ تم کو آم کھانے سے کام کہ پیڑ گننے سے۔ مین نے بہت معتبر آدمی کے منھ سے سنا ہی۔ اور سنو بی۔ اب بلقیس پر تمھارا کچھ قابو نہین ہی۔ وہ میری بیٹی ہی۔ مین ہی اسکا سب کام کاج کرون گی۔

خالہ۔ (آبدیدہ ہوکر) مین بھی تمھاری ہون اور بلقیس بھی۔ تمھارے حکم سے نہ مین باہر ہون نہ وہ۔

اس تقریر کا جو اثر مجھپر ہوا۔ اسکا اندازہ مین اپنے ناظرین کی طبیعت پر چھوڑتا ہون۔ میری خوشی بیان کے حدود سے بہت باہر تھی۔ اور اسی وجہ سے مین نے جب تک والدہ باتین کرتی رہین۔ خاموشی سے کام لینا مناسب جانا۔

مین۔ دیکھون بلقیس نے سبق یاد کیا کہ نہین ڈینگ تو کرکے گئی تھین۔ کہ ابھی یاد کیے لیتی ہون۔ کہان ہین۔ آتوجی کے کمرے مین ہون گی۔

خالہ۔ شاید گئی تو اُسی طرف تھی۔

مین۔ مین جاکر ڈھونڈھ نکالون گا۔

خالہ۔ جاؤ۔

مین نے آتوجی کے کمرے مین بلقیس کو نہ پایا۔ آتوجی تنہا بیٹھی تھین۔ اُن کے پاس سے پلٹتے ہوے بلقیس نظر پڑی۔

بلقیس۔ مین تو آپ کو بلانے جاتی تھی۔ میرا سبق یاد ہوگیا۔ چلیے سناؤن۔

مین۔ یہان۔

بلقیس۔ نہین۔ ادھر آئیے۔ میرے کمرے مین۔

مین۔ سب حروف خوب پہچان لیے۔ پہلا سبق بچا رہ بچا ہی

گویا علم کی بنیاد کچی مٹی پر رہے گی ۔
بلقیس ۔ کچا کیون رہجائیگا ۔
مین نے کمرے مین آکر بلقیس کا سبق سنا ۔ حقیقت مین اُسنے سب حروف خوب پہچان لیے تھے ۔ غلطی کے تو کیا معنے وہ کہین رُکی تک نہین ۔ مین نے چھوٹے حروف بھی اُسسے پہچنوا دیے ۔ اور اُٹھ کر چلا ۔
بلقیس ۔ اوئی ۔ بھاگے کیون جاتے ہو ۔ ذرا تو اور بیٹھو ۔
مین ۔ چاء بیکر پان نہین کھایا ۔ گلوری کھلاتی ہو ۔
بلقیس ۔ کمائی خانم کے ہاتھ کی یا میرے ۔ آج تک میرے ہاتھ کی گلوری تمنے نہین کھائی ہو تو کیا کھاہی دون ۔ جلسے کی گلوریون سے کیون اچھی ہونے لگی ۔
مین ۔ (اپنے کو سنبھال کے اور صنوعی بے پروائی سے) گلوری دو کسی کے ہاتھ کی ہو ۔ تمھاری بنائی ہوئی ہو تو چپڑی اور دو دو کی مثل ہوگی ۔ جلسے کی گلوریان کیا خاک اچھی ہوتین ۔ مردون کا انتظام طوفانی کشتی ۔ مین نے تو سگرٹ پی پی کے رات کاٹی ۔
بلقیس ۔ بس باتین نہ بناؤ ۔ تمھین میرے ہاتھ کی بنائی گلوری کی پروا ہی نہین ہو ۔ تو مین بنانے سے رہی ۔ کچھ میرے ہاتھ مفت کے نہین ہین ۔ جو محنت ضایع کرون ۔
مین ۔ یہی باتین تو اچھی نہین ۔ لاؤ بھی ۔ وہ تو ایسے مزے کی ہوگی کہ کھانے سے پیشتر ہی میرے منھ مین ذایقہ آگیا ۔
بلقیس نے بہت اصرار کے بعد گلوری دی ۔ ناظرین ! یہ مبالغہ نہین ہو ۔ گو مبالغہ معلوم ہوتا ہو ۔ مین پان کا بہت شایق نہین ہون ۔ خاص خاص اوقات مین کھاتا ہون ۔ مگر آج گلوری نے جو مزہ دیا ۔ اُس کے بیان مین اگر صفحے کے صفحے سیاہ ہوجائین ۔ تب بھی سیری نہو ۔ گلوری کیا تھی اک محبت کا ولولہ

دل مین - اُس وقت جاکر مجھے اطمینان ہوا کہ میرا منتر بلقیس کے دل پر چل گیا ہو -

چونکہ اِس وقت کمرے مین سواے میرے اور بلقیس کے کوئی اور نہ تھا - صرف گمانی خانم باہر برآمدے مین بیٹھی کپڑا سی رہی تھین مین نے کل کی بات کا ذکر پھر چھیڑا -

مین - اب تم کو کل کی بات کا کچھ خیال تو نہین ہی - مین نے ہنسی ہنسی مین ایک کہی تو تم نے مجھے سو جھٹکے دیے - کیون - یاد ہو -

بلقیس - تم ہزار مٹاؤ - مگر جو بات میرے دل مین بیٹھ گئی ہی وہ پتھر کی لکیر ہو گئی - اس مٹانے سے تو معلوم ہوتا ہی کہ تم سچی بات کہکر اب ٹالنے کو بھلاوے مین ڈالنا چاہتے ہو - تو خوش رہیے - مین ایسی کچی گولیان نہین کھیلی ہون -

مین - واہ - وا - واہ - خوب سمجھین - مین یہ کہتا ہون کہ کیا تم کو وہ بات بُری معلوم ہوئی تھی -

بلقیس - مین اپنے دل کی بات نہین کہتی - کہون گی تو تم اور اترا جاؤ گے - اس سے یہی بہتر ہی کہ چپ سے لڈو کھاے بیٹھی رہون -

مین - اور میرے دل کی بےچینی کا تمھین کچھ لحاظ نہین - بار بار یہی دھڑکا ہوتا ہی کہ تم بُرا نہ مان گئی ہو -

بلقیس - (ذرا سکوت کے بعد) تمنے بے وقت کی شہنائی بجائی کچھ تو اور صبر کیا ہوتا - تمھین ابھی میرا تجربہ ہی کیا ہوا ہو - ہان تمھارا تجربہ مجھے بیشک ہو گیا - دیکھو کہال کے ہین تو سمجھ بوجھ کے سہی کہین شام کی سیر کا خیال نہ کرنا -

مین - تم مجھ کو اور مجھ اُٹھنے پر مجبور کر رہی ہو - محبت جس چیز کا نام ہی نہ اس کی آنکھین ہوتی ہین - نہ کان - انسان کا دل اُس کے قابو مین - دماغ اُس کے بس مین - حواس خمسہ اُس کے

پہنچے ہین - مین مجبور تھا - تمھین یہان آئے چھ سات مہینے ہو چکے ہین - مگر میرا دل تمھاری پہلی ہی نگاہ کی نذر ہو گیا تھا میری زبان تمھاری خفگی کے ڈر سے لڑکھڑا رہی ہو مگر دل مین کوئی چیز سمائی ہوئی ہو - تم مانو یا نہ مانو - مگر وہ چیز تمھاری صورت ہو جو آنکھون کی راہ دل مین اُتر گئی ہو -

بلقیس - (سر جھکا کے) لیکن یہ سل منڈھے چڑھتے نظر نہین آتی جسطرح تم اپنے دل - دماغ اور حواس کو محبت کے بس مین کر چکے ہو - اسی طرح میری ان سب چیزون کو امی اور ابا جانی کے بس مین سمجھو - ایک تمھارے ساتھ مین غیرت کو بیچ بیٹھی - شرم کو دھو کے پی گئی - تو کیا دنیا بھر کے سامنے کھل کھیلون - عورت ذات کی بڑی خرابی ہو - سچ پوچھو تو میری حالت اور اس لجالو کے پیڑ کی حالت ایک سی ہو - ذرا چھو دو تو شرما جائے - رہی کل والی بات اُسے مین بھولنے سے رہی - گو تمھاری خاطر سے کہہ دون کہ بھولی جاتی ہون - لیکن دل مین وہ اسطرح رچ گئی ہو جسطرح پکا رنگ کپڑے پر - اُسے کیونکر چھڑا دون -

مین - (گھبرا کر) آخر اسقدر مایوسی کیون ہو - دنیا بہ امید قایم -

بلقیس - دیکھو امید بڑی چیز ہو - انسان کو ہر کوشش پر یہی آمادہ رکھتی ہو - اگر اس کو خیر باد کہدو تو سرے سے ارادے ہی کی بنیاد کچھ باقی نہین رہتی - اور ایسا ہو تو مایوسی کی مہیب شکل انسان کی زندگی دشوار کر دے - اسی سے عربی کا یہ مقولہ بہت ٹھیک ہو کہ " السعی منی والاتمام من اللہ " یعنی کوشش ہمارا کام ہو باقی اُسکا پورا کرنا خدا کے اختیار مین - تم ہمیشہ اس پر کامیابی کی امید کو غالب رکھو - ہر تدبیر اپنی انتہا تک اسی طرح ہو سکتی ہو - جب انگریزی پڑھو گی تب تمھین نپولین کے اس قول کا لطف آئیگا کہ جس شخص کا وجود دنیا مین ہو اُس کے لیے غیر ممکن کا لفظ کہنا

غلط ہی۔

بلقیس۔ تقدیر سے انسان مجبور ہی۔ تم کیا کروگے اور مین کیا کرون گی۔

مین۔ تم نے بہت نازک مسئلہ چھیڑ دیا جس کے سمجھانے کا یہ وقت نہین ہی۔ افسوس مسلمانون کو اسی تقدیر پرستی نے کاہل اور مجبور بنا دیا۔ تقدیر تو صرف قادر مطلق کا اندازہ اور علم ہی۔ نہ کہ حکم قبل از وقت۔ اگر ہم اسے حکم قطعی سمجھ لین۔ اور جہلا کی طرح یہ مان لین۔ کہ زندگی بھر کے لیے تمام احکام ہمارے چار انگل کی ہڈی یعنی پیشانی پر لکھ دیے گئے ہین۔ جس کی تعمیل کے سوا ہم اور کچھ نہین کرسکتے تو ہم کو مجبور محض بننا پڑے۔ یہ تو قدریہ مذہب کا عقیدہ ہی۔ جسے ہم ٹھٹھون مین اڑاتے ہین۔ اتنی فرصت اسوقت نہین ہی کہ مین تم کو اچھی طرح سمجھا سکون۔ بہر حال مین تو جب تک دم مین دم ہی نہال امید کو کوشش کے ماء الحیات سے سینچتا رہونگا اور کبھی اس تک نا امیدی کی باد مخالف نہ آنے دونگا۔ میری مانو تو تم بھی میرے سر رشتۂ خیال کے دوسرے سرے کو مضبوط ہاتھون سے تھامے رہو۔ اور دل جس کو فطرت نے مقناطیسی قوت دی ہی اُس کو امید پر جما دو۔

بلقیس۔ مین تمھاری ان باتون کو خاک نہ سمجھی۔ تم نے بھی کہان کا راگ مالا نکالا۔ ابا جانی نے ایک لوہے کی بط اور مقناطیس کا ٹکڑا بہت دن ہوے مجھے لا دیا تھا۔ وہ بط ایک کیل پر قایم تھی۔ جدھر مقناطیس پھیرو ادھر ہی وہ پھر جاتی تھی۔ بھلا دل مین وہ مقناطیس کہان وہ تو گوشت کا ٹکڑا ہی پتھر کا ٹکڑا نہین ہی۔

مین۔ (ہنسکے) پھر کسی وقت سمجھا دونگا۔ اس وقت اسی قدر میرا کہنا مان لو کہ نہ خود مایوس ہو نہ مجھے مایوس کرو۔ تم کو ابھی خبر

نہین ہے۔ مگر آج ہی کل مین سمجھ جاؤ گی کہ جس بات کا دھڑکا تھا وہ گاؤخورد ہوگئی ع آن قدح بشکست و آن ساقی نہ ماند۔ کچھ سمجھین بھی آخر وہ کونسا دھڑکا تھا۔

بلقیس - تم بتاؤ۔ مین تو نہین سمجھی۔

مین - وہی جس کی بنا پر تم مایوس ہوکے مجھے پاس سے گھاٹ اُتار رہی تھین۔ وہی قصہ کے ساتھ نسبت کا (بلقیس نے شرم سے سر نیچا کر لیا) مین نے ایسا شوشا چھوڑا کہ وہ بات خالہ امان کے خیال سے بالکل اُتر گئی۔ ہاتھ کنگن تو آرسی کیا۔ دیکھو ہی نہ لینا۔ اچھا اب چلو۔ امی جان کے پاس۔ گیارہ تو بجے ہونگے۔

بلقیس - تم چلو۔ مین پیچھے سے آتی ہون۔

مین نے والدہ اور خالہ سے بلقیس کی ذہانت کی تعریف کی تو والدہ نے اُسے پکارا۔ اور خوب پیار کیا۔

مین - (مجھ سے) کل تمنے چھ بجے شام کو کھانا کھایا تھا۔ ہم لوگون کا انتظار نہ کرو۔ بلقیس بھی بھوکی ہوگی۔ اسے بھی اپنے ساتھ کھلا لو۔

بلقیس - (آہستہ سے) میری بھوکھ تو ابھی صاف نہین ہے۔ مگر خیر (مسکرا کر) کھا لون گی۔

خالہ - من مین شیخ فرید بغل مین انٹین۔ بھوکھ سے کلیجا گھرچ رہا ہوگا۔ منھ سوکھا ہوا ہے تکلف کے مارے بی بی انکار کر رہی ہین۔ (والدہ سے) باجی یہ ناشتہ بھی تو اور بچون کی طرح نہین کرتی۔

والدہ - تو پھر کھانا نکلواؤ۔ زبیدہ خانم سے کہدو کہ جو کچھ وہان تیار ہو لوالائین۔

خالہ نے خود باورچی خانے مین جاکر کھانا نکلوایا۔ زبیدہ خانم ہمارے ہان جو کچھ تیار تھا لائین۔ اور آج تیسری بار مین نے اور بلقیس نے کھانا ساتھ کھایا۔ وہ کسی قدر شرمائی ہوئی سی تھی۔

کیونکہ میں نے اپنی معمولی بات چیت کا جواب بھی اُس کی زبان سے بہت مشکل سے پایا۔

مین کھانا کھا کر بیٹھا ہی ہون کہ قیصر مرزا کے آنے کی خبر ہوئی والدہ نے اُن کو یہین بلا لیا۔ بلقیس اُٹھ کر جانے لگی تو خالہ نے بٹھا لیا۔ قیصر آ کے بیٹھ گئے تو بلقیس گردن جھکائے کن انکھیون سے میری طرف دیکھنے لگی۔ مین بار بار قیصر اور بلقیس کے چہرہ کو دیکھتا تھا۔ دونون کے ہونٹھون سے ایسی خفیف تبسم کی ادا ظاہر ہو رہی تھی جس کو مین ہی سمجھ سکتا تھا۔ مین نے دل مین خیال کیا کہ اب تو بلقیس کو میرے قول کی تصدیق ہو گئی ہوگی یاس کے بدلے اب اس کے دل مین امید کا دریا ضرور لہرین لیگا۔

والدہ۔ (قیصر سے) کہو دلھن کیسی ہین۔ اور ہمارے ہان کب آئین گی۔

قیصر۔ اب خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہو۔ جمعرات کو آئین گی۔

خالہ۔ خیر شکر ہو۔ کہ اُنھون نے ارادہ تو کر لیا۔ پورا ہونا خدا کے ہاتھ ہو۔

قیصر۔ بلقیس تم کیا پڑھتی ہو۔

بلقیس۔ (شرما کر) اخلاق ناصری۔ آج سے مین نے انگریزی بھی شروع کی ہو۔

قیصر۔ (انجان بنکر) کوئی اُستانی رکھی گئی ہو۔

بلقیس۔ نہین۔ بھائی پڑھاتے ہین۔

قیصر۔ چھوٹی امان۔ اُستانی تو اچھی طرح پڑھاتی۔ ان کو فرصت کہان ہو روز بلا ناغہ کیونکر پڑھا سکین گے۔

بلقیس۔ آپ اپنی راے سے معاف رکھیں۔ یہ اُستانیان ہماری لڑکیون کی طرز معاشرت مین کیسے کیسے سخت نقصانات

پیدا کر دیتی ہین - وہ ہر شکل سے اُن کو اپنے رنگ مین رنگنا
چاہتی ہین -
قیصر - اس سے تو مجھ کو بھی اتفاق ہے - دو چار قصے ایسے بھی
سننے مین آئے ہین - جنکے تجربے سے یہی بہتر معلوم ہوتا ہے
کہ اس شہر مین اُستانیون کی ہوا سے محلات بچائے جائین -
خالہ - بنگالہ مین برہمو سماج کا پالا پڑے ہوئے مِسین عیسائیت
کو بغل مین لیے ہوئے - کمسن لڑکیان جیسے دانے سے
نکلی ہوئی تتی سوئیان - جدھر ہوا نے جھکا دیا - اُدھر جھک گئین -
بھلا ایسی عورتون کو گھر مین کون آنے دے -
قیصر - جی ہان - مین تو پہلے ہی کہہ چکا - کہ غیر مذہب والیون کے
زہریلے اثر سے گھر کا بچانا ضروری ہے - اچھا سنئے اُٹھو باہر چلین -

باب چہاردہم

تشفی

قیصر باہر آ گئے - تو مین نے انھین ساری کتھا کہہ سنائی -
وہ ہم لوگون کی تدبیر کی کامیابی پر نہایت خوش ہوئے - اور
کہنے لگے -

ہاتھ لاؤ - مین بیعت کرتا ہون - واللہ ہو تم نے تو افلاطون
اور ارسطو کے بھی کان کاٹے -
مین - پاگلون کی سی باتین نہ کرو - بیٹھو چپکے - لوگ دیکھ سمجھین گے
دشمنون کے دماغ کو گرمی چڑھ گئی ہے - اسمین میری کیا کارستانی
ہے - مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرو جنھون نے ایسی عمدہ ترکیب
بتائی - وہ کہان ہین - تم سے اسطرف ملاقات ہوئی تھی -
قیصر - نہین تو - ارہان ہان اُن کا گھر کہین اسی طرف تو ہے - آج

اُن کے آفس مین تعطیل ہوگی - چلو ہو آئین -

مین - گاڑی تیار کراؤن -

قیصر - ہان ضرور - قریب تو ہی - مگر پھر بھی کچھ فاصلہ ہی -

مین نے حکم دیا - اور گاڑی آگئی - اور ہم لوگ روانہ ہوے مرزا صاحب کا گھر کلکتے کے جنوبی حصے مین تھا - دو چار گلیان طی کرنے کے بعد کوچبان نے پوچھا کدھر جاؤن - قیصر مرزا کو پتہ یاد نہ رہا تھا - گاڑی بہت دیر تک اِدھر اُدھر چکر کاٹتی رہی - آخر بدقت ایک آدھ آدمی سے دریافت کرنے پر مرزا صاحب کی لین کا پتہ لگا - ہم دونون اس لین کی موڑ پر اُتر پڑے - اور کسی قدر پیادہ چلنے کے بعد اُس گھر تک پہونچے - دروازہ اندر سے بند تھا - دستک دی تو خود مرزا صاحب نے کھولا - اور ہمین دیکھکر متعجب ہوے مگر بہت اخلاق سے اندر لیگئے -

قیصر مرزا - شکر ہی آپ مل گئے - گو آفس مین تعطیل ہی مگر آپ سے ملاقات کی امید بہت کم تھی -

مرزا صاحب - مین تو کہین آتا جاتا نہین ہون - اچھا ہوا آپ تشریف لائے - آج صبح سے میری طبیعت با اینہمہ خلوت پسندی آپ ہی آپ گھبرا رہی تھی -

مین - کتب بینی کیا کیجیے - میز پر کتابین تو بہت رکھی ہین -

مرزا صاحب - یہ سب میری دیکھی ہوئی ہین - بعض بعض ان مین ایسی بھی ہین جنکو (خدا جھوٹ نہ بلوائے) غالباً کم سے کم سو سو بار دیکھ چکا ہون - اور پڑھتے پڑھتے حفظ ہو گئی ہین - نئی کتابین کہانتک خرید کرون - اور کسی سے عاریت لینے کی عادت نہین -

قیصر - میرے پاس کچھ کتابین بیکار رکھی ہین کہیے تو بھیجدون -

مرزا صاحب - عنایت ہی آپ کی - ناولون سے مجھے ذوق نہین ہی - تاریخ اور فلسفہ کی کتابین ہون تو مین نہایت ہی محظوظ

ہو گا - آفس مین کئی دن کی تعطیل ہو - خیر اب کتابون کو چوسلے مین جھونکیے اور پہلے یہ فرمائیے کہ آپ صاحبان کے معاملات کس حد تک پہونچے ہین - اول نواب صاحب شروع کرین -

مین نے اس کے جواب مین بلقیس سے بے اختیاری مین اظہار محبت کر بیٹھنا - اُسکا جواب - اور انگریزی شروع کرنا - قیصر مرزا کی بابت والدہ اور خالہ کی گفتگو - غرضکہ جوکچھ پیش آیا تھا - ایک ایک بیان کیا - اور خواجہ صاحب کا حساب اُن کو دیدیا - مرزا صاحب حساب کو جیب مین رکھکر قیصر کی طرف مخاطب ہوے -

قیصر - میرا معاملہ ابھی جہان تھا وہین ہو - جلسے مین کوئی نئی بات پیش نہین آئی - بجز اس کے کہ حسنا زبردستی مجھکو گاڑی پر لیگئی - مگر سامنے آگئے اس لیے کوئی بات چیت نہ کرسکی -

مین - خواجہ صاحب آج بہت سویرے مجھے بلانے کے لیے آئے تھے - مین بہت خستہ تھا اور ہون - اس لیے آج نہ جا سکونگا آئندہ آپ جیسا فرمائین -

مرزا صاحب - الحمد للّٰہ آپ کا دل اب پاک جذبات اور پاکیزہ صورتون کا جلوہ گاہ ہو رہا ہو نجس اور ناپاک چیزون کی اس مین گنجایش ہی نہین رہی - مجھ کو آپ کے اس تغیر پر بے حد مسرت ہو - اور میرے وسیع تجربے مین یہ پہلی مثال ہو کہ ایک نوجوان امیرزادے نے باوصف دولت - صورت اور قدرت کے ازخود تعیش کی زندگی اسقدر استقلال کے ساتھ خس کم جہان پاک کہکر چھوڑ دی - یہ حساب جو خواجہ صاحب نے دیا ہو آپ نے تو دیکھ ہی لیا ہوگا -

مین - جی نہین - مجھے ابھی نوبت نہین آئی - آپ ملاحظہ فرمائین -

مرزا صاحب - (حساب کے پرچے کو کھول کر) پہلی رقم پچیس ہزار کی جو بابو ایشان چندر گھوش کی معرفت ہینڈ نوٹ پر

پڑ لگئی سود وغیرہ ملا کر سب ۳۵ ہزار ہوئے - دوسری تین ہزار کی ہے سود ملا کر چار ہزار - تیسری دو ہزار - سود ملا کر ڈھائی ہزار - پھر چار ہزار سیٹھ تتھامل ہیراداس کی دوکان سے خواجہ صاحب کی معرفت دس چھوٹی چھوٹی مدین جنکی میزان کل آٹھ ہزار ہے - دو ہزار کپڑے کی قیمت ہے جو بی حسنا کے واسطے آیا تھا - یہ رقمین آپ کو یاد تو ہون گی -

مین - (اپنی سادہ لوحی پہ نادم ہوکر) سچ عرض کرون مجھے وہ پچیس ہزار ضرور یاد ہین - اور رقمون کا خیال بھی نہین ہے یہ سب روپیہ کس قدر ہوا -

مرزا صاحب - شرمندگی کی کیا بات ہے - آپ پر کیفیت ہی ایسی طاری تھی کہ یہ کیا ہے - تین چار لاکھ کی رقم بھی ہوتی تو خیال نہ رہتا - کل پچپن ہزار پانسو روپیہ ہوئے - میرے نزدیک سوائے اس پچیس ہزار کے اور سب رقمین فرضی ہین - اور اگر میرا خیال غلط نہین کرتا تو وہ کسی دوکان وغیرہ سے نہین آئی ہین - بڑی بی سے لیکر پھر بڑی بی ہی کو دیدی گئی ہین - بلکہ اڑنگا لگانے سے بجز اسکے کہ عدالت تک کی نوبت پہونچے - اور فضول بدنامی اور دردسر ہو - کوئی فائدہ نہ ہوگا - لہذا میری رائے یہ ہے کہ پورا قرضہ ادا کر دیجئے - کیا یہ بآسانی ممکن ہے -

مین - جی ہان ممکن تو ہے - ۳۵ ہزار کا چک میرے پاس موجود ہی ہے - بیس ہزار پانسو بنک سے منگا لونگا - مگر اسطرح انگوٹھا کر روپیہ دیتے مجھے اچھا نہین معلوم ہوتا -

مرزا صاحب - گستاخی معاف - قبلہ - خواجہ صاحب آپ کو بیوقوف بنا چکے - وہ خوب جانتے ہین کہ آپ رسوائی کے ڈرسے عدالت تک معاملہ کو لیجانا گوارا نہ کرینگے - اسی لیے بڑھا بڑھا کر رقمین لکھدی ہین - آپ کو آبرو عزیز ہے یا روپیہ -

مین - حاشا - وکلّا - آبرو کے آگے روپیہ کیا چیز ہی - بہتر ہی مین ادا کردونگا - مگر آپ کو درمیان مین پڑنا ہوگا -
مرزا صاحب مجھے کچھ عذر نہین لیکن خواجہ صاحب مجھ کو دیکھتے ہی بھڑک جائینگے - خیر آپ اُن کے نام ایک پوسٹ کارڈ لکھکر ڈالدیجیے مجھے ابھی کئی روز تک چھٹی ہی جس روز آپ اُن کو بلائین مین بھی حاضر ہو جاؤن - قیصر مرزا صاحب آپ بھی ہون تو بہتر ہی -
قیصر مرزا - بہت خوب -
مرزا صاحب - یہ قضیۂ نامرضیہ چُک جائے تو آیندہ کی بابت کچھ گذارش کرونگا -
قیصر - تو آج حسنا کے ہان کون جائے -
مرزا صاحب - واہ جائیے ضرور - وہان کے کچھ حالات دریافت ہو جائینگے - (ہنسکر آپ تو اب اُس گھر کے رازدار ہو گئے ہین) - لیکن ذرا چوٹ بچائے رہیے گا - بڑے دغا بازون سے کام پڑا ہی -
قیصر - دغابازی کی جو آپ فرماتے ہین - اس کے واسطے تھوڑی سی عقل بھی درکار ہوتی ہی - خواجہ صاحب اور اُنکے بیٹھنے والون کو اسکا حصہ مین دیکھتا ہون واجبی ہی واجبی ملا ہی - مُنّنے سے دو ایک دفعہ میری شکایت کر چکے ہین - کہتے ہین آپ بہت چشم پوشی کرتے ہین - وہ اس عاشقی والے چکمے مین پورے پورے آگئے ہین -
مین - کچھ بھی ہو - مگر بڑی بی ایک ہی گھاگ ہین اور خواجہ صاحب بھی کچھ کم نہین - شاید وہ چکما سمجھ گئے ہون اور اس افشاء سے میرا امتحان منظور ہو -
مرزا صاحب منّنے صاحب کا کہنا قرین قیاس معلوم ہوتا ہی - اسی سے میری گذارش ہی کہ ان لوگون کے ساتھ برتاؤ کرنے مین

ضرورت اور معمول سے زیادہ احتیاط لازم ہی۔
ان باتون کے بعد ہم لوگ مرزا صاحب سے رخصت ہوے راستے مین قیصر مرزا تو میری گاڑی سے اُتر کر سنئی بازار چلے گئے۔ مین گھر آیا۔ اور چونکہ شب کو اچھی طرح سویا نہ تھا۔ آکر سو رہا پانچ بجے اُٹھا۔ بہت [illegible] نہین گیا تھا۔ گاڑی تیار کرا کے سیر کو نکلا۔ باغ کے دروازے پر پہونچکر گاڑی سے اُترنے کو جی نہ چاہا تو مین نے جہان اور گاڑیان کھڑی تھین۔ وہان اپنی گاڑی رکوا دی۔ اس کو اچھی طرح جگہ نہین ملتی تھی۔ مگر کوچبان ہوشیار تھا۔ اُس نے بڑی مشکل سے جگہ نکالی۔ اِس مقام پر زیادہ کرائے کی بند گاڑیان اور ایک آدھ پرایوٹ پالکی نظر آتی تھی۔ مین کچھ دیر یا چاسنتا رہا۔ ادھر اُدھر دیکھتے بھالتے میری آنکھ ایک گاڑی پر جا پڑی۔ اُس مین بی ننھی اور ایک ادھیڑ عورت دکھائی دین۔ شاید اُنھون نے مجھے پہلے دیکھ لیا تھا۔ کیونکہ آنکھین چار ہوئین تو ننھی نے سلام کیا اور ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ پہلے تو ایسے عام مجمع مین مجھ کو اُس کے پاس جاتے ہوے کھٹکا ہوا۔ مگر چونکہ ان گاڑیون مین کوئی میرا آشنا سا نہین تھا مین اپنی گاڑی سے اُتر کے اس گاڑی کے پاس گیا۔

ننھی۔ آئیے حضور تشریف لائیے۔ مزاج تو اچھے ہین۔ آپ تو چلے گئے بعد حسنا کے ہان آئے ہی نہین۔ جو ملازمت نصیب ہوتی (اُس ادھیڑ عورت کی طرف اشارہ کر کے) یہ میری منھ بولی خالہ ہین اور میرے ساتھ رہتی ہین۔

مین۔ ہان اُس روز شب بھر جاگا تھا خستگی کے باعث طبیعت بہت کسلمند تھی۔ اتنک تکان دفع نہین ہوا ہی۔

ننھی۔ پھر کل وہان آئیے گا۔ آج تو خیر دیر ہو گئی ہی۔

مین۔ میرا آنا یقینی نہین ہی۔ کچھ سبب ہی۔

ننھی۔ ہم لوگ جب کسی آپ ایسے رئیس سے ملنے کا اشتیاق

جاتے ہیں - تو لوگوں کو گمان ہوتا ہے کہ یہ پھانسنے کی تدبیر ہے اگر میری نسبت آپ ایسا شبہہ نہ کیجیے تو کہوں کہ مجھ کو آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق رہتا ہے -

مین - آپ کی بڑی عنایت ہے - آپ نے کمرا کہاں لیا ہے -

ننھی - مین نے کمرا نہین لیا ہے - ایک گلی مین چھوٹا سا پردہ دار گھر لے رکھا ہے -

مین - اگر مضایقہ نہ ہو - تو مجھے ٹھیک پتا بتا دیجئے مین آؤنگا -

ننھی - یہ مسافر نوازی ہے - مگر پتا بتانے سے بھی آپ کو وہ گھر شاید ہی ملے - اگر اسوقت فرصت ہو تو تشریف لے چلیے - مجھے بجید سرفرازی ہوگی -

مین - اسوقت بھی مجھکو کوئی کام نہین ہے - چلیے - آپ کی گاڑی آگے ہو جائیگی - مین اپنی گاڑی پر پیچھے پیچھے آتا ہون - کوچبان سے کہدونگا کہ اُس گاڑی کے ساتھ ہو لے -

ننھی کا گھر کولوٹولے کی پشت پر ایک گلی مین تھا - بہت مختصر گھر گرہستون کے رہنے کا - اُس کی گاڑی پہلے پہونچی - اور وہ اُتر کر جلدی جلدی اندر چلی گئی - مگر اُس کی خادمہ میرے لیے دروازے پر کھڑی رہی - مین اُنھین کے ساتھ اندر گیا - سامنے والے کمرے مین تختون پر فرش بچھا تھا - ماما کھانا پکا رہی تھی - اور بیرے کام کاج کے لیے ایک لڑکا تھا - بی ننھی نے میری بڑی آؤ بھگت کی - اُن کو مجھ جیسے دھرنے اُٹھانے نہین پڑتا تھا سگریٹ تو کئی بار لی - حقہ بھی منگایا جاتا تھا مگر مین نے منع کیا کہ مین نہین پیتا -

مکان کا سب سامان بہت معمولی تھا - مگر ہر چیز سے صفائی اور سلیقے کی جھلک پیدا تھی - دری پائی صندوقچی چاندنی بھی جا بجا سے پھٹی تھی - گر صاف شفاف - اُگالدان پاندان - اور

لوٹون پہ نئی قلعی ہوئی تھی - مین نے یہ سب ایک سرسری نگاہ مین دیکھ لیا - اور ننھی نے بھی میرا دیکھنا غالباً محسوس کر لیا -

اب اِدھر اُدھر کی بات چیت ہونے لگی - ننھی نے سب سے پہلے مجھ سے یہ سوال کیا کہ حسنا سے میری ملاقات کیسے کرائی اور تفتیش کے خطرناک کوچے کی طرف میرا رہبر کون ہوا - اور سوال کر کے اُسنے معافی بھی مانگ لی -

مین - معافی کی کوئی ضرورت نہین - ایسا سوال بالکل مقتضاے فطرت ہے - مگر یہ بڑا قصہ ہے - جسکے بیان کرنے مین بہت عرصہ ہوگا - مختصر یہ ہو کہ وہی خواجہ صاحب جن کو تم نے اکثر حسنا کے ہان دیکھا ہوگا - میرے رہبر ہوے - لیکن اب مجھ کو اپنی گذشتہ زندگی پر سخت ندامت اور تنبہ ہو گیا ہے - اور مین رستگاری کی فکر مین ہون - مجھے تو اس کوچے مین قدم رکھتے ہی گویا سر منڈاتے اولے پڑے - حسنا نے ناکون چنے چبوا دیے -

ننھی - آپ اس کوچے سے الگ تھلگ ہی رہتے تو اچھا تھا - خواجہ صاحب سے ملاقات کیسے ہو گئی -

مین - بچپن سے دو نون ساتھ اسکول مین پڑھتے تھے - ایک دن اتفاق سے ولایتی بیا مین ملگئے - اور مجھ ایسا منتر پڑھا کہ مین مسحور سا ہو کر اُن کے ساتھ حسنا کے ہان چلا گیا - جانا تھا کہ وہی پیش آیا جو پیش آنا چاہیے تھا -

ننھی - کسی کی غیبت کرنی اچھی بات نہین ہے - گو ہم رنڈیان اپنا رنگ جمانے کے لیے ایک دوسرے کی بدی کے لیے دھڑک کرتے رہتے ہین - اور ہمارے فرقے مین ایسا جھوٹ چندان معیوب نہین سمجھا جاتا - مگر مین اتنا ضرور کہون گی کہ حسنا کے ہان صحبت بہت خراب ہے - مجھے دو ایک دفعہ ملنے کے وقت جانے کی نوبت آئی - جب گئی - جسے کی پھکڑ بھی ہوئی دیکھی شہر کے

تمام بدمعاش شاید روز بی حسنا کے ہان جمع ہوتے ہین - خدا جھوٹ نہ بلوائے - دو منزلے والے کمرے مین تل رکھنے کو جگہ نہین ہوتی - تاش کا وہ کیا کھیل ہوتا ہے تین پتون سے بھلا سا تو نام ہی - ہان یاد آیا - فلش - وہی ہوا کرتا ہی - سیکڑون روپیہ کے وارے نیارے ہوجاتے ہین - خواجہ صاحب بی حسنا کے ہان سولہ آنے کے مختار ہین - کوئی بات ان کی راے کے بغیر نہین ہوتی - لوگ تو یہ بھی کہتے ہین کہ حسنا سے اور طرح کا واسطہ بھی ہی - مگر کسی نے دیکھا تو ہوگا نہین - یون ہی عقلی گدا لگاتے ہین - یہ باتین مین نے فساد کرنے کی غرض سے نہین کہی ہین - اور مین قسم کھا کر کہتی ہون - کہ اس سے میرا یہ مطلب ہرگز نہین ہی کہ آپ حسنا کو چھوڑ کے مجھے نوکر رکھ لیجیے کیونکہ آپ خوب یقین کر لیجیے کہ اگر آپ اگر دس ہزار روپیہ مہینا بھی مجھے دینگے - اور مین فاقے بھی کرتی ہون گی - تب بھی آپ کی نوکری نہ کرون گی -

مین - مجھے خواجہ صاحب کی پوری کیفیت معلوم ہوگئی ہی - اور مین حسنا کے پنجرے سے اڑ بھاگنے کے واسطے پر تول رہا ہون

منجھی - ہم لوگون کی صحبت ہر شریف کی عزت و آبرو کے واسطے زہر ہی - ہمارے ہان پاجی اور دغا باز چھوٹتے پھلتے ہین - آپ سے معصوم رئیس زادون کو خدا اس کوچے سے دور ہی رکھے -

مین - ایک حسنا کیا اس شہر کی تمام رنڈیون کے ہان کی صحبتین ایک سی ہین - مگر مین آپ کو آپ کے پیشے والیون مین کسی قدر مستثنی حالت مین پاتا ہون - اور یہی وجہ ہی کہ مین آپ سے ناجائز تعلق کی خواہش ظاہر کر کے آپ کی توہین نہ کرون گا کیونکہ آپ کی باتون سے شرافت ٹپک رہی ہی ورنہ کسی معمولی والی کو پھانسنے کے بدلے چھوڑنے کی نصیحت کرنا یہ کسی زندگی

کا کام ہو نہین سکتا۔
ننھی ۔آپ کی قدردانی ہی ۔مگر اب تو مین بھی رنڈی ہون جب کچھ اور تھی ۔تب تھی ۔
مین ۔ ایک بات پوچھتا ہون ۔برا نہ مانیے گا ۔
ننھی ۔شوق سے پوچھیے ۔مین آپ کی کسی بات کا برا مانونگی ۔
مین ۔ آپ نے ابھی کہا ہی "جب کچھ اور تھی ۔تب تھی ۔ مجھے بھی آپ کو دیکھتے ہی خیال پیدا ہوا تھا کہ آپ جو ظاہر مین معلوم ہوتی ہین حقیقت مین وہ نہین ہین ۔اسپر تو مجھے اب ایسا یقین ہو گیا ہی ۔کہ مین کچھ شرط بدنے پر مستعد ہون ۔ آپ کا قیافہ شرافت کی چغلی دے رہا ہی ۔
ننھی ۔ (مسکرا کر) شرط نہ بدیے ہار جائیے گا ۔مین رنڈی ہون نہ ہوتی تو ناچنا گانا کیونکر جانتی ۔
مین ۔ یہ نہ کہیے ۔بہت سی عورتین رنڈیان نہین ہین ۔مگر گانا جانتی ہین ۔ناچنا نہ جانتی ہون ۔نہ سہی ۔آپ کو مجھ سے اپنا حال بیان کرنا پڑیگا ۔مین بغیر سنے جان نہ چھوڑونگا ۔
ننھی ۔ آپ اسقدر مصر کیون ہوتے ہین ۔میرے قصے سے (اگر کچھ ہو بھی)۔ آپ کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہی ۔
مین ۔سچ کہتا ہون کہ جس روز سے مین نے آپ کو دیکھا ہی مجھے اس بات کی جستجو پیدا ہو گئی ہی ۔ ۔اب شروع کیجیے ۔
ننھی ۔ بات منھ سے نکلی اور ہوا ہو کے پھیلی ۔مگر آپ ضد کیے بیٹھے ہین ۔ تو رام کہانی کہنی ہی پڑی ہی ۔اچھا سنیے آپ نے بہت درست قیاس کیا ہی ۔مین بیشک قوم کی رنڈی نہین ہون ۔بھلے آدمیون کی بہو بیٹی ہون ۔میرا اصلی وطن آگرے کے ضلع مین ہی ۔میری شادی بہت کم سنی مین ہوئی ۔شادی کو دو برس گذرے تھے کہ میرے خاوند نے دفعتہً بیٹھے مین

انتقال کیا۔ اُسوقت میری عمر صرف چودہ برس کی تھی۔ خاوند کے
مرجانے پر میرے والدین نے مجھے میکے لیجانا چاہا۔ لیکن میری
ساس نے کسی طرح مجھے جانے نہ دیا۔ اور مین بدستور اپنی سسرال
مین رہنے لگی۔ بچپن کا رنڈاپا۔ (مین بچہ تو تھی ہی چودہ سال کی
کوئی عمر ہوتی ہی) قہر الٰہی ہو۔ اس ہندوستان کی انوکھی رسم کا
ستیاناس ہو کہ رانڈ ہو کر عورت کو دنیا مین پھر عیش و آرام کی
کوئی امید باقی نہین رہتی۔ میرے سسر جی بھلے تھے۔ ساس
سسر میری بہت خاطر کرتے تھے۔ مین پڑھی لکھی بھی تھی۔
وہ میرے غم غلط کرنے کو قصے کہانی کی کتابین ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر
لاتے اور ہر طرح میری بیکسی کا لحاظ رکھتے تھے۔ گھر بھر مین
کسی کی مجال نہ تھی جو مجھ سے سختی سے بات چیت کرتا۔ مختصر یہ
کہ میری ایک خاص طرح پر زندگی بسر ہوتی چلی جاتی تھی۔

میری سسرال قصبے کے بڑے گھروں مین شمار کیجاتی
تھی۔ اس کے ہمسائے مین بہت سے چھوٹے چھوٹے گھر تھے
بعضوں سے تو اسقدر قریب تھا کہ دیوار مین دروازہ توڑ دینے سے
ایک گھر سے دوسرے گھر جانے کی راہین ہو سکتی تھین۔
ان گھروں مین ایک شیخ قربان بخش کا گھر بھی تھا جس کو
مین بیاہ کے بعد سے برابر دیکھتی آئی تھی۔ اُسکی ایک کھڑکی
شیخ صاحب کی کھلی چھت پر کھلتی ہوئی تھی۔ مگر چھت سے
اور کھڑکی سے ذرا فاصلہ تھا جس کی وجہ سے آمد و رفت نہین
ہو سکتی تھی۔ جب تک میرا شوہر زندہ رہا۔ یہ کھڑکی برابر بند
رہی۔ مین رانڈ ہوئی تو ایک روز میری ساس نے مجھ سے
بغیر پوچھے اُسے کھلوا دیا۔

خاوند کے انتقال کے بعد مین ایک عرصے تک سخت
بیمار رہی۔ لوگوں کو دق کا اندیشہ تھا۔ کاش وہ دق ہی ہوتی جو

مین اس ذلت و رسوائی سے بچ جاتی - مگر چونکہ صرف بخار تھا۔ تین چار مہینون کے علاج مین مجھے صحت ہو گئی - میرے غسل صحت کو دو مہینے ہوے ہونگے کہ برسات آگئی - آپ کو ہماری طرف کی برسات کا تجربہ نہین ہے - جسدن پانی نہین برستا اُسدن اس بلا کی اُمس ہوتی ہے کہ انسان بولا جاتا ہے - اُس روز یہی کیفیت تھی - مین کمرے کے اندر بیٹھے بیٹھے پریشان ہو گئی تو باہر نکلی اور صحن مین ٹہلنے لگی - اتنے مین ایک بڑی سی کنکری آکر گری - مین نے یہ سمجھکر توجہ نہ کی کہ کسی کوے نے ہڈی پھینکی ہوگی - دوسری پھر آئی اب تو مین نے اوپر آنکھ اٹھائی - دیکھا کہ کوئی مردوا اشارے کر رہا ہے - مین اندر بھاگ گئی - اُس روز تو اُسی قدر ہوا لیکن اب میرا صحن مین نکلنا مشکل ہو گیا - مین باہر آئی کہ کنکریان گرنی شروع ہوئین - کبھی کبھی کاغذ کے گولے بھی گرتے تھے - اسپر بھی مین مطلق توجہ نہین کرتی تھی - بلکہ جب یہ حرکت برابر ہونے لگی مین نے صحن مین نکلنا مطلق چھوڑ دیا - مشکل یہ تھی کہ اپنی ساس سے مین کسی قسم کی شکایت نہین کر سکتی تھی - کیونکہ بہو کے منھ سے ایسی بات سُنکر سننے والے اُسی بیچاری پر شبہ کرتے ہین اور اکثر حالتون مین اُسی کو ملزم ٹھہراتے ہین -

جب مین دو تین ہفتون تک بالکل صحن مین نہ آئی تو شاید اس مردوے پر اسکا کچھ اثر ہوا - کیونکہ کنکریون کا آنا بند ہو گیا ایک دن مین نے صحن مین نکلکر اس طرف سے اطمینان کر لیا - اور پھر بے دھڑک باہر آنے لگی - بہت دنون تک تو نہ کنکری آئی نہ کاغذ کے گولے - نہ وہ مردوا دکھائی دیا - مگر قسمت کا لکھا مٹائے نہین مٹتا - میری تقدیر مین تو رنڈی ہونا بدا تھا -

ایک دن جو میری زندگی کا بیشک سب سے بڑھکر کمبخت دن تھا - مین اطمینان سے صحن مین بیٹھی ہوئی کتاب دیکھ رہی تھی -

کہ ایک بڑا سا کاغذ کا گولہ کتاب پر آگرا۔ مجھے غصہ آگیا۔ گولے کو
تو مین نے دور پھینک دیا اور کمرے مین جانے کو اُٹھی ہی تھی۔
کہ وہی مردوا مجھ کو دیوار پر کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ آج اُس کی صورت
مین نے بخوبی دیکھی جو میری آنکھون مین کھُپ گئی۔ میرے جاتے جاتے
رُک جانے سے وہ بھی کچھ سمجھ کر بولا۔ کہ جسدن سے تم کو دیکھا ہے
نہ دن کو قرار ہے نہ رات کو آرام۔ کنکریان اسی واسطے پھینکا کرتا تھا۔
کہ تم کسی دن بھول کر دیکھ لو۔ مگر قسمت کی برگشتگی نے یہ بھی ہونے نہ دیا
اور تمھین اُلٹی مجھ سے وحشت بلکہ نفرت ہوگئی۔ اب خدا کے لیے
میرے حال پر رحم کرو۔ اس نے کچھ ایسے انداز سے یہ چند فقرے
کہے کہ مین کھڑی چپکی سنتی رہی۔ اور وہ بھی دیر تک اسی قسم کی باتین
کرتا رہا۔ اب تو اُس کو جرات اور ہوئی۔ مجھے سناٹے مین پاکے
اُسوقت تو ٹل گیا۔ مگر جسوقت موقع پاتا کبھی دیوار پر کبھی اُس
کھڑکی کے قریب آکر وہ مجھ سے بات چیت کرتا۔ اور مین بھی اُسکو
منع نہین کرتی تھی۔ ابھی تک ہم دونون مین بے تکلف ملاقات
نہین ہوئی تھی۔

کبھی کبھی خالی وقت مین مجھے اپنے اس گناہ پر سخت
ندامت ہوتی۔ اور میرا دل مجھ کو یہ سمجھاتا تھا کہ او بدنصیب کیون
تو دو شریفون کی موتی سی آبرو کو خاک مین ملاتی ہے۔ مگر خدا جانے
مجھپر کون سا بھوت سوار تھا کہ جب وہ مردوا سامنے آجاتا سارے
خیالات رفع ہوجاتے۔ اُس سے جب بے تکلفی اور زیادہ بڑھی
تو دریافت کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ شیخ قربان بخش کا بڑا بیٹا ہے۔
جسے علی احمد کہتے ہین۔ غرض کہانتک اس فضیحتی کے افسانے کو
طول دون۔ مختصر یہ کہ محلے کی مہترانی کے ذریعے سے اس نے
مجھے رقعے بھیجنے شروع کیے۔ آخر ایک دن میدان خالی تھا
میری ساس اپنی بہن کے یہان مہمان گئی تھین۔ اور خسر سے

تحصیل مین لگان داخل کرنے گئے تھے مین علی احمد کے ساتھ اپنے زیور کا صندوقچہ کچھ نقد روپیہ اور کپڑے لتے لیکر بھاگ نکلی۔ علی احمد نے پہلے مراد آباد مین مجھے لیجا کر رکھا۔ مگر چونکہ یہ شہر میری سسرال سے بہت دور نہ تھا۔ مہینا بھر رہنے کے بعد وہ مجھے دہلی لے گئے۔ تین چار برس تک مین دہلی مین رہی۔ جبتک یہ حالت نئی نئی رہی مین نے کوئی شکایت نہین کی۔ روپیہ چک گیا۔ تو میرے زیور پر نوبت آئی۔ وہ بہت زیادہ نہ تھا۔ کب تک چلتا۔ آخر ایک دن وہ بھی آیا کہ نہ روپیہ رہ گیا نہ زیور۔ دو تین فاقے ہم دونون پر کڑاکے کے گذرے۔ اسپر بھی مین نے صبر کیا۔ اور کوئی گلہ نہ کیا۔ خدا اپنے بندون کو کسی نہ کسی طرح سے رزق پہونچاتا ہی ہے۔ پڑوس مین ایک سیدانی رہتی تھین اُن سے مجھ سے راہ و رسم کے پینگ بڑھ گئے تھے۔ جب مجھپر بہت تکلیف گذرنے لگی تو اُس رحمدل بی بی نے مجھکو اپنے بچون کے کپڑے اور میان کے کرتے پاجامے سینے کو دیئے تین چار آنے روز کی مزدوری کر کے بسر کرتی تھی۔ علی احمد کو بچپن سے کام کرنے کی عادت ہی نہین پڑی تھی۔ پڑھنا لکھنا بھی گت سے نہین آتا تھا۔ مگر تا کیا نہ کرتا۔ اب نوکری کی جستجو ہوئی اور وہ ادھر اُدھر جانے لگے۔ باہر کا حال مین پردے کی بیٹھنے والی کیا جانتی۔ علی احمد البتہ دلّی والون کے بُرے برتاؤ کی شکایتین آ آ کے کیا کرتے تھے۔ چار مہینے اس خراب حالت مین ہم دونون کو اور گذرے۔ ان کو نوکری نہ ملی۔

مصیبت جب آتی ہے اکٹھی آتی ہے۔ کچھ تو وجہ اس کے کہ کھانا پیٹ بھر کے نہین ملتا تھا کچھ رنج و صدمے کے باعث سے مین سخت بیمار پڑی۔ ناداری اور مفلسی پر یہ اور طرہ ہوا۔ دوا کہان سے آتی۔ اسپتال مین جانے کی میری ہمت نہ پڑی۔

پھر وہی سیدانی بی بی آڑے آئین اور ایک دن اُنھون نے اپنے میان کے ہمراہ دلی کے ایک نامی گرامی حکیم صاحب کے مطب مین بھجوایا۔ حکیم صاحب بڑے رحمدل آدمی تھے۔ اُنھون نے مفت دوا دے کے میرا علاج کرنا شروع کیا۔ مین بیمار پڑی تو کھانا کون پکاتا۔ یہ ایک اور تکلیف تھی۔ ان سب حالتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک روز علی احمد حسب معمول گھر سے کام کے لیے باہر گئے اور اُسدن کے گئے ہوے اب تک نظر نہین آئے ہین بیماری پر یہ صدمہ قیامت تھا۔ اچھا ہوتا کہ مین جانبر نہ ہوتی لیکن ایسی بچیا تھی ہون کہ بچ گئی۔ جب مجھے صحت ہوئی تو مین نے وہ گھر چھوڑ دیا۔ اور دوسرے محلے مین جس کی بابت ایک بڑھیا عورت نے (جو اکثر میرے پاس آیا کرتی تھی) ذکر کیا تھا جا بسی۔ مین اپنی اس زندگی کے چہرے پر گھونگھٹ ڈالنا چاہتی ہون۔ مگر آپکی ضد مجھ سے کہلا رہی ہے۔ خیر وہ بڑھیا دلی کی ایک مشہور کٹنی تھی اس کے گھر مین مجھ جیسی اور کئی جوان عورتین بنتی تھین۔ دو تین مہینے مین وہان رہی۔ اس عرصے مین میرے پاس دو سو روپیہ جمع ہو گئے۔ جو وقتاً فوقتاً مجھ کو پانی پت کے ایک نوجوان اور نہایت خوشمزاج رئیس زادے نے دیے تھے۔ اور اسی زمانے مین مجھ سے اور مرزا سہیل صاحب سے پھول والون کی سیر مین ملاقات ہو گئی تھی۔

یہ روپیہ لیکر مین دلی سے بھاگی اور سیدھی لکھنؤ آئی۔ ریل پر میرا اور لکھنؤ کی ایک طوائف نوروزی جان کا غازی آباد سے ساتھ ہوا۔ وہ میری صورت پر لٹو ہوگئی تھین اور اب لکھنؤ واپس جا رہی تھی۔ نوروزی جان بہت ہنس مکھ تھین۔ تھوڑی ہی دیر مین تکلف کا پردہ بیچ سے اُٹھ گیا۔ اور پینگ بڑھ گئے۔ مین لکھنؤ پہنچکر اُنھین کے یہان ٹھہری اور انجام کار یہ ہوا کہ بیشے والیون مین مل بیٹھی

گانا مین کچھ کچھ پہلے سے جانتی تھی - میری سسرال مین عید بقرعید کو ڈومنیان آیا کرتی تھین - انھین سے ایک نے مجھے سکھا دیا تھا - اب مین نے باقاعدہ گانے کی تعلیم استاد منے خانصاحب سے اور ناچ کی بندادین مہراج سے لینی شروع کی - میری طبیعت اس فن کے لیے شاید بہت مناسب تھی - کیونکہ برس روز کے عرصے مین مجھے ایسی مہارت ہوگئی کہ دوسرے درجے کے ارباب نشاط مین میرا شمار ہونے لگا - اور ایک دن وہ بھی آیا کہ جب لکھنؤ کے رئیسون مین میرے گانے کا شوق پیدا ہوگیا - استاد بندادین کی جوتیون کا تصدق ہو کہ مجھے ایسا ناچ آگیا - یہ ٹھاٹ اور کسی کو کہان نصیب ہوتے ہین - مین جابجا کی ہوا کھائے ہوے ہون اس سبب سے ایک دن بیٹھے بیٹھے جی گھبرایا - سیر کے لیے کلکتہ چلی آئی - یہان خدا جانے کتنے دنون کا دانہ پانی ہو - یہ میرا قصہ ہو جسکے سننے کے لیے آپ ایسے مصر تھے -

مین - آپ کا قصہ حقیقت مین نہایت دردناک اور عبرت خیز ہے - اور ہان کبھی اُن حضرت کا کچھ حال بھی معلوم ہوا -

منی - کچھ بھی نہین - البتہ ایک دن لکھنؤ مین چوک سے مین نے اُن کی صورت کے ایک آدمی کو جاتے دیکھ کر اپنے نوکر کو دوڑایا تھا - مگر وہ غائب ہوگئے -

مین - اگر وہ ملجائین تو آپ اُن سے کیا مدارات کرین -

منی - ملاقات کیونکر ہوگی اور مدارات کو جو آپ پوچھتے مین تو عورت کی محبت عداوت سے بدل بھی جائے تب بھی محبت ہی رہتی ہے - آپ نے یہ ذکر چھیڑ دیا تو آج وہ زخم جو بھر گیا تھا - پھر تازہ ہوگیا -

مین - اس کی معافی مجھے مانگنی چاہیے - میرے لائق جو خدمت ہو مین اُس سے باہر نہین ہون - مین خیال کرتا ہون کہ کلکتہ

دارالسلطنت سہی۔ لیکن جن دماغون مین لکھنؤ کی ہوا بھری ہو انھین یہان کے چینگر سی ہیٹے (مچھلی بازار) کی ہوا کبھی پسند نہین آسکتی۔ تھیٹر پر جان دینے والے لکھنؤ کے ناچ گانے کی قدر کیا کر سکتے ہین۔ نہ وہ آستائی کو سمجھ سکتے ہین۔ نہ پرن کو۔

نتھی۔ آپ سچ فرماتے ہین۔ میرا مجرا نہ یہان کے لوگون کو پسند آیا ہو نہ پسند آئیگا۔ مین بھی اکتا رہی ہون۔ ہوشو بوشو کی بولی میری سمجھ مین نہین آتی۔ سنتی ہون زہرہ بائی کی بھی کچھ قدر نہین ہوئی۔

مین۔ اسکا حال تو مجھے معلوم نہین۔ سنا ہے اس طرف ملاقات ہوئی تھی۔

نتھی۔ کل گئی تھی۔ ہان خوب یاد آیا۔ نواب قیصر مرزا صاحب آپ کے دوست وہان موجود تھے۔

مین۔ مجھ کو معلوم ہو۔ اب مین رخصت ہون۔ رات بہت آگئی ہو۔

نتھی۔ بسم اللہ تشریف لیجائیے۔ مرزا صاحب سے ملاقات ہو تو میرا بہت بہت سلام کہہ بھیجیے گا۔

مین۔ بہت خوب۔ خدا حافظ۔

نتھی۔ فی امان اللہ۔

باب پانزدہم

نتھی کا درد انگیز قصہ سُنکر میرے دل پر سخت اثر ہوا۔ اور ہندوستان کی انوکھی رسم (یعنی بیوائون کو عقد ثانی سے باز رکھنا) کی خرابیون کی ایک اور مثال سامنے آگئی۔ اور مجھ کو قبول کرنا پڑا کہ مسلمانون نے ہندوٗن کی تقلید کرکے نہ صرف اپنے مسلمہ اصول معاشرت سے کنارہ کشی کی ہو۔ بلکہ ایک طور پر

اس معاشرت کو طرح طرح کے خطرات کا کشتہ بنا رکھا ہی اور اسکے لیے سواے اس کے کہ وہ اس قبیح بدعت کو چھوڑ کر کم سے کم نوجوان اور کمسن عورتون کو عقد ثانی کرنے کی آسانیان دین اور کوئی چارہ نہین ہی - ورنہ آیندہ چلکر ان کی اخلاقی پستی بھی ویسی ہی نمایان ہوجاویگی جیسی کہ اکثر اور اقوام کی ہی -

قیصر مرزا سے دو تین دن تک ملاقات نہ ہوئی - تو ایک روز مین اُن کے ہان گیا - اُنھون نے مختصرًا اپنی کارروائیان جو اس مدت مین ہوئی تھین بیان کین - معلوم ہوا کہ حسنا کی مدارات ان کے ساتھ نہایت بے تکلفانہ ہوگئی ہی - مگر انھون اب تک اپنے کو نہایت لیے دیپے رکھا ہی - اور بجز اس کے کہ وہ منھ سے حسنا کی محبت آمیز کلمات کا جواب اُسی کے مناسب فقرات مین دین - اپنے مقررہ اصول کے باہر قدم نہین رکھا ہی -

قیصر کے ہان جانے سے مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب ماموں صاحب قبلہ نواب غضنفر علی خان صاحب شاید تنہا چند روز کے واسطے کلکتے تشریف لانے والے ہین - اسپر مجھے کسی قدر حیرت ہوئی کیونکہ ایسے ارادے کی اطلاع سب سے پہلے ہم لوگون کو ہونی چاہیے تھی - اور جہان تک مجھے اطلاع ہی - اب تک ہم لوگ اس سے لاعلم محض تھے -

مین دو تین گھنٹے قیصر سے بات چیت کرکے گھر واپس آیا - اور فورًا والدہ کے پاس گیا - تاکہ اُن سے ماموں صاحب کے ارادے کا حال بیان کرون - مگر مجھے اسکی نوبت نہ آئی - کیونکہ وہ فرمانے لگین -

"تم کہان گئے تھے - مین نے تمھین ڈھونڈھوایا - مگر تم نہ ملے - بھائی جان کا خط اسوقت ڈاک مین آیا ہی - اسے لو یہ موجود ہی - پڑھو -"

مین نے خط کھولا - اُسکا مضمون درج ذیل ہو -

خواہر عزیزہ سلمہا - دعائین - تمھارا مسرت نامہ مجھے کئی روز ہوے ملا تھا - مگر مین اِس عرصے مین کسی قدر علیل ہو گیا تھا - اِس وجہ سے فوراً جواب نہ لکھ سکا - لخت جگر منے صاحب کی سعادتمندی اور اطاعت کا مجھکو پہلے ہی سے یقین تھا - تمھاری تحریر سے وہ عین الیقین ہو گیا - میرا مزاج اسطرف بہت نادرست رہنے لگا ہی حکیم صاحب کی راے ہو کہ چند روز کے لیے لکھنؤ سے ٹل جانا مجھکو مفید ہو گا - رقیہ کو بھی آئے دن ہرج مرج لگا رہتا ہی - اچھی نہین رہتی - لہذا میرا ارادہ ہو کہ چند روزون کے واسطے کلکتے چلا آؤن اور اُسکو بھی ساتھ لاؤن - تین چار برس سے تمکو اور چھوٹی بیگم کو نہین دیکھا ہو آنکھین ڈھونڈھ رہی ہین - اسکا جواب بذریعۂ تار کے دو - اور چھوٹی بیگم کو بھی دکھا دو -

دلدار مرزا کا حال کیا ہو - اُن کی بیگم اب کیسی ہین جعفر حسن خان کو سلام شوق - یہ وحدت مضمون - اور نور چشم منے صاحب اور بلقیس کو پیار -

سید غضنفر علی خان - از لکھنؤ -

(خط دیکھکر) مین ابھی قیصر مرزا سے ملکر آ رہا ہون - ان سے ملکر معلوم ہوا کہ شاید ماموں دلدار مرزا کے نام بھی کوئی خط آیا ہی - کیونکہ انھون نے ماموں صاحب کے اِس ارادے کا حال مجھ سے بیان کیا -

اسی ڈاک مین وہان بھی آیا ہو گا - اچھا ہوا بھائی جان نے اپنی طرف سے ایسی تجویز کی - ورنہ مین تو خود انھین یہی لکھنے والی تھی - یہ خط دیکھکر مجھے ایک قسم کی تشویش ہوئی - مگر اس بات کی امید بھی پیدا ہو گئی کہ شاید رقیہ بیگم کے آنیسے میری اور قیصر مرزا کی نجات کی کوئی شکل نکل آئے -

مین - ماموں جان علیحدہ مکان مین رہینگے یا یہین -

والدہ - تم نے بھی غضب کیا - اُن کے ساتھ کون ایسی برات ہی ایک آپ ہین - دوسری رقیہ - دو ایک مغلانیان - اور رقیہ کی انا یہ عورتین ہون گی - مردون کا حال مین کہہ نہین سکتی لیکن قرینہ یہ ہی کہ دو تین نوکرون سے زیادہ نہون گے - رقیہ بیگم تمھاری خالہ کے گھر مین رہین گی - بھائی جان تمھاری کوٹھی مین - وہ تنہائی پسند اور سیدھے آدمی ہین - تمھارے حارج نہونگے -

مین - آپ یہ کیا فرماتی ہین - خالو ابا میرا کیا حرج کرتے ہین - جو ماموں جان کا تشریف رکھنا مجھ کو گران گذرے گا - پھر تار کب دیا جائیگا -

والدہ - چلو چھوٹی بیگم سے کہلون - تو اُسی وقت تار دیدینا -

والدہ یہ کہکر اُٹھین اور مین بھی ساتھ ہولیا - اور اُس گھر مین پہونچکر کہنے لگین -

چھوٹی بیگم بھائی جان کا خط ابھی ابھی آیا ہی - تو دیکھو - وہ کلکتے آنا چاہتے ہین -

خالہ - (خوش خوش خط لیکر) شکر خدا کا کہ اُن کو ہم لوگون کی یاد تو آئی - انھین دیکھنے کے لیے آنکھین ترس گئین - مجھے تو تین برس سے نہین دیکھا ہی -

والدہ - بس اتنا ہی زمانہ ہوا ہوگا - تو تار دیدون نا -

(مجھ سے) بیٹا - جاؤ جلدی تار روانہ کرادو - لکھدو - کہ آپ فوراً تشریف لائیے - سب انتظام درست ہی - (گمانی خانم سے) تمھاری بیگم کہان ہین -

گمانی خانم - کمرے مین انگریزی کتاب کا سبق یاد کر رہی ہین - ماشاء اللہ آج کل کتاب کسی وقت ہاتھ سے نہین چھوٹتی -

مین - جاتا ہون - بلقیس سے دوات قلم لیکر تار بھی لکھدونگا -

اور ماموں جان کے آنے کی خبر بھی کردوں گا۔

خالہ - جاؤ۔

میں - (بلقیس کے کمرے کے دروازے پر سے) کیوں بیگم صاحب میں حاضر ہوں۔

بلقیس - اوئی چلے کیوں نہیں آتے - یہی باتیں مجھے اچھی نہیں معلوم ہوتیں - صبح سے کہاں تھے -

میں - (اندر جاکر) قیصر مرزا کے ہاں گیا تھا - وہ دو تین دن سے نہیں آئے - تو میں نے کہا میں خود ہو آؤں -

بلقیس - (مسکرا کر) اب شام کا جانا چھوڑا - (چھوٹا کہاں اسرارت کو بھی تو غائب ہو گئے تھے) تو تم نے دن کو بالا بتانا شروع کیا - قیصر بھائی سے ملنے گئے تھے - یا کسی اور سے -

میں - یہ لاجواب بات ہے - میں جواب نہیں دے سکتا - مٹھائی کھلاؤ تو وہ خبر سناؤں کہ بایدوشاید - سنکر اچھل نہ پڑو - تو سند نہیں -

بلقیس - اچھا - کھلاؤں گی - کہو -

میں - ماموں جان کا ابھی خط آیا ہے - وہ رقیہ کو لیکر کلکتے آتے ہیں -

بلقیس - تمہیں میری جان کی قسم - جاتی ہوں - امی سے پوچھیے -

میں - ٹھہرو تو میں بھی آتا ہوں -

بلقیس - تم پیچھے پیچھے آؤ - (یہ کہکر دوڑتی ہوئی خالہ کے پاس پہونچی - میں بھی پیچھے تھا) -

خالہ (لپکار کر) یا اللہ اتنا دوڑتی کیوں ہو - خیر تو ہے -

بلقیس - بھائی کہتے ہیں کہ ماموں ابا اور باجی کلکتے آرہے ہیں -

میں - ہاں آتے تو ہیں - تم تو خوشی سے پھولے نہیں سماتیں -

بلقیس - خوشی کی نہ پوچھیے - باجی آئیں اور میں خوش نہ ہوں - اب میری انگریزی اچھی ہو جاویگی -

میں - (رشک سے ہنسکر) تو بس اب میری ضرورت تم کو نہ رہیگی

خالہ اماں تنخواہ دلوائیے مجھے جواب ہوتا ہی۔
بلقیس۔ دیکھیے خالہ اماں بھائی نہیں مانتے۔ واہ میں نے یہ کب کہا کہ آپ کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ میں باجی سے پڑھونگی تھوڑا ہی جب بھولوں گی پوچھ لیا کروں گی۔ آپ کے پڑھانے اور باجی سے پوچھ پاچھ لینے میں بڑا فرق ہی۔ کیوں امی ماموں ابا کب آئیں گے۔
خالہ۔ (مجھ سے) کیوں میں نے تار بھی لکھا تم تو بلقیس کے کمرے سے ہاتھ جھلاتے چلے آئے۔
میں۔ اُنھوں نے بیٹھنے کہاں دیا۔ جیسے ہی میں نے خبر بیان کی۔ یہ یہاں چلی آئیں۔ میں بھی چلا آیا۔ (بلقیس سے) جاؤ۔ دوات قلم اور کاغذ لیتی آؤ۔ تو تار بھیجدوں۔
بلقیس دوات قلم اور کاغذ لائی اور میں نے اِس مضمون کا تار بھیجدیا۔
"سب انتظام درست ہی۔ فوراً تشریف لائیے"
والدہ۔ (خالہ سے) بھائی جان کے رہنے کے لیے میں نے منے صاحب کی کوٹھی تجویز کی ہی۔ ہاں ذرا چھوٹے دولھا کو تو لا بھیجو اُن سے کہدوں۔ گیا نی خانم بلقیس کے ابا جانی کو تو بلوالو۔ اور رقیہ کا تمھارے ہاں رہنا میرے نزدیک مناسب ہے بلقیس کا جی بہلیگا۔ (بلقیس) کیوں بی اپنی باجی کو کہاں ٹھہراؤ گی۔
بلقیس۔ اپنے کمرے میں اور کہاں۔
والدہ چلو۔ میں بھی تو تمھارا کمرہ دیکھوں۔
بلقیس۔ اے ہی۔ خالہ اماں ابھی نہ چلیے۔ میلا کچیلا پڑا ہی۔ میں وہاں بیٹھتی کب ہوں۔ آتو جی کے پاس یا امی کے پاس اور زیادہ آپ کے پاس۔
والدہ۔ میلا کچیلا ہی تو میرے دیکھنے میں کیا نقصان ہی۔ میں

دیکھکر سب سامان قرینے سے رکھا دون گی۔

والدہ اور خالہ بلقیس کے کمرے کی طرف چلین تو مین بھی ساتھ ہوا۔ کمرے والی مسکراتی ہوئی پیچھے پیچھے آرہی تھین۔

والدہ۔ (اندر جاکر) کمرہ ایسا تو میلا نہین ہے۔ ہان سامان قرینے سے نہین رکھا ہے۔ بہن ماماؤن کو بلا کر ابھی صاف کراؤ۔ بلقیس ادھر تو آؤ۔ یا اللہ تم ایسی لپشیان کیون ہوتی ہو۔ دیکھو پلنگڑی ادھر داہنی طرف بچھانا۔ بیچ مین جگہ خالی ہے اس پر ایک قالین بچھادو۔ گاؤ تکیہ رکھ دیا جاوے تو اور اچھا۔ کتابون کی میز بیچون بیچ مین کیون رکھو۔ اپنے پلنگ کے سرھانے رکھوا دو۔ بہت جگہ نکل آئے گی۔ ان دونون الماریون مین کیا کیا رکھا ہے۔

بلقیس (ایک الماری کو ہاتھ سے بتا کر) اس مین کتابین ہین گڑیون کا سامان ہے۔ کبھی کھیلا کرتی تھی۔ اب تو مین کھیلتی نہین۔ وہ الماری جو ادھر رکھی ہے اسمین میرے پہننے کے کپڑے ہین۔ بکس ہے۔ اور بھی خاک بلا ہے۔

والدہ۔ (ہنسی سے) اب آپ بوڑھی ہوگئی ہین۔ جو گڑیان کھیلتے شرم آتی ہے۔

بلقیس۔ مین گڑیان کھیلنے مین وقت کاٹون تو لکھنے پڑھنے کون دھیان گڑیون مین لگا رہے تو سبق کیسے یاد ہو۔ دوسرے مین نے باجی سے پڑھنے کو کہا تو یہ بھائی چڑھ گئے۔ گڑیون کا کھیل نکالون۔ تو یہ خدا جانے کتنے طعنے دین۔ بگڑے کے پڑھانا چھوڑ دین تو پھر۔

والدہ (بلقیس کو پیار کرکے) گڑیون کا کھیل ایک طرح پر مفید بھی ہے۔ بنات النعش مین تمنے پڑھا ہوگا۔ کہ استانی اصغری خانم نے گڑیون کے ذریعے سے اپنی شاگرد لڑکیون کو کھانا پکانا

اور خانہ داری کے بہت طریقے سکھا دیے تھے۔
بلقیس - میرا دل ہی کچھ گڑیون سے پھیکا پڑ گیا ہی - جتنا کوئی گڑیون مین وقت کاٹے اُتنا کسی اچھے کام مین جی لگا کے تو کیا بُرا ہی - ہان یہ لمپ کی میز کہان رکھون -
والدہ - لمپ کے واسطے علٰحدہ میز کی کیا حاجت ہی - کتابون کی میز پر رکھدیا کرو -
یہ ہدایتین کرکے والدہ اور خالہ اپنی جگہہ واپس گئین - وہان خالو ابا آئے بیٹھے تھے -
خالو ابا - (والدہ کو سلام کرکے) آپ نے طلب فرمایا تھا - یا بیگم نے - خیریت ہی -
والدہ - مین ہی نے بلایا تھا - بھائی جان لکھنؤ سے آتے ہین - اپنے قریب کوٹھی کے دو کمرے صاف کرا دو -
خالو ابا - الحمد للہ - ان کے تشریف لانے سے میری دلبستگی ہوگی اس وقت دلدار مرزا کے ہان جاتا ہون ان کو خبر کردونگا -
خالہ - کھانا نہ کھاؤ گے - تیار ہی - کھا کر جاؤ - (مجھ سے) کل تمنے رات کو سویرے کھا لیا تھا - بلقیس بھی بھوکی ہوگی - اُس سے بھی ساتھ کھا لو -
خالو ابا - پھر جلدی منگاؤ -
ہم سبھون نے ملکر کھانا کھایا - خالو ابا گلوری کھا کر باہر جانے لگے تو خالہ نے کہا -
خالہ - دولھن کو میری اور باجی کی طرف سے بہت بہت پوچھ دینا - اور کہدینا کہ اب چلی آؤ - تمھاری رقیہ بھی آرہی ہین -
والدہ - اور میری جانب سے اتنا اور کہدینا - کہ کتنے دنون سے یہ خبر سُن رہی ہون - کہ آج آتی ہین - کل آتی ہین - مگر تم کسی طرح آہی نہین چکتین - کیا کہون چھوٹی بھاوج ٹھہرین - ورنہ اور کچھ کہتی -

خالہ - آتو جائین - تم دیکھنا - مین اُن کو کیسا آڑے ہاتھون لیتی ہون -

باب شانزدہم

"رقیہ بیگم"

میرے ماموں نواب سید غضنفر علی خان جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے - والدہ سے عمر مین بڑے اور تعلقات زمینداری کی وجہ سے لکھنؤ مین رہتے ہین - دس بارہ برس گذرے ان کی بیگم صاحبہ کا انتقال ہو گیا - تو انھون نے پھر عقد نہ کیا اور اپنی اکلوتی بیٹی رقیہ بیگم کی پرورش اور پرداخت خود کی - اونکو اکثر اعزا نے ان کو مجبور کرنا چاہا مگر انھون نے ہر موقعہ پر یہ کہدیا کہ سوتیلی ماؤن کے بُرے برتاؤ اور بدسلوکیون کی داستانین دنیا مین اس کثرت سے موجود ہین کہ ہر صاحب اولاد آدمی کو بشرطیکہ اسے کچھ بھی سمجھ ہو نکاح ثانی سے محترز رہنا مناسب تر ہے مین بھی اسی وجہ سے عقد نہین چاہتا کہ خدا جانے دوسری بیگم آکر میری رقیہ سے کیسا برتاؤ کرین - اور مفت مین میری زندگی تلخ ہو -

جو واقعات اوپر کے باب مین بیان ہوے ہین - انکو ایک ہفتہ گذر گیا - قیصر کی والدہ خالہ اور والدہ صاحبہ کا پیام پاکر دوسرے ہی دن چلی آئین - اور خالہ صاحبہ کے مکان مین آکر مقیم ہوئین قیصر بھی اب قریب تمام دن اور نو دس بجے رات تک یہین رہنے لگے - ماموں دلدار مرزا بھی روز ایک وقت آجاتے ہین - جسدن وہ پہلی مرتبہ آئے ہین - والدہ اور خالہ نے ان سے آمد و رفت ترک کرنے کی شکایت خوب جی بھر کے کی - مگر اُنکے پاس چونکہ کوئی جواب شافی اور عذر معقول نہ تھا بیچارے چپ چپ سُنا کیے -

خدا خدا کرکے ماموں صاحب کا تار آگیا۔ وہ میل ٹرین پر لکھنؤ سے روانہ ہو گئے۔

قیصر نے جس وقت سے تار دیکھا۔ بجائے اس کے کہ خوش ہوتے۔ زرد پڑ گئے۔ مجھ کو اُن کی اس کیفیت پر سخت تعجب ہوا تو مین نے کہا۔ کہ "مین سُنا کرتا تھا کہ جس شخص کو آدمی دل سے چاہتا ہو جب کئی سال کی جدائی کے بعد اُس سے ملنے کی گھڑی نزدیک آتی ہو۔ تو انسان خوش ہو جاتا ہو۔ مگر تم تو جیسے سُن ہو گئے یہ میری سمجھ مین نہ آیا"۔

قیصر۔ تمنے تار دکھایا۔ اور دیکھتے ہی میری آنکھون مین اندھیرا آگیا شاید میرا قلب بہت ضعیف ہو گیا ہو۔ کہ ایسی مسرت خیز خبر سننے کی بھی اسے تاب نہین ہو۔ خدا کرے چچا باوا کا آنا ہماری اور تمھاری دونون کی مصیبتون کا خاتمہ ہو۔ ہان۔ تو مین یہ کہنے کو تو بھولا جاتا تھا۔ تمھاری پی جسنا نے اب میرا ناک مین دم کر رکھا ہو۔ مرزا صاحب کے ارشاد کے مطابق مین اس ہفتے مین دو تین مرتبہ وہان گیا۔ خواجہ صاحب بھی اکثر موجود ملے۔ مین اُن بے تکلفی کے حرکات کو بیان کرکے تمھین شرمندہ نہین کرنا چاہتا جو جسنا میرے ساتھ برتنے لگی ہو۔ مختصر یہ ہو کہ اب اس قصے کو کسی طرح طے بھی کرو۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا ہو۔ خواجہ صاحب نے مجھ سے حساب کتاب کا بھی تذکرہ نکالا تھا۔

مین۔ وہ میرے پاس کئی دن سے آئے کیون نہین۔

قیصر۔ مجھے معلوم نہین ہو۔ اتنا ضرور جانتا ہون کہ آج کل انھون نے ایک سیٹھ کے نوجوان آنکھون کے اندھے نام مین سکھ کو پھانسا ہو۔ ایک دن جسنا کے ہان بھی لائے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ خورشید کو اُس کے سر منڈھا چاہتے ہین۔

مین۔ خورشید تو ابھی بالکل بچہ ہو۔ شاید خورشیدی کا نام لیا جاتا ہو

اور مرا دھنسا ہون ۔

قیصر ۔ ممکن ہے ۔ ان لوگون کا باوا آدم ہی نرالا ہے ۔

مین ۔ خواجہ صاحب آتے تو مین روپیہ دیدیتا ۔ مرزا صاحب بھی تشریف نہین لائے ۔ اچھا ماموں صاحب آلین ۔ تو پھر یہ جھگڑا رفع ہی کردیا جاوے ۔

یہ باتین کرکے ہم دونون محل مین گئے ۔ والدہ خالہ صاحبہ کے گھر مین ممانی کے پاس تھین مجھے اور قیصر کو آتے دیکھکر ممانی نے پکارا ۔

ممانی ۔ سنئے صاحب ۔ تم میرے پاس کل سے نہین آئے ۔ یا تو میرے یہان آنے پر تم کو اتنا اصرار تھا ۔ یا اب آگئی ہون ۔ تو تم صورت بھی نہین دکھاتے ۔

مین ۔ کل تو حاضر ہوا تھا ۔ صبح سے کچھ کام کرتا رہا ۔ کھانا بھی مین نے اور قیصر نے باہر ہی کھایا ۔ پوچھ لیجیے امی جان کے پاس بھی صبح کا گیا گیا اب آیا ہون ۔

والدہ ۔ کمرے درست ہو گئے ۔ بھائی جان کے نوکرون کی آرام کا بہت خیال رکھنا ۔ میر تراب علی کو تاکید کردو ۔ کہ اُن لوگونکی تاک لیتے رہے ۔

مین ۔ مین نے سب کچھ میر صاحب کو سمجھا دیا ہے ۔ آپ اطمینان رکھین بلقیس کہان ہین ۔ (کمرے کے دروازے سے) بلقیس یہان تو آؤ ۔

بلقیس ۔ (پکارکر) مین پڑھ رہی ہون ۔ جی چاہے تو آپ ہی چلے آئیے ۔

والدہ ۔ (ہنسکے) تم جو چاہو کہ بلقیس پر حکومت چلاؤ ۔ تو یہ دل سے دور رکھو ۔ وہ کسی کا دباؤ ماننے والی نہین ہے ۔

خالہ ۔ بس باجی ۔ اتنا بھی لاڈ اچھا نہین ہے ۔

یہ باتین ہو رہی تھین کہ خالو ابا آ گئے۔ ماموں دلدار مرزا بھی ساتھ تھے۔

خالو ابا۔ (والدہ سے) باجی۔ امام بخش نے ابھی بیان کیا کہ بھائی صاحب کا تار آیا ہو۔

والدہ۔ ہان۔ تم اسٹیشن پر جاؤ گے۔

خالو۔ ای ضرور۔ دلدار مرزا تم اپنی کہو۔

ماموں۔ مین بھی بیشک جاؤنگا۔ اور انشاء اللہ تم مجھے اسٹیشن ہی پر پاؤ گے۔

خالو۔ منے صاحب۔ جسوقت تم صبح کو اٹھو۔ مجھے یہان خبر کرا دینا مین نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر تیار رہونگا۔

مین۔ بہت بہتر۔ قیصر تم تو ماموں کے ساتھ آؤ گے نا؟

قیصر۔ ہان۔ مین اُسیطرف سے آجاؤنگا۔

مین۔ ارمان۔ یہین نہ سو رہو۔ ہم تم ساتھ جاینگے۔

دلدار مرزا صاحب۔ نہین۔ آج انھین جانے دو۔ ہم دونون تم کو اسٹیشن پر ملینگے۔

یہ مسئلہ طے ہوا تو مین بلقیس کے پاس آیا۔ قیصر بھی میرے ساتھ تھے۔

بلقیس۔ (قیصر کو سلام کر کے) وہان امی کے پاس تو بڑے جماؤ تھے۔

مین۔ اسی لیے تو تمھین بلایا تھا۔ ماموں جان آتے ہین۔ لو یہ کیا تار موجود ہو۔

بلقیس۔ (تار لیکر) شکر خدا کا۔ یہ اسمین حرف کیسے لکھے ہین۔ ایسے تو میری کتاب مین نہین ہین۔ ہان یہ جو سبق سیکھنے مین نے یاد کر لیا۔

مین۔ اب یہ کتاب ختم ہو گئی۔ دوسری نکالو۔ تو تمھین شروع

کرا دون - تمھارا سبق سننا ضرور نہیں ہی - تمکو روز یاد ہو جاتا ہی -
قیصر - تمھاری باجی آتی ہین مٹھائی نہ کھلاؤ گی -
بلقیس - ضرور جان و دل سے - کب کھائیے گا -
قیصر - جب کھلاؤ -
بلقیس - باجی بھی ایسے کھانے مین شریک ہون تو اچھی بات ہی -
مین - ہان یہ رائے اچھی ہی - اچھا قیصر آپ باہر چلتے ہو - کہ یہین بیٹھوگے - چلو ذرا ہواخوری کر آئین -
قیصر - باہر چلنے کا مضایقہ نہین لیکن مین ہواخوری کو نہ جاؤنگا ابا تھوڑی دیر مین گھر جانے والے ہین -

---

صبح کے ساڑھے پانچ بجے مین خالو ابا کو لیکر ہوڑے روانہ ہوا - اسٹیشن پر ہم لوگ اسوقت پہونچے - جب ڈاک گاڑی بیلوا پہونچ چکی تھی اور کوئی دم مین ہوڑے پہونچنے والی تھی - ذرا سا انتظار کیا تھا کہ آگئی - ماموں صاحب اول درجے کی گاڑی مین تھے - جو انجن سے بہت قریب تھی - وہ کھڑکیان کھولے ہوے جھانک رہے تھے - خالو ابا کو اور مجھ کو دیکھکر درجہ کھولنے لگے تو گارڈ نے منع کیا - بارے گاڑی ٹھہری مین دوڑتا ہوا گیا - اُنھون نے گلے سے لگا لیا - اور سبکی خیر و عافیت پوچھی - رقیہ بیگم اور مغلانیان بھی اسی درجے مین تھین - خالو ابا بھی آگئے - ماموں صاحب بغلگیر ہوے - اتنے مین پیچھے کی گاڑیون سے ماموں صاحب کے ملازمین اُترے - امام بخش - اور میر تراب علی داروغہ ساتھ تھے - مین نے میر صاحب سے پالکیان منگانے کو کہا - پالکیان آئین تو ماموں صاحب نے اور مین نے پردہ کراکے رقیہ بیگم

اور مغلانیون کو (جو برقع اوڑھے ہوے تھین) اُتار کر پالکیون مین سوار کرا دیا -

جب سے رقیہ بیگم کے ساتھ میری نسبت کا مسئلہ درپیش ہوا تھا - مجھ کو اُس کے پھر دیکھنے کا اشتیاق ہو گیا تھا - گو اِس اشتیاق کی نوعیت بالکل جدا تھی - لہذا پالکی مین بٹھاتے وقت مین نے رقیہ کو دیکھنے کی کوشش کی جو بوجہ برقع کے ناکام رہی - رقیہ بیگم اپنی پالکی مین سوار تھین - باقی دو پالکیون مین مغلانیان سوار ہوئین - انکی بوڑھی انّا گاڑی مین ماماؤن کے ساتھ بٹھا دی گئی - امام بخش سواریون کے ساتھ روانہ ہوا - میر صاحب نے بلٹیان لیکر اسباب بریک سے لیا - اور کرایہ کی گاڑیون پر ماموں صاحب کے چار خدمتگارون کے ساتھ روانہ کیا اور خود ماموں صاحب کے داروغہ اور باقی ماندہ آدمیون کو ساتھ لیکر دوسری گاڑی لے لی - جب اسباب وغیرہ روانہ ہو چکا ماموں صاحب میرے ساتھ گھر کی گاڑی پر بیٹھے -

ماموں صاحب کئی برس اُدھر والد مرحوم کے انتقال مین کلکتے تشریف لائے تھے - اُس وقت بھی وہ سیر و تفریح کے لیے باہر نہین جاتے تھے - اس لیے کلکتہ ان کو نیا نیا معلوم ہوا - ابھی ہماری گاڑی اسٹیشن سے نکلی ہی تھی کہ قیصر کی گاڑی جسپر ماموں دلدار مرزا اور قیصر بیٹھے تھے نمودار ہوئی - مین نے اپنی گاڑی رکوائی - ماموں صاحب - دلدار مرزا صاحب اور قیصر کو دیکھکر گاڑی سے اُتر کے دونون سے بغلگیر ہوے - ماموں دلدار مرزا نے دیر مین پہونچنے سے معافی مانگی - وہ ماموں صاحب کے ساتھ بیٹھے تو مین قیصر کے ساتھ اور چند منٹ مین گھر پہونچ گئے -

گاڑی مین قیصر مرزا نے خاموشی اختیار کی - مین نے انھین ایک آدھ دفعہ چھیڑا بھی مگر جب جواب نہ پایا تو چپ ہو رہا -

گھر پہونچے تو گاڑی سے اُتر کر ہم سب لوگ سیدھے محل
مین گئے - والدہ اور خالہ اپنے بھائی کو آتے دیکھا دوڑتی ہوئی
صحن تک چلی آئین - اور اُن کے گلے سے لپٹ کر رونے لگین -
ماموں صاحب نے بلقیس کو پیار کیا - ممانی چونکہ کمزور تھین -
دالان ہی مین بیٹھی رہین - اب سب لوگ دالان مین آکے بیٹھ گئے
اور والدہ نے ماموں صاحب کے اتنے دنون کے بعد آنے کی
شکایت کے بعد صاف کہدیا کہ اب وہ لکھنؤ نہ جانے پائین گے -
ہم لوگون کو بیٹھے ہوئے قریب آدھے گھنٹے کے ہوا تھا کہ پالکیان آگئین -
والدہ۔ رقیہ کے ساتھ کون کون آیا ہی -
ماموں صاحب - دو مغلانیان جو نئی ملازم ہوئی ہین (بادی خانم اور محلدار ان کو مین گھر کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑ آیا ہون) رقیہ کی انا اور دو مین مامائین ہین -

پالکیون کا آنا سنکر مین پیش بندی سے باہر جانے لگا تو
ماموں جان نے روک کر کہا کہ کہان جاتے ہو ٹھہرو - مین
سخت متحیر ہو کر ٹھہر گیا - کیونکہ پیش پا افتادہ تجویز کی بنا پر مجھ کو خیال
تھا کہ رقیہ میرے سامنے نہ ہون گی - خیر پہلی دو پالکیون سے
مغلانیان اُتر کے ایک طرف پردے مین ہو گئین - بلقیس
ڈیوڑھی پر رقیہ کے لینے کو کھڑی تھی - والدہ - خالہ اور ممانی
بھی دروازے کے قریب گئین - صدر دالان مین صرف مرد مرد
رہگئے - مین انکھیون سے تیمر کی صورت دیکھ رہا تھا - وہ
سر جھکائے ایک عجیب و غریب حالت مین بیٹھے تھے - بدن
مین خفیف سی تھرتھری تھی - منھ پر (مجھے تو ایسا معلوم ہوا) ہوائیان
چھوٹ رہی تھین - خدا خدا کرکے رقیہ بیگم آتی نظر پڑین - اتنا
سمجھئے - والدہ اُنکو گلے سے لگاتے ہوئے روتی آرہی
تھین - (ہماری مستورات کی رقیق القلبی تو ضرب المثل ہی -

رونے کے واسطے ان کو کسی تمہید و دیباچے کی ضرورت نہین ہوتی)
اب سب دالان کی طرف بڑھین۔ رقیہ کے کاندھے پر والدہ کا
داہنا ہاتھ تھا۔ اور وہ بلقیس کے گلے مین باہین ڈالے ہوے
آنسو پونچھتی جاتی تھین۔ اس عرصے مین مجھ کو غور کے ساتھ رقیہ کی
صورت دیکھنے کا موقع ملا۔ مین اُن کو تین برس اُدھر دیکھ چکا تھا۔
لیکن اُسوقت کی اور آج کی صورت مین مجھے بہت فرق نظر آیا۔
وہ حقیقت مین نہایت حسین ہین۔ مین نے بغیر اس کے کہ پاس سے
دیکھون دل ہی دل مین قیصر کے انتخاب کی داد دی۔ رقیہ کا
اسوقت پندرھوان سولھوان برس ہو۔ قد کسی قدر لانبا چھریرا
بدن۔ رنگت نہایت گوری۔ چہرہ بوجہ علالت کے کچھ کچھ زرد
ہو رہا ہو۔ آنکھین نہ بہت بڑی نہ چھوٹی۔ چھوٹا سا منھ کا دہانہ۔
بال بہت بڑے بڑے۔ لباس یہ ہو۔ اودی اطلس کا پائجامہ۔
پیازی ڈوپٹا۔ اور گرنٹ کا شلوکہ۔ ہاتھون مین صرف سیاہ کڑیان
کانون مین سچے موتیون کی تین تین انتیان۔ یہ سادگی بھی لاکھ لاکھ
بناؤ پر فایق تھی۔

اب رقیہ دالان مین داخل ہوئین۔ مین نے سر جھکا لیا۔
مگر کنکھیون سے دیکھا کہ اُنھون نے پہلے ماموں دلدار مرزا اور
خالوابا کو سلام کیا۔ اور شاید مجھ کو بھی اس سلام مین شریک رکھا۔
قیصر مرزا کی طرف دیکھا اور شرماسی گئین۔ جسکا نتیجہ مین نے تو
(رازداری کے سبب سے) نکال لیا۔ اوروں پر شاید ظاہر
نہ ہوا ہو۔

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد والدہ نے خالہ سے کہا۔ لو بہن
رقیہ کو اپنے محل مین بھیج دو۔ اتنے لمبے سفر کا تکان بچی کے چہرے سے
ظاہر ہو رہا ہو۔ بلقیس۔ لو۔ تمھاری باجی آگئین۔ اب بھی گھبرانے
کی شکایت نہ کرنا۔

بلقیس - اب جی گھبرانے ہی کا نہین - شکایت کس بات کی کرونگی -
موتی - آپا مین بھی جاتی ہون - دیر سے بیٹھی ہون طبیعت ذرا سست ہوگئی ہی -
والدہ - (سب کے چلے جانے کے بعد) بھائی جان اب آپ بھی آرام کرین یا حکم ہو تو یہین آپ کے تشریف رکھنے کا بندوبست کیا جائے ورنہ کوٹھی کے کمرے تو درست ہوگئے ہین -
ماموں صاحب - مین باہر ہی رہنا پسند کرتا ہون جعفر حسن خان کی وجہ سے ذری لیبستگی رہیگی - دلدار مرزا تم بھی تھوڑے دنون کے لیے یہین چلے آؤ - تمھاری بیگم آ ہی گئی ہین -
ماموں دلدار مرزا - مجھے کچھ عذر نہین ہی لیکن مین روز حاضر ہوا ہی کرونگا - گویا یہین رہا -
والدہ - (ماموں جان سے) آپ چاء کس وقت نوش فرمائینگے -
ماموں صاحب غسل کرکے - یہان بالکل جاڑا نہین ہی - ہمارے لکھنؤ مین تو برف گر رہی ہی - گرم پانی تو تیار رہوگا -
والدہ - منے بیٹے جاؤ - گرم پانی غسل خانے مین رکھوا دو - اور دیکھو بھائی جان کے ساتھ جو آدمی آئے ہین اُنکی راحت کا بہت خیال رکھنا - (خالہ سے) بہن دیر سے وہ نگوڑی مغلانیان پردے مین بیٹھی گھٹ رہی ہین - انھین دوسرے دروازے سے اپنے محل مین پہونچوا دو - (خالہ چلی گئین)
مین - میر تراب علی نے یہ سب اپنے ذمے لیا ہی - انشاءاللہ اُن لوگون کو کوئی تکلیف نہ ہوگی - (ماموں صاحب سے) تو بسم اللہ آپ تشریف لیچلین -
ماموں صاحب چلو - دلدار مرزا باہر آتے ہو کہ یہین بیٹھو گے -
ماموں دلدار مرزا - جی نہین چلتا ہون - آؤ بھئی سید (خالو صاحب سے مراد ہی) باہر چلو -

والدہ - سنا تمنے دلدار مرزا اب تمہاری بیگم پانچ چھ مہینے یہین رہین گی - ان کو سنئی بازار لیجانے نہین مجلت نہ کرنا - خبردار -
ماموں دلدار مرزا - آپا آپ کیا فرماتی ہین - بیگم کو جتنے دن چاہے اپنے ہان رکھیے - مین کچھ بولون تو گنا ہگار -
والدہ - کھانا کھا کر جانا -
ماموں دلدار مرزا - بہت خوب - بھائی صاحب کے ساتھ بہت دنون سے کھایا بھی نہین ہی -

(سب باہر چلے گئے)

باب ہفتم

ماموں صاحب کو تشریف لائے ایک ہفتہ گذر گیا - اور مجھکو حسنا کے ہان اس مدت مین جانے کی نوبت نہ آئی - قیصر مرزا کے اکثر ناپ جانے کی وجہ سے میری بہت دلبستگی رہی - کیونکہ رقیہ بیگم کے آجانے سے مین نے محل مین جانا آنا صرف ضرورت سے رکھا ہی - اور یہی حال قیصر کا بھی ہی - رقیہ بیگم جیسا کہ مین کہہ چکا ہون خالہ صاحبہ کے محل مین رہتی ہین - اس لیے خالہ صاحبہ کے ہان میرا جانا بہت کم ہوا -

اب یہان پر یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ بلقیس نے میری اس کمی آمد و رفت کا نتیجہ کیا نکالا - اسکا جواب اس باب مین درج ہی -

سات آٹھ روز کے بعد ایک دن مین منھ ہاتھ دھو کر محل جانے کے تہیے مین تھا - صرف اسقدر انتظار کر رہا تھا کہ قیصر مرزا اپنے معمول کے مطابق آجائین - کہ والدہ نے طلب فرمایا - وہ خالہ صاحبہ کے ہان جاتی تھین - مگر مجھے آتے دیکھا تو بیٹھکر

فرمانے لگین -
یہ تمنے محل مین آنا جانا کیون کم کردیا ہے - بلقیس کا سبق بھی ناغہ ہے - وہ بہت مُنھ پھلائے ہوے ہین - اچھا ذرا بیٹھ جاؤ - مجھے تمسے کچھ کہنا ہے -
مین - ارشاد ہو -
والدہ - تم کو تعجب ہوا ہوگا کہ نسبت کی گفتگو کے بعد بھائی جان نے اور خود مین نے رقیہ کا تمسے پردہ نکرنا کیونکر جائز رکھا - اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تمھارا جواب پاکر مین نے بھائی جان کو اطلاع دی تھی تب اُنھون نے تمھاری سعادتمندی پر مسرت ظاہر کرنے کے ساتھ ہی مجھ کو چند باتین ایک علحدہ پرچے پر اور لکھی تھین - وہ مین نے اُسوقت تمسے چھپا ڈالی تھین - لیکن اب بتا دینا ضروری سمجھتی ہون - بھائی جان کی راے ہے کہ تم اور رقیہ آپسمین بالکل اس طرح پر رہو جیسے نسبت کا کوئی تذکرہ ہی نہ تھا رقیہ کو اسکا حال یون بھی معلوم نہین ہے جب تم دونون مین محبت ہو جائے تب شادی ہو - اور بیزان نہ بیٹے تو بے میل جوڑ لگانا گویا توڑنے کے لیے ہوسکا ایسا عقد کچے دھاگے کی گرہ ہوتا ہے - مجھاو پہلے پہل بھائی جان کی اس راے سے سخت اختلاف ہوا - کیونکہ مسلمانون مین عموماً (ادنے درجے کے ہون یا اعلےٰ درجے کے) اسطرحکا کوئی رواج نہین ہے - مگر اُن کی دلیلونکو میرا دل مان گیا - مین خود بھی غور کرنے پر اس رسم کو نہایت مضر سمجھنے لگی ہون - کہ مان باپ بیٹا بیٹی کے لیے دُلھن اور دولھا کا انتخاب خود ہی کرتے ہین - ایسی شادیان عموماً ناتفاقی پر ختم ہوتی ہین - مین نے عہد کرلیا کہ دنیا کی چال ڈھال دیکھ بھال کے مین اپنے بچون کو ان خرابیون مین مبتلا نہ ہونے دون گی - اسی بُرائی رسم کی پابندی نے تو مسلمانون کے گھرون کو لڑائی کا اکھاڑا بنا دیا ہے - خدا رسول تو

کہین کہ دیکھ بھال کے کرو - بلاسے کہین کہ آنکھ موندی دھپ کھیلو یہ بھی کوئی بات ہو اب تم محل مین آتے جاتے حجاب نہ کرو - گو مین تمھاری اس حیا و شرم سے بہت خوش ہون -

مین - آج آپ نے میرے دل کا ایک بڑا بھاری کھٹکا دور کر دیا - اسوقت تو مین اسی قدر عرض کرتا ہون لیکن جب کبھی کچھ اور گذارش کرون آپکو قبول کرنی ہوگی -

والدہ - تم تو پہلے ہی سے ہامی بھرا لیتے ہو - خیر - قبول کرون گی - مجھے یقین ہی کہ تم جو بات کہو گے کانٹے کی تلی کہو گے - اچھا اب اس محل مین چلو -

خالہ کے محل مین پہونچکر مین نے ماموں صاحب کو ان کے پاس بیٹھا ہوا پایا - مین تھوڑی دیر وہین بیٹھا - ماموں صاحب سے ادھر اُدھر کی باتین کرتا رہا - خالہ بھی کئی دن سے اس گھر مین نہ آنیکی شکایت کرنے لگین - جسکا جواب مین نے مناسب طور پر دیدیا -

خالہ - بلقیس تم سے بہت روٹھی ہوئی ہو - آج کئی روز سے تم نے اُسے سبق نہین پڑھایا -

مین - جی ہان غلطی تو ہوئی - مین جاتا ہون - منا لونگا -

مین نے بلقیس کے کمرے مین آکر اُس کو ایک طرف بیٹھے ہوے کچھ لکھتے اور رقیہ کو پلنگ پر لیٹے ہوے دیکھا - مجھے دیکھتے دونون اُٹھ کھڑی ہوئین -

بلقیس - (تیوریان چڑھا کر) وہ مثل مشہور ہی - کہ قدر کھو دیتا ہی ہر روز کا ملنا جلنا اب تو آپ ہفتون صورت بھی نہین دکھاتے سبق کی کون کہے -

مین - (عذر گناہ بدتر از گناہ کے طور پر) تمھین سبق پڑھنے کی فرصت کہان تھی - میرا نہ آنا تم کو محسوس بھی نہوا ہوگا -

رقیہ - بیشک جب سے مین آئی ہون بلقیس کو فرصت

نہین ہوئی -
بلقیس - خیر - صبح کا بھولا شام کو آئے بھولا نہ کہلائے - اب کتاب لاؤن - پڑھائیے گا -
مین - اب تو وقت نہین ہی رقیہ بیگم کی خاطر سے آج بھی تمھین چھٹی دیگئی - کل صبح کو کتاب کے شکنجے مین کھینچو لگا -
بلقیس - باجی وہ کیا شعر تم پڑھتی تھین - ہان یاد تو آیا -

تیر پہ تیر لگاؤ تمھین ڈر کس کا ہی
دل یہ کسکا ہی مری جان جگر کسکا ہی

رقیہ - بھلا اس شعر کا یہان کیا موقع تھا -
بلقیس - موقع کی بھی ایک ہی کہی - یہان تو جو بات دل مین آئی کہ ڈالنی ضرور ہی - موقع سے ہو یا بے موقع - کیون بھائی -
مین - (ہنسکر) مین یہ باتین خاک نہین سمجھتا - تم جانو تمھاری باجی جانین -
بلقیس - اور ہان مین نے نئی کتاب کا ایک ورق باجی کی مدد سے نکال لیا ہی -
مین - چلو - استانی مل گئین - سناؤ تو سہی -
بلقیس - آج نہین - کل صبح کو - قیصر بھائی ابھی تک کیون نہ آئے
مین - مین بھی حیرت مین ہون - وہ خدا جانے کس الجھیڑے مین پڑ گئے - ورنہ اب تک آ چکے ہوتے - مگر آتے ہی ہو گئے یہان سے گئے کسوقت تھے - مین تو ان کو وہین چھوڑ کر بادھے چلا گیا تھا -
بلقیس - مامانے کا حال مجھے بھی معلوم نہین - کیون باجی - قیصر بھائی ممانی امان کے پاس سے کسوقت اٹھے تھے -
رقیہ - (سر جھکا کر) مین وہان نہین تھی - (مجھ سے) گو ابھی مین غیرون کی طرح ہون لیکن نظر عنایت کی امیدوار ہون -

مین - تم خدانخواستہ غیر کیون ہو جیسی تم ویسی بلقیس - ان سے ایک ساتھ رہنے سہنے کی وجہ سے بے تکلفی ہو گئی ہے - تم بھی کچھ دنون رہو گی - تو جھجک جاتی رہیگی - حجاب اُٹھ جائیگا بے تکلفی ہو جائے گی -

بلقیس - یا اللہ ابھی آئے دیر نہین ہوئی اور شکایتی شکایتا ہونے لگی -

مین - تم شکایت سمجھین - اور مین آپس کے میل جول کی بات سمجھا -

رقیہ - مین نے شکایت نہین کی - دنیا کی ایک بات کہی تھی - بلقیس کی بات کا آپ یقین نہ مانیے گا - یہ باندھنو باندھ رہی ہین -

مین - مین تم سے زیادہ انھین سمجھے ہوئے ہون - ابھی کیا ہے - تم دیکھنا یہ کتنے شگوفے چھوڑتی ہین انھین تو پھلجھڑی کی طرح ہنسنے سے مطلب ہے - خیر انھین اسی حال مین چھوڑو - یہ تو بتاؤ تم نے انگریزی کہانتک پڑھی -

رقیہ - یہی چھوٹی چھوٹی دو ایک کتابین - مجھے گھر کے کام کاج سے فرصت ہی کہان ہوتی تھی - سارا کارخانہ تو میرے ہی ہاتھ مین تھا - یہان رہونگی تو فرصت ہی فرصت ہے -

گیانی خانم - (کمرے مین آکر رقیہ سے) حضور - آپ کو سرکار یاد فرماتی ہین -

بلقیس - مجھے بھی

گیانی خانم - آپ کو تو کچھ نہین فرمایا ہے -

(رقیہ گئین)

مین - بلقیس تم مجھ سے کچھ خفا سی ہو - ورنہ رقیہ کے جاتے ہی چپ کیون ہو گئین -

بلقیس - ہان ہون تو سہی - پھر -

مین - سبب -

بلقیس - اپنے دل سے سبب پوچھو -

مین - واللہ ہی مین نہ سمجھا -

بلقیس - ای ہی - اپنے بھولے - ابھی دو دن مجھے انگریزی شروع کیے گذرے نہین اور لڑنے شروع ہو گئے - یا تو یہ وعدے تھے کہ کہین نہ جاؤنگا - یا یہ رو پوشی - مین یہ جانتی کہ تم سرکشت سے نہ باز آؤگے تو انگریزی شروع ہی نہ کرتی -

مین - ہان یہ تو قصور ہوا - معاف کرو -

بلقیس - آج معاف کرون - کل پھر غائب ہو اور معافی مانگو - اس سے مہینا دو مہینے کے لیے ہمیشگی معافی مانگ لو تو مجھے بھی آسانی ہو جائے مین معاف نہین کرتی - باجی سے تو خوب چلی کٹی ہونے لگی -

مین - یہ کیا کہتی ہو - خدا کے لیے ایسی باتین زبان سے نہ نکالو - اگر جان سن پائینگی تو بہت ناراض ہونگی -

بلقیس - کیون -

مین - یہ قصہ بھی کبھی کہونگا - کل صبح سے سبق ہوگا -

بلقیس - تم تو کھڑے ہو - بیٹھ کیون نہین جاتے - کیا کہین جانا ہے باجی شاید کچھ کہہ گئین - جبھی اُکھڑی اُکھڑی باتین کرتی تھین -

مین - نہین - یہ تمھارا خیال ہے - کیا اُن کو وحی آتی ہے - دیکھو کچھ کہہ نہ بیٹھنا - بڑی خرابی ہوگی -

بلقیس - بھئی اللہ - تم تو زبان بندی چڑھاتے ہو - اب غائب ہوگے تو مین باجی سے وہ لگائی بجھائی کرونگی کہ تلملا تلملا کے رہ رہ جاؤگے - مین بھی تو سب سمجھ گئی -

مین - اس سے فائدہ -

بلقیس - کیا باجی پر جبیت آگئی ہے جو ڈرے جاتے ہو - ذرا آئینہ لیکے دیکھو - چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی ہین -

مین - اب واہیات نہ بکو - میرا دل ڈھلتا جاتا ہے نہین ہے - اور اب

وہ میرے پاس ہی کہاں جو کسی اور پر آئیگا - وہ تو تمھاری ان
زلفوں میں الجھا پڑا ہے -

بلقیس - سچ - میری بڑی قسمت - میرے بڑے نصیب -
مگر تمھارے سچ بولنے میں مجھے شک ہے - وعدہ کرکے چکما
دے چکے ہو -

میں - تم آدمیوں سے نہیں دیکھتیں - کہہ چکا ہوں کہ میرے کئی
دن شامت کا آیا سبب تھا جو کسی دن سن لینا مگر تم ہو کہ طرنے کے
بغیر نہیں رہتیں - کہتا تو جاتا ہوں کہ ... چکا - ایسا
بھی کیا وقت ... ہے کے کیا کیا ہوں - اتنا بھی سست لوں
نہیں ہوں کہ جو مال میں تم کو دے چکا - وہ تم سے چھین کے کسی
دوسرے کے حوالے کر دوں - اب بہت دیر ہو گئی ہے - تمھارے پاس
تنہائی میں بیٹھنا اچھا نہیں ہے -

بلقیس - کیا یہ مطلب ہے کہ باجی ہوتیں تو بیٹھتے - انھیں کو دیکھنے
آئے تھے ... بیٹھو ابھی بلا لاؤں -

میں - تم آ کے بیٹھتی ہو نہ سیدھی - چٹ پٹ کر بیٹھتی ہو
میں پوچھوں گا تو روٹھ جاؤ گی - دیکھو انگلیوں کی چٹکیاں تو کھال ہی
اتارے لیتی ہیں - زبان کی چٹکیوں سے دل مسلتا ہے - یہ کون کتاب
ادھر کو رکھی ہے

بلقیس - داغ کا تیسرا دیوان ہے - باجی پڑھ رہی تھیں - کیا اچھا
کلام ہوتا ہے

میں - دیوان تم کہاں پا گئیں -

بلقیس - ادھر ... آپ تمھارے ہی پاس تو کتابیں ہیں - تمھے
میری کتابیں ابھی دیکھی کہاں - میں نے خدا جانے کتنی مثنویاں
کتنے دیوان پڑھ ڈالے ناول اور ڈرامے جمع کر لیے ہیں مگر مجھے سب سے
زیادہ پسند میرزا ... زمانہ ہے وہ انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے اس میں

کیا اچھی اچھی عقل کی باتین بھری ہین - داہیات خرافات نام کو نہین -
مین - نیرنگ زمانہ ایسی کتاب ہو تو مجھے بھی دکھانا - رقیہ داغ کی کونسی
غزل دیکھتی تھین -
بلقیس - ادھر اودھر سے پڑھ رہی تھین - مجھے یہ شعر سنایا تھا جو مین نے
یاد کرلیا -

جلا تھا دل جب کیا تھا نالا جلینگے اب جب دعا کرینگے
جو یہ کیا تھا تو کیا کیا تھا جو وہ کرینگے تو کیا کرینگے

مین - ہان یہ غزل بہت اچھی ہی - مگر اسمین اور غزلین بھی نہایت
مزے کی ہین - لاؤ مین نکالون -
بلقیس - ردیف بتاؤ - مین آپ نکال لونگی -
مین - الف کی ردیف مین - عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا -
بلقیس یہ غزل پڑھنے لگی اور یہ شعر پڑھ کر میری طرف دیکھکر ہنسدی -

جو تمھاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمھین منصفی سے کہدو تمھین اعتبار ہوتا

مین - (جھینپ کر) یہ شعر مجھے کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا - آگے پڑھو -
بلقیس - سچے کی بات کسکو اچھی معلوم ہوتی ہو - لے بس اب
جھینپو نہین - مین وعدہ خلافی کی شکایت نہین کرتی - دیکھو یہ دوسرا
شعر بھی خوب کہا ہو -

یہ مزا تھا عاشقی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تمھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

مین - یہ شعر تو میری حالت کا پورا خاکہ ہی - مجھے قرار نہین ہو -
مگر کسی اور شخص کو تو مطلق بیقراری نہین -
بلقیس (ٹھنک کر) واہ چلو ہٹو بھی - جب دیکھو تب تیکھے ترکھے
کی باتین کیا کرتے ہو - تم کون بیقراری سے زمین پر لوٹ رہے ہو -
اچھے خاصے بیٹھے ہنس رہے ہو - منھ سے بیقرار بنتے ہو - ہان ہان

مین بھی - اورون کا دل بیقرار ہوتا ہی - تمھاری زبان بیقرار ہی -
جبھی تو دم نہین لیتی ہی -
مین - میرے منھ کی ہنسی تمھاری شگفتہ چہرے کا پرتو ہی - مُنھ
کو تم دیکھتی ہو - اور دل کو دیکھ نہین سکتین - یہ مجبوری آپڑی - خدا کی قسم
جو کچھ تسکین ہی - وہ تمھارے خیال - تمھارے جمال اور تمھارے
ملنے کی امید سے ہی - ورنہ میرے دل کا لہو کب کا آنسوؤن کے
آنکھون کے راستے نکل گیا ہوتا -
بلقیس - یہ ساری بناوٹ ہی - آنسو سفید - لہو لال - بھلا رنگت
کیونکر بدلتی - کیا تمھارا دل گرگٹ ہی جو رنگ بدلتا -
مین - گرگٹ نہین - تمھارے تیورون کے اشارون پر لگا ہی
جو بات کی بات مین بدل جاتے ہین -
بلقیس - پھر تمنے مجھے نگوڑی پر چھیدا رکھا - اب مین تم سے رُخ
پھیر کے بیٹھا کرون گی جسمین تم میرے تیور دیکھو ہی نہین -
مین - مین بھی سورج مکھی کی طرح اُسی رُخ پر بیٹھون گا - جدھر سورج
کا رُخ ہوگا -
بلقیس - بھئی اللہ - تم مجھے بہت ستاتے ہو - تیورون کو ٹوکتے
اور رُخ پھیر کے بیٹھنے بھی نہ دو - کوئی گنڈا تعویذ ملے تو مین لون
ڈرتی ہون کہین میرے تیورون کو نظر نہ لگاؤ -
مین - اس سے اطمینان رکھو - میری نظر رشک کی نہین حسد کی
نہین - اگر ہی تو محبت کی ہی - تم محبت کو نہین پہچانتین اُسے
مین کیا کرون -
بلقیس - من خوب می شناسم پیران پارسا را (ادھ ہنسی) -
مین کچھ جواب دیا چاہتا تھا کہ کمانی خانم کمرے مین آگئین
بلقیس سے بولین دلھن بیگم صاحبہ آپ کو بلاتی ہین - بلقیس اُٹھی
تو مین بھی اُٹھا - وہ اُدھر گئی - مین ماموں صاحب کے پاس

ہوتا ہوا باہر آیا ۔ قیصر ابھی تک نہیں آئے تھے ۔ میں نے چیک بک سے ایک چیک بھر کر داروغہ میر تراب علی کو دیا ۔ کہ یہ اور پہلے والا چیک دونوں بنک سے تڑوا لاؤ ۔ سب روپیہ ابھی اپنے پاس رہنے دینا ۔ میں ضرورت کے وقت لیلو نگا ۔ یہ کام کر کے بیٹھا ہی تھا کہ قیصر آ گئے ۔ میں نے دیر کو آنے کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بیان کیا کہ رات کو یہاں سے جانے کے بعد ان کی طبیعت سست ہوگئی تھی ۔ میں نے نبض پر ہاتھ رکھا تو حرارت اب بھی تھی ۔ وہ میرے پلنگ پر لیٹ گئے ۔ تو میں نے ان سے محل میں چلنے کو کہا ۔

قیصر ۔ (آہ سرد بھر کر) اب محل وہ محل نہیں رہا ۔ جہاں میں بیٹھ کر چلا جاؤں ۔ امی وہاں موجود ہیں ۔ مگر مجھے جاتے ڈر لگتا ہے ۔ مجھ کو اپنے بیصبر دل سے راز کے افشا ہو جانے کا کھٹکا ہے ۔ بات یہ ہے کہ محبت بھری نگاہیں پلکوں کی چلمنوں میں چھپ نہیں سکتیں

میں ۔ واہ ری ۔ بے صبری ۔ ہمت باندھے رہو ۔ انشاءاللہ ہماری تمھاری دونوں کی مرادیں بر آئیں گی ۔ میں نے اپنی باتوں سے وہ جادو ڈالا ہے کہ ایک دن سب بہوت ہو کر وہی بول اٹھینگے جو میں کہونگا ۔

یہ کہکے میں نے آج کی سرگذشت سب کہدی ۔ قیصر کے چہرے پر یوں رونق آگئی ۔ جیسے سوکھے ہوئے پیڑ کو پانی پہونچ جائے ۔

قیصر ۔ خیر ۔ اب محل میں جاتے ہوئے میرے پاؤں نہ لڑکھڑائینگے ۔ تمنے رستہ ایسا صاف کیا کہ کانٹوں کا ڈر نکلگیا ۔ واللہ ہم تم تو بڑے چالاک نکلے ۔

میں ۔ یہ قدردانی ہے ۔ اب بنانے کو تو رہنے دو ۔ یہ کہو کہ حسنا کے ہاں کے کیا رنگ ہیں ۔

قیصر ۔ پرسون تمھارے ہان سے اُٹھ کر گیا تھا ۔ حسنا گھر مین نہ تھی ۔ صرف بڑی بی تھین ۔ اُنھون نے بیان کیا کہ جبلپور کے کوئی سیٹھ جی آئے ہوے ہین اُن کے ہان مجرے مین گئی ہین ۔ کل یہ مین تم سے کہنا بھول گیا تھا ۔ رات کو بوجہ دیر ہو جانیکے جانا نہین ہوا ۔

مین ۔ ارمان مین نہ کہتا تھا ۔ وہ نتھی درحقیقت رنڈی نہین ہے بھلے آدمیون کی بہو بیٹی ہے ۔ ایک صاحب اُس کو اُسکی سسرال سے اُڑا لیگئے ۔ اور جب زیور وغیرہ ہو چکا ۔ وہین مین چھوڑ کر چلدیے نتیجہ یہ ہوا کہ بیچاری رنڈی ہو گئی ۔

قیصر ۔ تمسے یہ سب کسنے کہا ۔

مین ۔ اُسی نتھی نے خود ۔ مین نے اُس سے کہلا ہی چھوڑا ۔

قیصر ۔ حسنا تمھارے نہ جانے پر ناراض بھی ہین اور خوش بھی ۔

مین ۔ ناراضی اور خوشی ایک ساتھ ! ہان مین سمجھا ۔ ناراضی ظاہر کی اور خوشی دل کی ۔ وہ یہ سمجھتی ہون گی کہ تم اُنکے داؤن پر چڑھ جاؤگے

قیصر ۔ تم جاؤگے تو شکایت کرین گی ۔ میرے سامنے تو پھول کی طرح کھلی پڑتی تھین ۔

مین ۔ اجی یہ جھگڑا ختم ہی کر دینا چاہیئے ۔ لیت ولعل مین نقصان ہے ۔ خواہ مخواہ کو تنخواہ چڑھ رہی ہے ۔

قیصر ۔ مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون ۔ مین نے حسنا سے کہدیا ہے کہ منے صاحب سے اب روپیہ نہ ملیگا ۔ تمنے بیفائدہ اُن سے تعلق لگا رکھا ہے ۔

یہ باتین ہو رہی تھین کہ امام بخش نے آکر اطلاع دی کہ محمد و نام کا ایک آدمی کمپنی سے خط لیکر آیا ہے اور کہتا ہے کہ نوابصاحب ہی کے ہاتھ مین خط دونگا ۔

قیصر ۔ مین چھپا جاتا ہون ۔ تم اُسکو بلا لو ۔

(قیصر دوسرے کمرے مین چلے گئے)

ممدو نے آکر یہ خط دیا۔

"نواب صاحب۔ اماں کہتی ہیں کہ آپ نے آنا جانا مطلق ترک کردیا۔ آپ کو اپنے فعل کا اختیار رہی۔ یہاں بھی کوئی ایسا گرا پڑا نہیں ہو کہ خوشامد کرکے بلائے۔ مگر اتنی عرض ہو کہ ہمارا آپ کا معاملہ صاف ہوجانا چاہیے۔ مہربانی کرکے آج تشریف لائیے۔ اماں آپ سے کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہیں۔"

حسنا جان۔ بقلم خود

خط پڑھ کر ممدو سے میں نے کہا کہ مہمانوں کی وجہ سے مجھے فرصت نہیں مل سکی۔ آج بھی شاید آنا نہو۔ کل دن کو کسی وقت آؤنگا وہ یہی جواب ایک پرچے پر لکھدینے کو کہتا رہا۔ مگر میں نے کہدیا کہ زبانی کافی ہو۔ ممدو کے جانے کے بعد قیصر باہر آئے میں نے ان کو خط دکھایا۔ وہ خوش ہوگئے اور کہنے لگے بھئی واہ۔ ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا۔ بغیر چھیڑ چھاڑ کے معاملہ خود ہی ایک حد تک طے ہوگیا۔ اب تم کل جاکر دو ٹوک جواب دے آؤ۔ پھر میری اُڑن گھائیاں شروع ہونگی۔

میں۔ ہاں کل ضرور یا اس سرے یا اُس سرے۔

ان باتوں میں گیارہ بارہ بج چکے تھے۔ میں نے اور قیصر نے ساتھ کھانا باہر ہی کھایا اور ہم دونوں پھر محل میں چلے گئے۔ قیصر تھوڑی دیر ماموں صاحب کے پاس بیٹھکر اپنی والدہ کے پاس چلے گئے۔ تو میں پھر باہر آکر نیند آئی تھی سو رہا۔

باب ہیجدہم

نصیحتین تری سب بجا سہی ولے ناصح
نصیحتون سے علاجِ غم نہان کیون ہو

"بلقیس - ورقیہ"

مین نے اپنی سرگذشت مین اسکا برابر التزام رکھا ہی کہ میرا یہ افسانہ داستان غم نہ ہونے پاسے - اور گو دلون کی بیتابیان بیم و رجا کی حالتین - ناخوشگواریان - تفکرات - وغیرہ - اکثر کیفیتین اس بات کی مقتضی تھین کہ میری تحریر کا چمن مسرت و اطمینان کے پھولون سے خالی صرف ناامیدی اور غیر ممکن الحصول حسرتون کے سوکھے پیڑون کا جنگل ہوتا - مگر مین نے ایسا ہونے نہین دیا - جہانتک ممکن ہوا ہی غم و اندوہ کی حالتون کے بیان کرنے مین بھی مین نے اپنی تحریر کو مرثیہ و نوحہ بنانے کی جگہہ چمن زار خوش بیانی بنایا ہی جسمین ہر شکل کے شگوفے اور ہر رنگ کے پھول نظر آتے ہین -

صبح کو مین کسی قدر زیادہ سویرے اُٹھا - قیصر شب کے وقت بوجہ دیر ہو جانے کے یہین سو رہے تھے - مگر انھین سوتا پاکر مین نے سونے دیا - اور شب کو بلقیس سے جو بات چیت ہوئی تھی اُس پر غور کرنے لگا - وہ گفتگو بھی محض بپاس خاطر ناظرین با تمکین من و عن نقل کرتا ہون -

بلقیس - (اپنے کمرے کے دروازے پر پہونچکر) تمھین آج بڑے سویرے سے نیند آگئی ہی - کھانا کھانے کے بعد فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے

کہان جاؤ گے - آؤ - گلوری دون -

مین - نیند تو بیشک آرہی ہو - لیکن تمھاری گلوری پہ ایسی نیند قربان کی تھی -

بلقیس - گلوری پھر دون گی - ایک بات بتاؤ - قیصر بھائی چپ چپ کیون تھے -

مین - مین کھانا کھاتا تھا - قیصر کیطرف نگاہ بھر کے دیکھ نہ سکا - دوسرے میری نگاہین اب کسی اور کی ہو چکی ہین -

بلقیس - پھر وہی بناوٹ - تمھارے دل مین بات کیا پڑی - جیسے گھرے کنوئین مین کنکری پڑ گئی - مین انھین دیکھ کے تاڑ گئی سمجھ گئی - تم نہ کہو گے تو کیا مین اپنی سمجھ بدل دون گی -

مین - تم اپنی سمجھ کی نہ کہو - سچ تو یہ ہو کہ تم ہمیشہ دور کی کوڑی لائی ہو - اچھا کیا سمجھین -

بلقیس - تم نہین کہتے تو مین بھی نہین کہتی - سمجھی اور خدا کی قسم سمجھی - وہی سمجھی - جو تم سمجھے بوجھے ہو - مجھ سے نہ پوچھو - اپنے دل سے پوچھ لو -

مین - سچ کہو - مین کیا سمجھے ہوے ہون -

بلقیس - اب مین نہین پوچھتی - کچھ ہر روز کے بڑھانے کا وعدہ سچا کیا تھا - کچھ آج سچ کہو گے - تم قیصر بھائی سے نئے دوست ٹھہرے اور مین دشمن - بھلا تم مجھ سے ان کی کوئی بات کیون کہنے لگے - ڈرتے ہو کہ مین جھنڈے پر چڑھاؤن گی ڈھنڈھورا پیٹون گی - ہان - ہان - صاحب - مین دل کی اوچھی - زبان کی ہلکی کسی سے کہہ نہ دون -

مین - اے تو پھر دھڑکنین - الٰہی توبہ - آؤ تو جاؤ کہان - آخر مین کیونکر سمجھون - کہ تمھاری سمجھ مین کون بات آئی ہو - تمھارے خیال نے کون نقشہ کھینچا ہو - دل کی بات منھ سے کہی جاتی ہے - آنکھون سے

دیکھی نہین جاتی - کہو تو مین سنون - اور سنون تو ہان نہین کہ سکون -
تم تو پہیلی بجھوا رہی ہو - نہ پوچھ سکون تو میرا کیا قصور - میری سمجھ کا
قصور رہی - تم بھی کیا کرو - تیور بدلنے کی خو پڑ گئی ہو -

بلقیس - بس روٹھنا اور تیور بدلنا تم نے دو لفظ سیکھ لیے ہین -
مین ذرا ذرا سی بات مین روٹھنے کیون لگی - نوج - میرے دشمن
ایسے تنک مزاج ہونے لگے - کیا ان تیکھی ترچھی باتون سے چھلا کر
مین اپنے دل کی بات تم سے کہہ دون گی - کبھی نہین - تم غیر سمجھ کے
مجھ سے اپنی بات چھپاؤ تو مین اپنا سمجھ کے تم سے اپنی بات کیون
کہہ دون - اینٹ کی دینی پتھر کی لینی -

مین - اچھا صاحب - قیصر بیشک چپ چپ تھے - مین اپنے
خیال مین غرق تھا - اُنھین دیکھ نہ سکا - نہین نہین مین نے خوب
دیکھا -

بلقیس - (شگفتہ ہو کر) وہ خیال کیا تھا - ذرا مین بھی تو سنون
مین نے تو مراقبے مین نہین دیکھا تھا -

مین - خیال تمھاری باتون کا - تمھاری صورت کا - تمھاری
چتون کا - تمھاری شوخیون کا -

بلقیس - (ہنس کے) یا اللہ - میری کن کن باتون کو گناؤ گے -
خیال ہو گا تو یہ ہو گا کہ جھوٹ پاؤن تو ہوا کھانے کے بہانے
ادھر اُدھر کے چکر لگاؤن - آنکھین چراؤن - دل بہلاؤن -
پلٹ کے آؤن تو بلقیس کو جھانسے دون - پورب کی پوچھے تو
پچھم کی بتاؤن - کیون - مین نے کیسی تمھارے دل کی بات کہہ دی
اب بھی کہو کہ میری سمجھ ٹھیک نہین ہوئی -

اس پوری بات چیت نے صاف صاف ظاہر کر دیا کہ
بلقیس نے محض اپنی فراست سے قیصر اور رقیہ کا راز پورا پورا
نہین تو ایک حد تک ضرور دریافت کر لیا ہے لہذا مین نے اپنے دل مین

مضبوط ارادہ کیا کہ قیصر اُٹھ لیں تو اِن کو سمجھا دینا چاہیے تاکہ بیوقت افشائے راز نہ ہو جائے۔

مین یہ سوچ ہی رہا تھا کہ قیصر اُٹھ پڑے اور مجھ کو بیٹھا ہوا دیکھکر بولے۔ محل مین نہین گئے۔ کیا بجا ہی۔

مین۔ آٹھ بجتے ہین۔ منھ ہاتھ تو دھو ڈالو۔ تعجب ہی۔ کوئی چاے کے لیے اندر سے بلانے کو نہین آیا۔

قیصر۔ تم سوچ کیا رہے تھے۔ تھین واللہ سچ کہنا۔

مین۔ رات کو جب مین تمھین کھانے کے بعد ممانی کے پاس چھوڑ کر باہر آتا تھا۔ بلقیس مجھے اپنے کمرے کی طرف کھینچ لیگئین اور تمھارا بہت کچھ ذکر کیا کہین۔ کہتی تھین کہ قیصر بھائی چپ چپ تھے۔ تمھاری اُداسی اور خاموشی کہین تمھارا بھانڈا نہ پھوڑ دے۔

قیصر۔ بھئی مین حقیقت مین بہت بدحواس ہو رہا ہون۔ جب تک رقیہ لکھنؤ مین تھی۔ ایک طرح کا صبر آگیا تھا۔ اب وہ آئی ہی تو کمبخت دل پاؤن پھیلاتا ہی۔

مین۔ رقیہ کو دیکھو وہ کس استقلال سے کام لے رہی ہی۔ کوئی اُس کی شکل دیکھکر شبہہ بھی نہین کر سکتا ہی۔ تم مرد ہو اور ایسے بے ضبط کہ آپے سے باہر ہوے جاتے ہو۔

قیصر۔ ہان صاحب تمھاری جیرھ بنی ہو نا۔ ایسی باتین تو کہو ہی گے۔

مین۔ مین نے تو ایک قرینے کی بات کہی۔ ذرا تو اپنے کو سنبھالے رہو۔ بلقیس مجھ سے وجہ پوچھتی رہی۔ مگر مین نے بات کو اُڑن گھائیون مین ڈالدیا۔ تمنے کچھ تدبیر بھی سوچی۔

قیصر۔ تدبیر کیا خاک پتھر سوچون۔ دماغ تو کام ہی نہین دیتا۔ ایسا ہو رہا ہی جیسا خالی تونبا۔

مین۔ اچھا چار پیالو۔ تو چلو مرزا صاحب کے ہان ہو آئین۔ ابھی تو سویرا ہی۔

قیصر۔ ہان چلو۔ ان سے کئی دن سے ملاقات بھی نہین ہوئی ہی۔
مین نے چار باہری منگائی۔ اور ہم دونون آدھے گھنٹے کے اندر مرزا صاحب کے مکان پر پہونچ گئے۔ دروازہ کھلا تھا۔ اور وہ برآمدے مین بیٹھے (اخبار) اسٹیٹسمین پڑھ رہے تھے۔

مرزا صاحب۔ (ہم لوگون کو دیکھکے) تشریف لائیے۔ خیر باشد اتنے سویرے کہان۔

قیصر۔ میری صورت سوال ہی۔ اس بیوقت تکلیف دہی کا باعث مین ہوا ہون۔ آپ کو شاید معلوم نہین ہی کہ چند روز ہوے کہ چچا ابا نواب غضنفر علیخان صاحب مع اپنی صاحبزادی کے لکھنؤ سے تشریف لائے ہین۔ رقیہ بیگم سے مجھ سے چار آنکھین تو ہوئی ہین۔ لیکن اب تک ایک دفعہ بھی کلمہ وکلام کی نوبت نہین آئی۔ اب فرمائیے مین کیا کرون۔ پھوپھی امان نے ان سے (میری طرف اشارہ کرکے) جو باتین کی ہین۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہو کہ ان کی خلاف مرضی اُن کو رقیہ بیگم کے ساتھ ان کی شادی کر دینا پسند نہین ہو۔ چچا کا بھی ایسا ہی خیال ہی۔ اس صورت مین اگر میرا پیام دیا جائے۔ امید تو ہو کہ مسترد نہ ہوگا۔ میری والدہ بھی انھین کے ہان آگئی ہین۔ اور کچھ دنون رہین گی۔ اس لیے نسبت کی گفتگو کا چھیڑ دینا مشکل نہین ہو۔ مگر یہ سب آپ کی صلاح پر موقوف ہی۔

مرزا صاحب۔ (ذرا سکوت کے بعد) نواب صاحب ذری دم لیجیے۔ آپ نے ایک سانس مین کتنی ہی باتین کہ ڈالین۔ اسمین شک نہین کہ آپ بہت بیقرار ہین۔ یہ تو ہر شخص آپ کی شکل دیکھکے بتا دیگا۔ مگر غور فرمائیے تو ازناست کہ برماست کا مضمون ہی۔
ہم مسلمانون کی طرز معاشرت اور تمدن ایک زمانہ دراز سے یہ ہی کہ ماں باپ بیٹا بیٹی کی نسبت تلاش کیا کرتے ہین اور ان کے فیصلے کی کہین اپیل نہین ہوسکتی۔ مثلاً بھائی کا لڑکا ہو اور بہن کی لڑکی

بھائی بہن مین بات چیت ہو گئی - بس نسبت مکمل - بڑے ہوے - شادی کر دیگئی - ایسی شادیون کے نتائج عموماً خراب دیکھے گئے ہین - میان بیوی مین جو لڑائی بیزار اور اس خانہ جنگی سے گھر کی بربادی اکثر اسی رسم کی بدولت ہوتی ہو - گو اب اس خرابیون کا حس ہونے لگا ہو - مگر رسم کا موقوف ہونا آسان نہین اس نظر سے آپ کا معاملہ بالکل نرالا ہو - لہذا آپ کو وہ چال چلنی چاہیے جس سے اس حدت کی ظاہری بدنمائیان کچھ نہ کچھ تو چھپ جائین - جہان تک مین سوچتا ہون - میری راے ناقص مین ہر گز یہ ہر آئینہ مناسب نہین کہ آپ کی والدہ صاحبہ رقیہ بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ کی نسبت کا پیام یون بے دھڑک دیدین - آپ یقین کیجیے کہ اسکا نتیجہ اچھا نہو گا -

قیصر - (درد انگیز لہجے مین) آپ نے جو کچھ فرمایا وہ بہت درست ہو - مگر کیا یہ نصیحت میرے درد کا علاج ہوسکتی ہو -

مین - مرزا صاحب - مجھے حرف بحرف آپ کی راے سے اتفاق ہو - قیصر کی نسبت کا پیام دیا گیا اور وہ پیچیدگیان پڑ گئین - جو کبھی سلجھاے نہ سلجھین گی - پہلا نتیجہ تو یہ ہو گا کہ پیام دیا گیا اور ہماری چالون کی قلعی کم سے کم والدہ کے آگے کھل جائیگی - دوسرے ان سے اور رقیہ کے بیچ مین پردہ ڈال دیا جائیگا اور یہ جو آنکھین روزانہ دیکھکر اپنے دل کو تسلین دے لیتے ہین اسکا دروازہ بند ہو جائیگا - (قیصر سے) لہذا بھئی ہر طرح مناسب ہو کہ تم کچھ روز دن اور صبر کا پتھر اپنے دل پر رکھے رہو - آخر والدہ کسی نہ کسی دن رقیہ کی بابت میرے خیالات دریافت کرینگی - اُس وقت مین صاف صاف بیان کردونگا - وہ مجھکو بہت چاہتی ہین - جبر نہ کرینگی (مرزا صاحب سے) میرا معاملہ اُکھڑا تو مین خود رقیہ کے ساتھ قیصر کی نسبت تجویز کر دونگا - یقین ہو کہ یہ تدبیر کارگر ہو گی آیندہ ان کی قسمت -

مرزا صاحب ۔ (قیصر سے) نصیحت ایسے اوقات مین بیکار بلکہ بیہودہ ہی ہو۔ مگر میرے نزدیک شیخ صاحب کی راے بہت درست ہی۔ آپ کو اسپر عمل کرنا چاہیے ۔

قیصر ۔ بہتر ہی ۔ مردہ بدست زندہ جو چاہیے سو کیجیے ۔

مرزا صاحب ۔ اب یہ فرمائیے کہ نواب سنے صاحب اور بی حسنا کے معاملہ مین کیا کارروائی ہوئی ۔

قیصر ۔ چچا کے آنے کے بعد مین صرف دو ایک دفعہ گیا ۔ بی حسنا نے انھین بلایا تھا ۔ مگر یہ حضرت گئے نہین ۔ ورنہ کچھ حال معلوم ہوتا

مرزا صاحب ۔ (مجھ سے) آج آپ تشریف لیجائیے اور اگر ممکن ہو تو چھٹی ہوئی تنخواہ کا روپیہ بھی جیب مین ڈال لیجیے ۔ وہ لوگ ذرا بھی اکھڑی اکھڑی باتین کرین تو معاملہ الگ کردیجیے ۔

چچا ۔ کا کچھا تراب ضرور نہین ہی ۔ خواجہ صاحب آئے تھے ۔ کہتے تھے کہ وہ لوگ ۔ ہمین بھی بہت ۔ آج کل انھین فرصت نہین ہی ۔ پھر خواجہ صاحب نے کیسے کیا انشا ہو ۔

قیصر ۔ کہدی پینٹھ کے رہنے والے رئیس زادے ہین ۔ ابھی جائداد ہاتھ آئی ہی ۔ چند دنوں سے کلکتے مین سوتا بہا رہے ہین ۔

مرزا صاحب ۔ خیر لعنت بکار شیطان ۔ اشرفی کا حساب ایک حد تک ٹھیک ہی فقط سود کی رقم مین کچھ پھیر ہی ۔ اس مین خواجہ صاحب نے اپنا اور آتش کے یا یودن کا حق رکھا ہی ۔ باقی رقمون کا حال مین کسی طرح دریافت نہ کرسکا ۔ اس لیے میرا وہ خیال صحیح معلوم ہوتا ہو کہ یہ سب رقمین اگر آئی بھی ہین تو بڑی بی کے پاس سے اور بڑی بی ہی کے پاس پھر واپس گئین ۔ خواجہ صاحب سے ملاقات ہو تو کہدیجیے گا کہ روپیہ موجود ہی آکر لیجائیے مگر ہر رقم کی باضابطہ رسید لے لیجیے گا ۔

مین ۔ خیر یہ تو ہوتا رہیگا ۔ ایک شخص نے آپ کو بہت بہت سلام

کہا ہو -
مرزا صاحب - کس نے ؟ - نام لیجیے - کلکتے مین تو مجھے کوئی ایسا آدمی معلوم نہین ہوتا ہو - جو بہ سلامے یا بہ پیامے یاد کرے - مین کسی سے نہین ملتا - تو اورون کو مجھ سے ملنے کی کیا غرض پڑی ہو -
مین - ننھی نام کی کسی عورت سے آپ چار پانچ برس قبل دہلی مین ملے تھے کہ نہین -
مرزا صاحب - (چونک کر) وہ یہان کہان اور آپ نے اس کو کسطرح دیکھا - دہلی مین تو وہ ایک پردہ نشین عورت تھی - اُسکا قصہ بہت دردانگیز ہو - افسوس دنیا کے انقلابات ہنڈولے کی گردش سے مشابہ ہین - بلند کو پست اور پست کو بلند ہوتے دیر نہین -
مین - ننھی نے میرے اصرار سے اپنا سارا قصہ مجھ سے ایک دن بیان کیا تھا - (مین نے مختصراً اسکا اعادہ کیا) -
مرزا صاحب - (سننے کے بعد) آخر یہ غریب اس نوبت پر پہونچ ہی گئی - مرتا کیا نہ کرتا کا مضمون ہوا - کہان رہتی ہو - مین سو کام حرج کر کے اُس سے ملونگا -
مین نے ننھی کا پتا بتایا جو مرزا صاحب نے ایک پرزے پر لکھ کے جیب مین رکھ لیا - اب ساڑھے نو ہو چکے تھے اُنکے اُٹھ جانے کا وقت تھا ہم لوگ رخصت ہونے لگے تو بولے - آج حسنا کے ہان ضرور جائیے گا - قیصر مرزا صاحب! آپ بھی تشریف لیجاتے تو مناسب تھا آپ چاہین کچھ نہ بولین - لیکن وہان ہونا فائدے سے خالی نہین - ع - دو دل یک شود بشکند کوہ را -
ہم لوگ مرزا صاحب سے رخصت ہو کر گھر آئے - دس بج چلے تھے - اور مین والدہ کے سلام کو نہین گیا تھا - قیصر بھی میرے

ساتھ ساتھ ہوے۔ والدہ مجھے دیکھ کے فرمانے لگین۔

آج سویرے تم دونون کہان چلے گئے تھے۔

مین - ایک صاحب سے ملنا تھا وہ سویرے ہی ملتے ہین۔ پھر اپنے آفس کو جہان ملازم ہین چلے جاتے ہین۔

تھوڑی دیر باتین کرنے کے بعد قیصر اپنی والدہ کے پاس جانے کے لیے اُٹھے تو مین بھی اُٹھا اور ممانی کے پاس آیا۔ اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔

قیصر۔ امی مین گھر جاتا ہون۔ ابا گھبراتے ہونگے۔

ممانی۔ سہ پہر کو اپنے ابا کو ساتھ لیتے آنا۔ مجھے کچھ کہنا ہی۔

(رقیہ بیگم آئین)

قیصر۔ تو مین جاتا ہون۔

مین - بھئی واہ۔ دس بج چکے ہین۔ اب کھانا کھا کے جانا۔ ماموں تو جانتے ہی ہین کہ تم یہان ہو۔

رقیہ۔ (آہستہ سے) سچ تو ہی۔ گھنٹے دو گھنٹے مین کیا ہو جائیگا۔

قیصر۔ (اپنے کو روک نہ سکے) خیر کھا ہی کے جاؤنگا۔ تو ذرا باہر ہو آؤن۔ آدمی بھیج کے ابا سے کہلا بھیجون وہ اسوقت کھانے مین میرا انتظار نہ کرین۔ (قیصر اُٹھے)۔

رقیہ بھی اُٹھین۔ مین ممانی سے باتین کرتا رہا۔ پھر مین نے کہا کہ بلقیس سے آج انگریزی پڑھانے کا وعدہ ہی۔ نہ جاؤنگا تو وہ روٹھ جائینگی۔

ممانی۔ دیکھو بلاتی ہون۔ (ماما سے) جا بلقیس بیگم صاحبہ کو بلا لا۔

بلقیس۔ (آ کے۔ ممانی سے) آپ نے بلایا تھا۔ خیر تو ہی۔ (مجھے دیکھ کے) آج کا وعدہ یاد ہی۔ کیا قیصر بھائی چلے گئے۔ مین نے ابھی باہر جاتے دیکھا تھا۔

مین - نہین کھانا کھا کے جائینگے۔ باہر کچھ کام کو گئے ہین۔

تمہاری باجی کہاں گئیں -
بلقیس - باجی ماموں اباکے سلام کو گئی ہوں گی - اچھا چلیے - کیوں ممانی اماں انھیں بھائی کو بیچا دوں -
ممانی - وہ خود بیچارے ابھی مجھ سے کہہ رہے تھے کہ آج وعدہ خلافی ہوئی تو تم پھر روٹھکر نہ منو گی -
بلقیس - الٰہی یہ روٹھنے کا الزام کسدن میرے سر سے اترےگا -
میں - اچھا تو کتاب لیکر اپنے کمرے میں بیٹھو - میں ذرا دیر میں آتا ہوں -

باہر آکر میں نے میر تراب علی سے دو ہزار روپیے کے تمسری کرینسی نوٹ لیکر اپنی شیروانی کی جیب میں رکھدیے - اتنے میں قیصر خالو اباکے پاس سے میرے کمرے میں آگئے -
قیصر - لو بھئی آج موقع ملگیا تو میں نے تم لوگوں سے جو باتیں ہوئی تھیں وہ رقیہ بیگم سے سب بیان کردیں - وہ میرے چپ رہنے پر سخت کشیدہ تھیں - تمھاری رائے سے انکو بالکل اتفاق ہے -
میں - وہ نہایت ذی فہم ہیں - تمھاری طرح دل کی کچی نہیں -
قیصر - اب تو کسی نہ کسی طرح سے مجھکو اپنے دل پر جبر کرنا ہی پڑیگا - افسوس ہے کہ تمھارے معاملے میں جو سرگرمی میں کررہا تھا - وہ بچیا کے آنے سے بالکل ٹھنڈی پڑگئی -
میں - اسکا کچھ خیال نہ کرو - تم معذور تھے - کیا میری آنکھیں نہیں ہیں جو تم کو الزام دوں - آدمی کھچ کے محل میں ابھی آجاؤ - جبتک میں بلقیس کے کمرے میں رہوں - تب تک ممانی کے پاس بیٹھنا -

میں بلقیس کے پاس آیا - وہ اپنی کتاب کھولے بیٹھی تھی - میں وہیں قالین پر بیٹھ گیا - گمانی خانم ایک طرف بیٹھی تھیں - انکو کسی نے پکارا تو وہ چلی گئیں اور رقیہ آگئیں -
بلقیس - لیجیے اب کلکی پڑھائیے گا کہ نہیں - آپ ابھی باہر کیوں

لگ گئے تھے ۔

میں ۔ یوں ہی چلا گیا تھا ۔ (بلقیس کو چھوڑ کر ۔ رقیہ سے) تم نے انگریزی کس سے پڑھی تھی ۔

رقیہ ۔ ایک بنگالن سے ۔ مگر اس نگوڑی کا لہجہ ایسا قربان کیا تھا کہ توبہ ۔ میں سمجھتی ہوں کہ میری زبان سے انگریزی الفاظ بہت بھونڈی طرح سے نکلتے ہوں گے ۔ اس وقت جب میں بلقیس کو انگریزی کے لفظ بتا رہی تھی ۔ تو یہ بی صاحب ہنستی جاتی تھیں ۔ میرے بھیا ۔ میرا تلفظ درست کرا دیجئے ۔

میں ۔ (ہنس کے) بہت خوشی سے ۔ مگر (بلقیس کی طرف اشارہ کرکے) ان بی صاحب کو تو چھوڑ دو ۔ میں تو انکا نوکر ہوں ۔

بلقیس ۔ ہوں ۔ ماشاء اللہ ۔ نہ چھیڑیئے ۔ آپ ۔ خدا نخواستہ میرے نوکر کیوں ہونے لگے ۔ آپ کی زبان تو جب کھلتی ہے کچھ نہ کچھ بولتی ہے ۔ (جھک کر میرے کان میں) باجی کو پڑھاؤ گے تو اپنے دوست پر احسان کروگے ۔ مجھے چھیڑا کیوں ۔ ڈر سے گئے ہو ۔

رقیہ ۔ تو کہو نا ! اس میں کیا قباحت ہے ۔

بلقیس ۔ (ہنس کے) باجی تم بھی ان کی باتوں میں آ گئیں ۔ یہ ہنستے ہیں ۔ تم سچ سمجھتی ہو ۔

میں ۔ خیر صاحب ۔ یہ بھی ایک طرح کی اجازت ہی ہے ۔

رقیہ ۔ (مجھ سے بلقیس کی طرف اشارہ کرکے) اس نے کوئی بات شرارت کی کہی ۔ آپ مجھے بتا دیجئے ۔

بلقیس ۔ اوئی اللہ ۔ باجی بھی (میری طرف اشارہ کرکے) انہیں کا پیالہ پی گئیں ۔ مجھی پر الٹی سیدھی جڑنے لگیں ۔ ان کے کان دیکھ لو ۔ کہیں میری شرارت انہیں بھر تو نہیں گئی ۔

میں ۔ ان کی ننھی سی آواز کانوں میں پہونچی ہی نہیں ۔ باہر ہی باہر اُڑ گئی ۔ میں نے کچھ سنا بھی نہیں کہ یہ کیا کہہ گئیں

رقیہ - واہ بھیا - اچھی بنی - آپ ان سے مکرتے ہین - مجھے باتون مین اڑاتے ہین بلقیس مدتون کی دیکھی بھالی - سمجھی بوجھی - مین چار دن کی آئی ہوئی - بھلا ان کے سامنے آپ میری خاطر کیون کرنے لگے - اور آپ ان سے ذرا ڈرتے بھی ہین -

بلقیس - افوہ - باجی - تم تو اس وقت ایسی بھرین کہ گرج کے برس پڑین - مین نے ان سے کیا کہا - یہی کہا کہ باجی کو پڑھا دیا کرو - نہین تو خفا ہو جائین گی - (مجھ سے) اب کہ کیون نہین دیتے -

رقیہ - (ہنسکے) چل ہٹ جھوٹی - یہی کہنا تھا تو کیا زور سے کہتے شرم آتی تھی - مین نہین مانتی - تو نے بھیا کے کانون مین کوئی ایسی بات ڈالی ہی جسکو مجھ سے چھپانا چاہتی ہی - اور بھیا ٹھہرے ....

مین - کہو کہو - ستنے زبان کیون دبا لی - بلقیس تو مجھپر جھونکتی ہی رہتی ہین - تم کیون چوکو - کیون نہو - خربزے کو دیکھ کے خربزہ رنگ پکڑتا ہی - آخر تجھے بلقیس کا ڈر کیون ہی -

رقیہ - اور لو - یہان تو الٹا دھڑا بندھ گیا - میری ہی بات کہی جائے - مجھی سے چھپائی جائے - اور مین بولون تو دونون مجھے دبائین - مین غریب اکیلی دو سے کیونکر جیتون - بھیا ڈر کی نہ پوچھو -

بلقیس - باجی توبہ کرو - توبہ - ان کے ساتھ مجھے کیون سمیٹتی ہو - مین سیدھی سادی - مجھپر شرارت کی چھانون بھی نہین پڑی ہی - (منھ سکھا کر) کیون باجی شرارت کسے کہتے ہین - کوئی چڑیا ہی - اچھی ہو اور ملے تو مین پال لون -

رقیہ - بھینا - شرارت کوئی چڑیا نہین ہی - آدمی کی بچی ہی - لوگ اسے بلقیس بھی کہہ اٹھتے ہین -

بلقیس - اب مین سمجھی - وہی بلقیس - جسکا تخت حضرت سلیمان کے ہان اڑا کے لایا گیا تھا -

مین - ڈر کی وجہ بتاؤ - مین بغیر سنے نہ رہونگا -
رقیہ - اب کہی دون - خیر - تو مین کچھ نادان نہین ہون کہ دیکھون اور نہ سمجھون - مین حیدرآباد سے آئی ہون دیکھ رہی ہون کہ بلقیس نے ذرا تیور بان پڑھائین - اور آپ خوشامد کرنے لگے - مگر اس مین کچھ برا ماننے کی بات نہین ہے - آپس مین ایک نرم ایک گرم ہوتا ہی ہے - ایک جگہ کے رہنے سہنے والے دونون ایک سے تاؤ کے ہون تو ہر گھڑی جھگڑا کرے - (بلقیس سے اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچکر) تو بہت اڑ چلی ہے - بھیا نے ایسا سر چڑھایا کہ تیری زبان اب ہوا سے باتین کرنے لگی - تو نے تو ان سے کان مین میری بات کہدی - مین کسکے کان مین تیری بات کہون کوئی ایسا ہوتا تو مین بھی کانا پھوسی سے تجھے چھیڑ چھیڑ کے اپنے دل کے پھپھولے پھوڑتی -
بلقیس - مین بلا لاؤن -
رقیہ - کسے ؟
بلقیس - قیصر بھائی کو (قہقہہ مار کر)
رقیہ - (رنگ بدل کر) اف ری بلقیس - تیرے پیٹ مین خدا جانے کتنی پھلجھڑیان بھری ہین جنھین باتون کے پردے مین نکال نکالکر تو مجھپر وار کر رہی ہے - بلا نہ لا - اب جاتی کیون نہین تجھے قسم ہے جو ابھی نہ بلا لائے - تو بہ - مین چڑی - وہ آکر اپنے دوست سے لجا جائینگے - میری سی کیون کہنے لگے - کیا مین تیرے قیصر بھائی سے ڈرتی ہون - جو ان کے آتے ہی میری زبان بند ہو جائیگی ایک نہ سہی - دو سہی - دو نہ سہی - تین سہی -
بلقیس - ابھی جاتی ہون - مین نے باجی کا نام لیا - اور وہ بال باندھے آئے -
رقیہ - دیکھ - میرا نام نہ لینا - مین نے تیری ضد سے کہدیا کہ بلا لا -

کچھ میں ان سے سبق تو پڑھتی نہیں جب کا حرج ہو رہا ہو —

بلقیس — اچھا — اچھا حضور — میں سمجھ گئی — بھائی جان کے سامنے آپ کا نام نہ لوں گی — خیر میں اپنے ہی نام سے بلائے لیتی ہوں — کہیں آپ کا دل تو ٹھنڈا ہو — (بلقیس بلانے گئی)

میں — رقیہ — آج تو تم نے غضب ڈھایا — بلقیس کے سامنے مجھے بھی وہ وہ جھٹکے دیے ہیں کہ میرا دل ٹوٹ گیا —

رقیہ — جی ہاں — آپ ہی کی شہ پاکے بلقیس مجھ سے لڑتی رہتی اور ہنستی ہے — کیا میں ننھی ہوں سمجھتی ہی نہیں — میں تو آدمی کی چتون دیکھ کے دل کا بھید نکال لیتی ہوں —

میں — اس کا تو میں قائل ہوں کہ تم بہت ذکی فہم ہو لیکن آخر کیا سمجھیں —

رقیہ — تسلیم — میں ایسی ٹھہری کہ سمجھ چھوٹتے ہی اگل دوں — آپ نے مجھ سے بلقیس کی کہی ہوئی بات چھپائی تو میں اپنے دل کی بات آپ سے کیوں کہہ دوں — تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے —

(بلقیس قیصر کو لیے ہوئے آ گئی)

قیصر — (مجھ سے) کیوں بلایا —

میں — میں نے نہیں بلایا —

بلقیس — اجی تم نے بلایا نہیں میں نے نہیں بھائی نے —

میں — (بلقیس سے) تم نے میرا نام کیوں لیا —

بلقیس — تو کون گناہ ہو گیا — کیا میں بھائی جان کے سامنے باجی کا نام لے دیتی —

قیصر — (مسکرا کے) بلقیس — تم بڑی چلبلی ہو — خدا جانے تمھارا دل گوشت کا ہے کہ بجلی کا —

بلقیس — آپ بجلی ہی کا سمجھ لیجیے —

قیصر — آخر بلانے کی ضرورت ہی کیا ہوئی —

(اس سوال کے جواب میں سب ہنستے ہوئے ہیں)

بلقیس ۔ (رقیہ سے) باجی ۔ اب ۔ آپ کا نا پھوسی کرتی کیون نہین
اٹھلین کیون جھانکتی ہو ۔ قیصر بھائی تو آ گئے ۔
قیصر ۔ یہ معما کچھ میری سمجھ مین نہ آیا ۔
مین ۔ بھئی دونون بہنون مین آج وہ نوک جھونک ہوئی ہر کہ
ہنسی ضبط کرتے کرتے مین تھک گیا ۔ بلقیس نے میرے کان
مین ایک بات کہی ۔ رقیہ نے پوچھی ۔ بلقیس میری حلق کی دارغہ
بھلا مین کیونکر کہہ سکتا ۔ وہ خود آپنی کانی بتا گئین ۔ پھر کیا تھا
لے میرے بھائی ۔ رقیہ نے چوٹ چپیٹ سے بلقیس کو اور
ساتھ ہی ساتھ مجھ غریب کو بولا بولا دیا ۔ غرض کہ دونون مین
خوب خوب چھچھین ہوئین ۔ آخر بلقیس کو مخاطب کرکے رقیہ کے
منھ سے یہ بات نکل گئی کہ تم نے میری بات بھیا کے کان مین
کھلکے چھپائی ۔ جو کوئی ایسا ہوتا تو مین بھی تمھاری بات ان کے
کان مین کھلکے اپنے دل سے کیھو سے پھوڑتی ۔ اب سمجھے
بلقیس کو تم جانتے ہی ہو ۔ ایک ہی ش ...... تو یہ نہین
بہت ہی سیدھی ۔ انھون نے کہا مین بلا لاؤن ۔ رقیہ نے
کہا کس کو ۔ انھون نے کہا قیصر بھائی کو ۔ رقیہ نے کہا بلا کیون
نہین لاتی ۔ کیا مین تیرے قیصر بھائی سے کچھ ڈرتی ہون ۔
یہ دوڑی گئین اور تمھین بلا لائین ۔
قیصر ۔ (ہنسکے) لاحول ولا قوۃ ۔ کیا بات کا بتنگڑ بنا ہر ۔ آخر
بلقیس نے تمھارے کان مین کہا کیا تھا ۔
مین ۔ چہ خوش ۔ اب آپ بلقیس کو پھیر آگ بگولا کرکے تماشا
دیکھنا چاہتے ہین ۔
قیصر ۔ بہت تماشا تو تمنے اکیلے دیکھ لیا ۔ تھوڑا سا
مین بھی دیکھ لونگا تو کیا ہو جائیگا ۔
بلقیس ۔ (میرے منھ پر اپنی ہتھیلی رکھکر) ہرگز نہین ۔ آپ

باہر جا کے ان سے کہہ دیجیے اور جب آپ لوگ چلے جائیے گا
تب میں باجی سے کہہ دونگی۔
میں۔ تو اٹھو قیصر۔ وہ کام بھی تو کرنا ہے۔
رقیہ۔ کیا کام ہے۔ میں بھی سنوں۔
میں۔ (ہنسکے) ایسے کام بیان نہیں کیے جا سکتے۔ کہہ دوں
ابھی بحث میں تین گھنٹے اور صرف ہو جائیں۔ ماموں جان کے
پاس ابھی تھیں کہ نہیں۔ وہ دیر سے محل میں ہیں۔ اور بلقیس تم۔
بلقیس۔ (تیوری بدل کے) آپ باہر جانا چاہتے ہیں تو شوق
سے تشریف لیجائیے۔ ہم بیچاریوں پر جھوٹا اٹھکے دبانا کیا
ضرور ہے۔
رقیہ۔ تو جیتی رہے۔ کیا جملہ سمجھی ہے۔
میں۔ جملہ ہو بھی تو سہی۔ اچھا آؤ۔ ہم سب ساتھ چلیں۔
رقیہ۔ (بلقیس سے) آؤ بہن چلو۔ اباجان کو سلام کر آئیں
بلقیس۔ (رنجیدگی سے) میں تو ذرا دیر کے بعد جاؤں گی
تم جاؤ نا۔ میرے بغیر کیا حرج ہو جائیگا۔
رقیہ۔ اللہ ری نازک مزاجی۔ (ہاتھ پکڑ کے) اٹھو بھی۔
بلقیس بیدلی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ماموں صاحب
کے پاس والدہ اور خالہ بیٹھی تھیں۔ اور خالو ابا باہر کے
دروازے سے آرہے تھے۔
ماموں صاحب۔ (خالہ سے) چھوٹی بیگم۔ لڑکی دبلی کیسی ہو رہی
ہے۔ کیا اس کی طبیعت اچھی نہیں رہتی۔ جب لکھنؤ گئی تھی
اچھی خاصی تھی۔
خالہ۔ بھائی جان اسے کھانے سے جیسے نفرت سی ہے۔
مزاج بھی تیز ہے۔ کسی ماما پر غصہ ہو گئی۔ کھانا چھوڑ دیگی۔ آ تو بچہ
نے کچھ کہا۔ کھانا غرہ۔ ضد کا کچھ ٹھکانا ہے۔

خالو - ہان - ضد کا تو مین بھی قائل ہون -
والدہ - (بلقیس کو گلے سے لگا کر) سب نے میری بیٹی کے نام لیکر رکھڈا ہے - واہ - نہ وہ ضدن ہی نہ کچھ ہی - وہ تو پیاری بیٹی ہی -
ماموں صاحب - کھانا نہ چھوڑا کرو - بیٹا - کھانے سے انسان کی زندگی ہی - دیکھو تمھاری باجی کبھی ضد نہین کرتین - جو کہا وہی کیا - جس بات کی ممانعت کردی - ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے پھر وہ بات کبھی نہ کرینگی -
بلقیس - کہان باجی - کہان مین - ع - چہ نسبت خاک را با عالم پاک -
رقیہ - بس بنانا رہنے دو -
والدہ - (بلقیس سے) کہو پہلی کتاب ختم کی -
بلقیس - کب کی ختم ہو گئی - اور دوسری کتاب کے دو تین ورق پڑھ چکی ہون - وہ نگوڑے ہوتے کیا ہین - ایک صفحے پہ چار لفظ پانچ لفظ - ایک ورق باجی نے بتایا تھا - آج کئی دن کے بعد بھائی نے سبق دیا ہی -
والدہ - تو تو اچھا ہوا - باجی کی باجی ملین - اُستانی کی اُستانی -
مین - یہی تو مین بھی کہتا ہون - اب میری کوئی ضرورت نہین رہی
بلقیس - (روہانسی ہو کر) خالہ امان انھین منع کیجیے - ہمیشہ چھوٹتے یہی کہہ اُٹھتے ہین -
والدہ - (آہستہ سے) ایسی باتین نہ کہا کرو - دیکھتے نہین ہو اُسے بُرا معلوم ہوتا ہی - (بلقیس کو پاس بلا کر) اے او - تم تو ہنسی مین رونے لگین -
مین - (دل مین نادم ہو کر) یہ ہمیشہ ہنسی مین رو دیتی ہین - دو آدمی پاس بیٹھینگے تو ہنسی کی بات ضرور ہو گی -
بلقیس - اوئی - مین روئی کہان - خدا جانے آنکھون سے

پانی کیون نکلنے لگا۔
خالہ۔ بس مسکرانا کوئی تجھسے سیکھ لے۔ زار زار آنسو جاری تھے کہتی ہین مین روئی نہین تھی پانی نکلتا تھا۔
والدہ۔ نہین۔ اس کے دشمن روئین۔ باورچی خانے کی طرف سے دھوان اُٹھا تھا آنکھون مین بھر گیا ہوگا۔ کیون رقیہ۔
رقیہ۔ (مسکراکر) باجی ہان مین نے بلقیس کو زور سے روتے نہین دیکھا
بلقیس۔ ہٹو بھی۔ باجی۔ تم بھی بنانے لگین۔
انھین باتون مین دسترخوان بچھنے کی اطلاع ہوئی۔ اور کھانا کھا کر مین باہر چلا آیا۔ اور قیصر مرزا اپنی والدہ کے پاس چلے گئے۔

باب نوزدہم

اب نہ وہ ہم ہین نہ وہ تم ہو نہ وہ دل نہ وہ آنکھ
آپ بھی چوک گئے ہمنے بھی دھوکا کھایا

"حسنا کے گھر کا آخری سین"
کہ ہم کچھ رہے کہ وہ کچھ کہے - اس کشمکش میں چھوٹ گیا

مین باہر آیا تو خواجہ صاحب کو بیٹھا ہوا پایا۔ انھون نے بعد سلام علیکم کے کہا۔ آپ کا پوسٹ کارڈ خدا جانے کہان کہان پھرتا پھراتا پرسون مجھے ملا تھا۔ آج کل مین ایسا عدیم الفرصت رہا کرتا ہون کہ فوراً حاضر نہ ہوسکا۔ ارشاد ہو کیا کام ہے۔
مین۔ اُسی روپیے کی بابت آپ کو تکلیف دی تھی۔ حساب مین نے دیکھ لیا۔ بابو ایشان چندر گھوش والی رقم کا تو مجھے خیال ہے۔ اور خوب خیال ہے۔ مگر بُرا نہ مانیے گا اور رقمون کا

بالکل خیال نہین ہے - آئی ضرور ہونگی - جبھی تو آپ نے لکھی ہین -
خواجہ صاحب - اس مین کچھ شک بھی ہے - اور مین کسی دوست کو مغالطہ دینا ولد . . . . کا کام سمجھتا ہون -
مین - اس طرح کے خراب الفاظ سے تو میرے کانون کو معاف رکھیے - سب روپیہ موجود ہے - مگر رسیدین لے آئیے تو دیدون -
خواجہ صاحب - مجھے دیدیجیے - مین رسیدین اور ہینڈ نوٹ واپس لادونگا -
مین - جی نہین مین خود بابو صاحب کے آفس مین چلتا ہون -
خواجہ صاحب - بہتر ہے - تشریف لیچلیے - باقی مہاجنون سے مین خود رسیدین لے آؤنگا - گستاخی معاف ہو - آج کل تو ایسے معاملات مین آپ بہت چھان بین فرمانے لگے ہین - پہلے توجہ نہ تھی -
مین - چھان بین کی بات نہین ہے - روپیہ لیتے وقت میرے سر پر کون شیطان سوار تھا - کہ ایسی حماقت کر بیٹھا - اب شاید وہ کیفیت دور ہوتی جاتی ہے -
خواجہ صاحب - (بہ طنز) الحمد للہ - اللھم زد فزد - مین نے تو ہمیشہ آپ کو منع کیا - مگر میری ممانعت بیکار جاتی - کل مین حسنا کے ہان گیا تھا - آپ کا ذکر بہت دیر تک رہا - بڑی خفگیان ہین - کہتی تھین کہ میرے خط کے جواب مین دو حرف لکھدیتے تو ہاتھ کی مہندی نہ چھٹ جاتی -
مین - جو بات لکھنے سے حاصل ہوتی وہی زبانی پیام سے حاصل ہوگئی - وجہ یہ ہے کہ مین اسوقت ایک ضرورت سے محل مین جاتا تھا - آپ دیکھتے نہین ہین - کہ میرے ہان کتنے مہمان آئے ہوے ہین -
خواجہ صاحب - جی ہان لوگ تو ضرور زیادہ ہین - لکھنؤ سے

آئے ہین نا ؟۔
مین ۔ اور کیا۔ میرے حقیقی ماموں نواب سید غضنفر علی خانصاحب تشریف لائے ہین ۔
خواجہ صاحب ۔ مین کس سے یہ سب باتین سنتا ۔ حاضری کی نوبت ہی نہ آئی ۔ (قیصر کو آتے دیکھکر) اخاہ نواب قیصر مرزا صاحب بھی یہین تھے ۔
مین ۔ اُنھین کا انتظار تھا ۔ تشریف لائیے ۔ بابو صاحب کے ہان ہو آئین ۔
قیصر ۔ مین سنئی بازار جاؤن ۔ یا تمھارے ساتھ چلون ۔ جیسا لکھو ۔ ابا نے تو اجازت دے دی ہو کہ جبتک جی چاہے ۔ یہین رہون ۔ انسے کہلا بھیجنا ضرور نہین ہی ۔
مین ۔ تم ساتھ ضرور چلو ۔ لو۔ آج تو بڑا کام کرنا ہی ۔
خواجہ صاحب ۔ آپ بھی واللہ غضب کرتے ہین ۔ روپیے کی ادائی کون بڑا کام ہی ۔
مین ۔ اسکا حال بھی بہت جلد آپ پر کھلا جاتا ہی ۔

ہم تینون آدمی کرایے کی اٹانی گاڑی پر سوار ہوکے بابو ایشان چندر گھوش کے آفس مین پہونچے ۔ زینے پر چڑھتے ہوے میری آنکھون کے سامنے ایک سال اُدھر کا سین آگیا ۔ جب مین سخت بیم و رجا کی حالت مین روپیہ لینے کے لیے آیا تھا اور جسکے ملنے پر مین نے حسنا سے نے تکلفانہ ملاقات کی امیدین منحصر کر رکھی تھین ۔ مین نے اُس حالت کو موجودہ حالت سے مقابلہ بھی کیا ۔ پہلی بار میرا اس آفس مین آنا تیاہی کا پہلا سبق تھا ۔ اور یہ آخر مرتبہ کا آنا تباہی مزید سے بچنے کا پہلا سبق ہی ۔

ہم لوگ اوپر پہونچے ۔ اور وہ بابو جسکو پریو کے نام سے اشرفی صاحب نے پکارا تھا ۔ ہم لوگون کو ان کے آفس مین لیگیا ۔

مین نے دس ہزار روپیہ کے نوٹ بابو صاحب کو گنا دیے - رسید بھی تیار ہوکر آ گئی - اور انھون نے بلا توقف میرا ہنڈ نوٹ اور رسید دونون تحریرین مجھے دیدین -

اس کام کو ختم کرتے ہی مین اٹھا - خواجہ صاحب ہمین سے رخصت ہوے جاتے تھے - مگر مین نے زبردستی انکو ساتھ لیا - اور ہم سب حسنا کے گھر پہ آئے - گاڑی سے اُترکر زینے پر قدم رکھتا ہون کہ ایک نئی سیار ڈفٹن آکر اسی جگہ پر رُک گئی - اور ایک کمسن مسلمان کامدار ٹوپی - اطلس کی شیروانی اور پمپ شو پہنے ہوے اس سے اُترکر زینے پر چڑھنے لگے - مین نے تو ان نواب صاحب کی طرف توجہ نہین کی - مگر خواجہ صاحب ان سے بہت اخلاق سے ملے اور انھین کے ساتھ کوٹھے پر آئے - قیصر نے مجھ سے چپکے سے کہا کہ وہ پٹنے کے رئیس ادے جنپر خواجہ صاحب آجکل ہاتھ صاف کر رہے ہین ہین -

بڑی بی - اور حسنا - اسی کمرے مین بیٹھی تھین - دو چار آدمی مہاجن کی شکل کے اور بھی بیٹھے تھے - میرے پہونچنے کے ذرا ہی دیر بعد خواجہ صاحب اور وہ رئیس زادے بھی آ گئے - ان کو دیکھکر بڑی بی اور حسنا دروازے پر آئین - اور معمول سے زیادہ ان کی آؤ بھگت کی - اور حسنا ان کا ہاتھ پکڑے ہوے اندر لیگئی - جب وہ جاکر اندر بیٹھ گئے تو بڑی بی نے میری طرف دیکھا اور بولین - اخاہ نواب منشی صاحب ہین - آج کدھر سے چاند نکلا ہے - ہم لوگ تو آپ کی جانب سے ناامید ہو چلے تھے - قیصر مرزا صاحب مزاج اچھا ہے - آپ کہان تھے

قیصر مرزا - مین جہان رہتا ہون وہین تھا -

بڑی بی - جی - درست ہے (مجھ سے) کیون حضور ہم غریبون پر کیا عتاب ہے کہ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو جلسہ کے بعد آپ

آج تشریف لائے ہین -

مین - آپ کو معلوم نہین ہی - میرے ہان لکھنؤ سے مہمان آ گئے ہین - اسلیے ایک دم کی فرصت نہین ملتی -

بڑی بی - مہمانون کا آنا ہم لوگون سے کون کہتا - ممدو کل گیا تھا اُسنے بھی کچھ نہین کہا -

مین - ممدو سے تو مین نے کہدیا تھا - کہ مہمانون کا آنا بیان کر دینا -

حسنا - (غصے سے) امان اس محبت سے کیا فائدہ - جب جی چاہا آئین تو واہ وا نہ آئین تو واہ وا - کوئی انھین پکڑ کے لانے سے رہا -

مین - (استقلال سے) مین آپ سے اور بڑی بی سے کچھ باتین کرنا چاہتا ہون - اتنے مجمع مین اُن باتون کا سننا آپ کو شاید گوارا نہ ہو - اس سیلیے اگر کوئی حرج نہ ہو تو ذرا سہ منزلے پر تشریف لیچلیے -

حسنا - جو کچھ آپ کو کہنا ہی یہین کہدیجیے - حیدر نواب صاحب گھر کے آدمی ہین - ان سے چوری نہین ہی -

مین جیسی آپ کی خوشی -

حسنا - (مہاجنون سے) اسوقت مجھ کو معاف کیجیے - پھر کسی دن تشریف لائیے گا - (مجھسے) ارشاد ہو -

مین - سب سے پہلے تو یہ اس مہینے کی تنخواہ کا روپیہ ہی - اس کے بعد مین شکایتا نہین بلکہ یون ہی آپ سے پوچھنا چاہتا ہون - کہ کیا میرے ماموں زاد بھائی قیصر مرزا کے سوا آپ کو کلکتے مین کوئی اور شخص تعلق کرنے کے لیے نہین ملتا تھا جو آپنے ان غریب پر ڈورے ڈالے - میری غیبت مین ان کو گھر پر بہ اصرار بلاتا - عاشقی بگھارنا - اور میرے منھ پر میرے ساتھ

محبت کے دعوے کرنا۔

حسنا - ٹھہریے - ٹھہریے - آپ کو اسکا ثبوت دینا ہوگا - (خواجہ صاحب کی طرف دیکھکر) کیا یہ آپ کی بندہ نوازی ہے -

خواجہ صاحب میری بندہ نوازی تو نہین ہے - آپ لوگون کی اپنی حماقت اور سادہ لوحی ہے -

قیصر مرزا - خواجہ صاحب بیچارے بے قصور ہین - ادہر منے صاحب کا ثبوت مین بذات خود ہون -

حسنا - کیا - مین نے آپ پر عشق جتایا تھا - یہ کب - آج معلوم ہوا کہ آپ اپنے کو چاہنے کے قابل بھی سمجھتے ہین -

قیصر - مجھکو کبھی ایسی غلط فہمی نہین ہوئی - مگر آپ نے مجھکو اسطرف متوجہ کیا - تو متوجہ ہوا -

مین - کیون صاحب ثبوت ملا یا - پھٹکار ہے تمھاری اس ساری قوم پر - وہ تو قیصر نے بڑا جی کڑا کیا - جو تم لوگون کے جال مین نہ پھنسے - اور کوئی ہوتا تو ضرور گرفتار ہو جاتا -

قیصر - میرے نہ گرفتار ہونے کی وجہ زیادہ تر یہ تھی - کہ مین کے بی حسنا کی فرمائشات اور جناب خواجہ احمد جان صاحب کے روپیہ مین دو پیسے دینے کی اپنے مین مقدرت نہین پائی -

خواجہ صاحب - یہ مجھپر نظر کرم کیون ہوتی ہے -

قیصر مرزا - آپ نے بھی تو حسنا کا مجھ سے تعلق کر لینا بہت مستحسن سمجھا تھا - آپ ہی نے تو یہ بھی فرمایا تھا کہ حسنا - منے صاحب کو اب القط کر دو - ان سے کچھ ملنے ملانے کی امید نہین ہے -

خواجہ صاحب - باللہ العظیم یہ بہتان ہے - استغفراللہ کہین شریفون سے ایسی حرکت ہوسکتی ہے -

بڑی بی - (حسنا سے) کیون ری احمق - مین تجھ سے کہتی نہین تھی - آخر آگئی چپکے مین -

قیصر - خواجہ صاحب کی خدمت مین نہایت ادب کے ساتھ تسلیم - آپ تو اس شہر کے مشاہیر مین ہین - سیکڑون ایسے کھیل کھیلا کرتے ہین - مگر اس مرتبہ آپ دہو کا کھا گئے - یاد ہو وہ جلسے مین مجھے کو میری جانب سے آگاہ کرنا -

بڑی بی - (مجھ سے) وہ تو جو کچھ ہوا - برا ہوا - اور ہم لوگ خطا وار ہین - نواب صاحب معاف کیجیے -

مین - آپ ہی مجھے معاف کیجیے - مین آپ کی ملاقات کے قابل نہین ہون - (خواجہ صاحب سے) بقیہ روپیہ کے رسیدین آپ کل میرے داروغہ میر تراب علی کو دیکر روپیہ لے لیجیے گا مجھسے شاید ملاقات نہو سکے - (بڑی بی سے) آپ نے بہت دنیا دیکھی ہو - مگر یجون کا چکما کھا گئین - آپ نے دیکھ لیا کہ یون نکل جاتے ہین - (قیصر سے) اٹھو بھئی - اس ناپاک صحبت اور نجس مخلوقات پر تین حرف بھیجنا چاہیے - یہ کوچہ شریفون کے لائق نہین ہی -

حسنا اور بڑی بی کی کیفیت قابل دید تھی - اول اول تو حسنا زبان لڑاتی رہی - لیکن جب قیصر نے پتے پتے کی باتین بیان کرنی شروع کین تو اس نے سر جھکا لیا - بڑی بی بیچاری پہلے ہی سے خاموش تھین - شرمندگی کا پسینا انکے ماتھے سے ٹپک رہا تھا - ہم دونون کو جاتے دیکھکر بھی انکو روکنے کی ہمت نہ ہوئی - خواجہ صاحب بھی جھینپے ہوے سے تھے -

قیصر - (گاڑی پر آکر) آج بڑی بی پر زبا دہ اور حسنا پر شاید کچھ کم جو کیفیت گذری ہو اس کو اگر عزت دار ہون گی تو مدت دن یاد رکھین گی - کہو - میرا جوڑ کیسا پچھڑ کا - یہ مفلسی کا عذر بھی اچھا رہا نا -

مین - اے سبحان اللہ - تم پورے ایکٹر ہو - مگر سب سے زیادہ موثر تمھاری وہ تقریر تھی جو تم نے خواجہ صاحب سے کی -

ایسا تجربہ کار آدمی بھی کچھ جھکا ہو گیا۔
قیصر۔ مگر ان عورتوں نے رنڈیاں ہوکر برابر انکار کیوں نہ کیا۔ کیا مجھکو جھٹلا لینا کوئی مشکل کام تھا۔ تم نہ مانتے نہ سہی۔ وہ انکار کرتی رہتیں۔
مین۔ بات یہ تھی کہ میری طرف سے وہ اسطرح کے حملے کی اسیا نہین رکھتی تھین۔ حسنا کو زیادہ سے زیادہ یہ خیال تھا کہ مین سیٹھ جی والا قصہ پھر نکالونگا۔ مگر مین نے بیان لیا تو تمھارا واقعہ اور پھر تمھارے سامنے اسکا ان لوگون کے پاس کوئی جواب نہ تھا یا مین نہ پڑا۔ شکر ہو کہ یہ معاملہ بہ آسانی طے ہو گیا۔
قیصر۔ اس مین جو کچھ کارروائی ہو تمھاری اپنی ہو۔ کیا گھر سے سوچکر چلے تھے۔
مین۔ کچھ سوچا تھا۔ اور باقی بالکل فی البدیھہ۔
قیصر۔ اب خواجہ صاحب کے فیضان صحبت سے ہم لوگ بس ہی بہرہ ور نہ ہوسکین گے۔
مین۔ الحمد للہ۔
قیصر۔ اس خوشی مین جلسہ دو۔ مین نہ مانونگا۔ جب سے بڑے پھوپھا صاحب کا انتقال ہوا۔ تمھارے ہان کوئی جلسہ ہوا ہی نہین۔
مین۔ بسر و چشم۔ چلو۔ ابھی ابھی امی جان سے ذکر کردونگا۔ ننھی کا کچھ بھلا ہو جائیگا۔ بسم اللہ اور رفتولا وغیرہ کو بھی بلا لینگے۔
قیصر۔ ابھی گھر جا کر کیا کروگے۔ چلو ذرا ننھی کے ہان چلین۔
مین۔ زکوجان کو بتا بتا کر جاؤ کو لوٹا۔
ننھی کے گھر کا دروازہ حسب معمول بند تھا۔ کھٹ کھٹایا تو چھوکری نے آکے کھولا۔ اور مجھے دیکھکر شاید ننھی سے خبر کرنے کو دوڑ گیا۔ کیونکہ وہ خود دروازے پر آکے ہم دونون کو اندر لیگئین۔

مین ۔ اس روز تمھارا قصہ تمام رات میرے خواب مین آیا کیا۔ ان سے قیصر سے بھی ذکر آیا تھا۔

ننھی ۔ آج اسوقت کیسے آئے ۔

مین ۔ بڑی مہم پہ آیا تھا۔ آج مجھ سے اور حسنا سے قطع تعلق ہوگیا اور خدا نے چاہا تو اب اس کسبی کوچے مین قدم نہ رکھون گا۔ یہ اخیر دفعہ ہو کہ میری گاڑی ادھر آئی ۔

ننھی ۔ (خوش ہوکر) خدا آپ کو نیک توفیق دے اور تو بہ پہ قایم رکھے ۔ یہان کی آب وہوا مین زہر بھرا ہوا ہو۔ آپ اپنے معصوم صفت رئیس زادے ہم بیسواؤن اور دغا بازون کے لایق نہین ہین ۔ ہم لوگون کی میزان دغا بازون اور بد معاشون ہی سے پٹتی ہو ۔

مین ۔ تم اپنے کو اس فرقے مین شامل ہی نہ کرو ۔ میری راے مین تم اب بھی ویسی ہو جو کبھی تھین ۔ ہان مین اس خوشی مین اپنے گھر پر ایک جلسہ کرنے والا ہون تم کو بھی آنا پڑیگا ۔

ننھی ۔ جبوقت یاد فرمائیے گا ۔ مین سر آنکھون سے آؤنگی ۔

مین ۔ جسدن تاریخ کا ٹھیک ہو جائیگا ۔ مین تم کو خبر کر دون گا تمھین بسم اللہ ۔ ملکہ اور فتو لا کو ساتھ لیتی آنا ۔

ننھی ۔ بہت خوب ۔ ہان آپ نے مرزا صاحب سے میرا ذکر کیا تھا ۔ اس کی مین شکر گزار ہون ۔ وہ دو تین مرتبہ تکلیف کرکے میرے غریب خانے پر آئے تھے ۔ آپ دونون صاحبون کی بڑی تعریفین کرتے تھے تھکتے تھے ۔ ایسے نیک مزاج اور ہوشیار امیر زادے میری نظر سے اب تک نہین گزرے ۔ مگر حسنا کی بابت اُنھون نے مجھ سے کچھ بھی نہین کہا ۔ انھین معلوم تو ضرور ہو گا ۔

مین ۔ معلوم ہوتا کیسا ۔ سب کچھ انھین کی صلاح سے ہوا ہی ۔

اسطرف کہین سے آپ کا مجرا ادہر آگیا۔

نتھی۔ جی ہان دو چار جگہون سے مجرے بھی آئے اور کئی میمنون کے صاحبزادے میرے عاشق بھی بن گئے ہین لیکن مین سب کو خالی خولی اخلاق پر ٹال رہی ہون۔ ان مین سے ایک کی عمر تو کسی طرح پندرہ سولہ برسون سے زیادہ نہ ہوگی۔ باپ کو مرے ہوئے پورا برس بھی نہین ہوا ہے۔ مگر سنتی ہون کہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے قریب پھونک چکے ہین۔ آپ کی حسنا ان پر مرتی ہین۔ وہ خود مجھ پر مرتے تھے۔

مین۔ ہوگا بھی۔ حسنا کس کس پر مریگی۔ خواجہ صاحب سے ان سے تعلق مجھی سے جدا واسطہ۔ ان میرے بھائی قیصر پر الگ عاشق۔

نتھی۔ آپ کو واقف کیا حسنا نے قیصر مرزا صاحب پر بھی عاشقی جتائی تھی۔ جلسے مین کچھ شبہ سا تو مجھے بھی ہوا تھا۔

قیصر۔ مجھپر عنایت ہوئی تھی مگر مین نے۔ ع۔ بھاری پتھر تھا چوم کر چھوڑ دیا۔

نتھی۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔

مین۔ اچھا اب خدا حافظ۔ جلسے کی بات نہ بھولیے گا۔

گھر پہنچکر قیصر تو محل مین چلے گئے۔ مین نے داروغہ میر ترب علی کو بلوایا۔ اور ان کو حکم دیا کہ کل خواجہ احمد جان نامے ایک شخص جو اکثر میرے پاس آتے رہتے ہین۔ کچھ رسیدین لیکے آئینگے۔ تم ان رسیدون کے مطابق روپیہ ان کو دیدینا۔ مجھ سے اطلاع کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ اس کے بعد مین نے داروغہ سے ماموں صاحب کے ملازمین کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انکے ہمراہ چار آدمی آئے ہین۔ دو ان کے قدیم خدمتگار ہین جنکو مین نے لکھنؤ مین دیکھا تھا۔ اور ایک داروغہ اور منشی جدید ملازم ہین۔ داروغہ کہین معالی خان کی سرائے مین رہتے تھے

دو برس سے ماموں صاحب کے پاس ہین - منشی جی باہر کے باشندہ
مین نے میر صاحب کو حکم دیدیا کہ خبردار ان لوگون کو کسی طرح کی
تکلیف نہ ہونے پائے -

مین - خدمتگارون کو تو مین پہلے سے جانتا ہون - داروغہ اور
منشی جی نئے ہین - تم سے ان مین سے کسی سے پہلے کی ملاقات ہے؟

میر تراب علی - بڑے نواب صاحب کے داروغہ شیخ شہامت علی
میرے ہم محلہ ہین - مین انھین خوب جانتا ہون - یہ منشی جی البتہ
اجنبی ہین - مین نے انھین کبھی پہلے نہین دیکھا - عجیب آدمی ہین
انسانون کی شکل سے نفرت ہے - جو کچھ کام ہوا کر لیا - ادھر
نواب صاحب محل مین تشریف لیگئے ادھر منشی جی نے دروازہ
اپنے کمرے کا بند کر لیا - جو کچھ کھانے کے وقت کھاتا ہے - اپنے
ساتھیون مین شاید کسی سے کبھی ہفتے دو ہفتے مین بات چیت
کرتے ہون تو کرتے ہون - قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی جی
کو کوئی بڑا رنج پہونچا ہے - کیونکہ امام بخش کل مجھ سے کہتا تھا کہ وہ گھر
بند کیے رویا کرتے ہین -

مین - واللہ - میر صاحب تم نے تو عجیب غریب بات کہی -
تم اب جاؤ آرام کرو - اور منشی جی کو میرے پاس بھیج دو -
داروغہ گئے اور منشی جی کو لیے ہوئے واپس آ گئے - وہ
صاحب سلامت کر کے ایک طرف کھڑے ہو گئے - منشی جی
کی عمر اندازاً تیس برس کی معلوم ہوئی - سر کے بال نصف سے
زیادہ سفید - آنکھون کے گرد سیاہ سیاہ حلقے نظر آئے - جسکے
دیکھنے سے یقین ہوتا تھا کہ وہ سالہا سال سے بیمار ہین - مین نے
ان کو بیٹھنے کی اجازت دی - تو وہ بولے - حضور نے میر صاحب
کے ذریعے سے تابعدار کو طلب فرمایا تھا - جو کچھ ارشاد ہو بجا لاؤن

مین - ماموں صاحب کے تشریف لانے کے بعد سے مین کچھ

ایسا عدیم الفرصت ہوں کہ آپ لوگوں کی خبرگیری بذات خاص نہیں
کر سکتا۔ مگر مجھے امید ہے کہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ آپ
میرے صاحب سے اپنی ضروریات کو بلا تکلف بیان کر دیا کیجیے۔
میں نے انھیں حکم دے رکھا ہے۔

منشی جی۔ یہ تو حضور کی بندہ نوازی ہے۔ مگر مجھے کسی شے کی حاجت
ہی نہیں ہوتی۔ سب کچھ بغیر مانگے موجود ہو جاتا ہے۔

میں۔ آپ کچھ بیمار ہیں۔

منشی جی۔ (ٹھنڈی سانس لے کر) حضور میں بیمار تو نہیں ہوں۔

میں۔ مگر جو شخص آپ کی صورت دیکھے گا آپ کو علیل بتائے گا۔
آپ فوراً علاج کیجیے۔ یہ کیفیت کتنے دنوں سے ہے؟

منشی جی۔ میں تو دو تین برسوں سے ایسا ہی ہوں۔ مگر یہ
حالت [illegible] جان ہی نکلتی ہے۔

میں۔ کسی کے خانگی معاملات میں دخل دینا اچھا نہیں۔ لہذا
مجھے معاف کیجیے گا۔ اگر میں کہوں کہ غالباً آپ کو کوئی بڑا رنج
پہنچا ہے۔ جس سے آپ کی صحت بدلتی ہے۔ آپ کا نام کیا ہے۔

منشی جی۔ خاکسار کو علی احمد کہتے ہیں۔

میں۔ اور وطن۔

منشی جی۔ کبھی ضلع بانس بریلی میں تھا۔ اب تو کہیں بھی نہیں۔

میں۔ آپ کے بال بچے۔

منشی جی۔ (آہ بھر کر) حضور تابعدار نے شادی نہیں کی۔

میں۔ اور اعزا تو ضرور ہوں گے۔

منشی جی۔ والدین تھے۔ مگر دو تین برسوں سے مجھے انکا کچھ
حال معلوم نہیں۔ زندہ ہیں کہ مر گئے۔

میں۔ (متاثر ہو کر) آپ میرے پاس آ کے بیٹھا کیجیے۔ تکلف
کی کوئی ضرورت نہیں۔ مجھے آپ کی حالت سے بہت ہمدردی ہے۔

منشی جی - جسطرح یہ میرے آقاے نامدار میرے واجب التعظیم ہین اسی طرح حضور بھی ہین - اس لیے گو مجھے یقین ہو کہ میری حاضری باعث تضیع اوقات ہوگی - لیکن چونکہ حضور کا ارشاد ہو ضرور حاضر ہوا کرونگا - بشرطیکہ کچھ حرج نہو -

مین - میرا کوئی حرج نہ ہوگا - آپ بے تکلف میرے پاس آیا کیجیے -

منشی جی - اسوقت تخفیف تصدیعہ -

مین - اچھا اب آپ جاکر آرام فرمائیے -

باب بستم

"میرا جلسہ"

حسنا سے قطع تعلق کرکے مین سبکدوش ہوگیا - اطمینان قلب جو اس ایک سال مین گھڑی بھر کے لیے بھی مجھے میسر نہین ہوا تھا - اب اس کی شکل نظر پڑی - اُن دنون کبھی قرضے کی فکر دامنگیر تھی تو کبھی حسنا کی کج ادائیون کا صدمہ - کبھی صحبت غیر کا دھڑکا تھا - تو کبھی اپنی کمزوری پر ندامت - اب ان سب کا ہشون کا وجود نہ رہا - سب سے بڑھکر یہ ہو کہ میرا دل قوی اس توبۃ النصوحہ پر سختی کے ساتھ قایم - اور الحمد للہ کہ اس تباہ کن طرز زندگی سے بالکل نفور رہی -

یہ سب کسنے کیا - میری بلقیس کی ایک گردش چشم سنے - کیونکہ نہ بلقیس کا سامنا ہوتا نہ حسنا کی جانب سے پہلے بے پروائی اور پھر نفرت ہوتی - سچ یہ ہو کہ بلقیس کی معصوم اور خلقی زیبا ادائیون نے میرے دل کو نیکی اور پاکبازی کا سبق دیکر مکر دغا اور تصنع کی طرف سے بالکل پھیر دیا -

منشی جی سے باتین کرتے کرتے بہت دیر ہوگئی تھی - مین محل مین جاتے جاتے پلنگ پر لیٹ گیا - اور حسنا کے ہان جو واقعہ پیش آیا تھا اُسپر غور کرنے لگا - اس واقعے کے دوران مین کوئی اور بات اس سے زیادہ نمایان نہ تھی - کہ حسنا پر جو غصہ مجھکو آیا وہ غصہ ہی غصہ تھا - اس مین رشک کی رتی برابر شرکت نہ تھی - مین نے اپنے دل کو اس تغیر پر خود مبارکباد دی - اور اپنی نجات پر خدا کا صدق دل سے شکر ادا کیا -

اتنے مین سنبل محل سے بلانے کو آئی - گیا تو دیکھا کہ والدہ اور ماموں صاحب بیٹھے ہین -

والدہ - قیصر اکیلے محل مین آئے - تم باہر کیا کرتے تھے -

مین - میر تراب علی سے کچھ باتین کرتا تھا - پھر ماموں جان کے منشی جی سے باتین کرتا رہا -

ماموں صاحب منشی جی کا حال کچھ میری سمجھ مین نہین آتا - اسوقت تو نہین - کسیدن کہونگا - وہ عجب صورت سے مجھے ملے - ذرا قیصر مرزا کو تو بلاؤ - اور لڑکیان کہان ہین کھانے کے بعد سے پھر میرے پاس نہین آئین -

والدہ - (پکار کر) زبیدہ خانم - ذرا رقیہ بیگم اور بلقیس کو بلا لاؤ - اور قیصر مرزا دلھن کے پاس ہونگے انھین بھی - چھوٹی بیگم وظیفہ سے فارغ ہو چکی ہون تو کہدینا کہ بڑے نواب صاحب محل مین تشریف رکھتے ہین -

(زبیدہ خانم سب کو بلا لائین)

ماموں صاحب - قیصر - تم سے تو فراغت سے باتین ہی نہین ہوئین - ادھر تو آؤ - تم کیسے دبلے حقیر ہو رہے ہو - کیا طبیعت اچھی نہ تھی -

قیصر - جی نہین - اچھا تو تھا - لکھنؤ سے واپس آنے کے بعد

مجھے طرح طرح کی فکرین پڑ گئی تھین ۔ جن سب مین بڑی فکر امی کی علالت کی تھی ۔ اب وہ صحیح ہو چلی ہین ۔ تو فکر کی نوعیت مین بھی فرق ہوتا جاتا ہو ۔

ماموں صاحب ۔ بڑی بیگم دیکھو اس لڑکے نے ماشاءاللہ کسطرح اپنے گھر کو سنبھالا ہو ۔ ان کے والد ہمیشہ سے تم جانو اول جلول اگر ایسا لایق بیٹا موجود نہ ہوتا تو ان کی گوشہ نشینی سے زمانے مین جائداد کا خدا حافظ تھا ۔

والدہ ۔ جی ہان مین بھی قیصر کو بہت ہوشیار اور سمجھدار جانتی ہون خدا اس کی عمر مین بہت برکت دے ۔ اب دلدار مرزا اور اسکے بیاہ کی فکر کرنی چاہیے (اس فقرے پر مین نے غور کرکے دیکھا کہ قیصر اور رقیہ دونون کی رنگتین زرد ہوگئین ۔ اور بلقیس دوپٹے کی آڑ مین کھانسنے کے بہانے مسکرا دی)

خالہ ۔ کہو سنئے ۔ تمھاری بہن ان بی بلقیس نے انگریزی کی پہلی کتاب ختم کی اور تم نے یا انھون نے کسی کو ایک ڈلی مٹھائی کی بھی نہ کھلائی ۔

رقیہ ۔ امی جان یہ کیا کھا ئینگی ۔ کسی کو ۔ زمانے بھر کی کنجوس آج بھیا سے البتہ تعجب ہو ۔

بلقیس ۔ (ہنسکے) آج کل دن خراب ہین ۔ مٹھائی تحلیل ہوتی یونہی ہیضون کا زور ہو رہا ہو ۔ دوسرے یہان کی مٹھائی مین مزا کون مزا سواد ہوتا ہو ۔

خالہ ۔ جی نہین ۔ آپ مٹھائی منگائیے تو سہی ۔ لوگون کے ہاضمے کی آپ کو کیا فکر ہو ۔

والدہ ۔ کہدو بیٹی ۔ کہ جتنی مٹھائی آپ لوگ کھائین ۔ ابھی آن کی آن مین موجود ہو سکتی ہو ۔ (خالہ سے) لڑکی یہ تو سچ کہتی ہو کہ یہان مٹھائی اچھی نہین ہوتی ہو ۔

ماموں صاحب ۔ شیخ شہامت علی کو حکم دیدو۔ وہ لکھنؤ سے لنگر کے کنوئیں کی برفیاں خط لکھکر منگا دینگے ۔

والدہ ۔ جی ہاں ۔ نہایت مناسب ہو ۔ مینے تم حکم دیدیا کہ بیس سیر برفیاں فوراً آجائیں ۔

مین ۔ بہت خوب ۔ ہاں امی جان ایک بات عرض کروں مانیے گا فرمایئے مانوں گی ۔

والدہ ۔ جان و دل سے ۔ کہو تو سہی ۔ مین نے تمھاری بات کبھی رد کی ہو ۔

مین ۔ ماموں جان کی تشریف لانے کی خوشی مین مین اپنے دوستوں کی دعوت کرنے والا ہوں ۔ ناچ بھی کرانا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں ۔

یہ اخیر دروغ مصلحت آمیز تھا ۔ جو میری زبان سے نکلا کیونکہ حسنا کا قصہ بزرگوں سے بیان کرنے کی مجھ مین جرأت نہین تھی ۔ اور جلسہ کی وجہ کچھ نہ کچھ بیان کرنی ضرور تھی ۔

والدہ ۔ بھائی جان اجازت دیں ۔ تو مجھے عذر نہین ۔ ناچ ہوگا تو ان کا حرج اوقات ضرور ہوگا ۔

ماموں صاحب ۔ بیٹا تم شوق سے جلسہ کرو ۔ مین اس رات کو چھوٹی بیگم کے محل مین چلا آؤنگا ۔ وہاں تک آواز نہ پہونچیگی ۔

والدہ ۔ تو میری اجازت ہو ۔ مگر جلسہ ایسی جگہ کرو ۔ کہ لڑکیاں بھی کہین سے ناچ دیکھ سکیں ۔ وہ کمرہ جہاں تم پہلے رہا کرتے تھے وہین جلسہ ہو تو اچھا ۔

مین ۔ جی ہاں نہایت درست ہو ۔ وہین جلسہ ہوگا ۔

. . . .

جلسے کا انتظام مین نے قیصر مرزا کو دیا ۔ اور اُنھوں نے نہایت سلیقے سے بند وبست کیا ۔ اس جلسے مین مین نے

اپنے اور قیصر مرزا کے خاص خاص احباب کو دعوت دی تھی۔
خواجہ صاحب کو بلانا مجھے مناسب معلوم نہین ہوا۔ کیونکہ اب
مین نے گویا اپنی زندگی کی کتاب کا ایک نیا ورق پلٹا تھا اور
اُس مین خواجہ صاحب کے سے اشخاص کی کوئی گنجایش نہ تھی
مرزا سہیل صاحب کو رقعہ ہم لوگون نے بذات خاص جا کر دیا۔
اُنھون نے مجھے حسنا سے ترک کر دینے کی مبارکباد دے کر
میری توبہ نصوحہ اور استقلال طبع کی بہت تعریف فرمائی۔
اور کہا کہ بڑے شکر کی بات ہی کہ آپ مزید تباہی اور بربادی
سے بچ گئے۔ مجھے جو خبر حال مین ملی ہی اس سے ظاہر ہوا
کہ خواجہ صاحب ایک بڑی سازش کا مواد جمع کر رہے تھے
جس سے آپ کی تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ پر ہیتا صاف
کرنا مقصود تھا۔ وہ تو کہیے کہ آپ وقت پر ہوشیار ہو گئے۔ ورنہ
جو کچھ نہ ہو جاتا تھوڑا تھا۔ خیراب خدا کے لیے اس راہ نہ چلیے گا
ارباب نشاط مین لی تنھی۔ بسم اللہ۔ ملکہ۔ آلہی جان اور
فتولا بلائی گئی تھین۔ قیصر کی تو رائے تھی کہ حسنا کو بھی دوسرے
نام سے چھٹی بھیجنا چاہیے۔ مگر مرزا صاحب نے اس سے
سخت اختلاف کیا اور وہ باز رہے۔

آٹھ بجے سے جلسے کے مہمان آنے شروع ہوے
پہلے مرزا صاحب تشریف لائے۔ اور ان کے بعد دیگر مہمان
حسب سب آئے۔ کھانا کھلایا گیا۔ اور کھانے کے بعد ناچ
شروع ہوا۔ بسم اللہ پہلے ناچی۔ اسکے بعد فتولا۔ فتولا کا گانا
قیصر کے ایک دوست سردار علی خان صاحب کی خاطر سے
ذرا دیر تک ہوا۔ پھر آلہی جان گائی۔ پھر ملکہ۔ اور بعد ان سب کے
ننھی کی باری آئی۔ ننھی نے محفل مین آکر اہل محفل کو ایک فرشی
سلام کیا۔ مرزا صاحب سے بہت ادب کے ساتھ ملی اور

قیصر مرزا کا اور میرا مزاج پوچھا۔ پھر آہستہ سے کہا کہ آج مبارکباد کا انعام قرار واقعی دینا ہوگا۔ (تبسم اللہ سے جو قریب بیٹھی تھی) کیون بہن۔

ضرور آج جانے نہ دینا۔ ورنہ نواب صاحب پھر نہ پکڑ ملینگے۔

محفل مین اور سب ملازمین تو کام کاج کر رہے تھے۔ مگر ماموں صاحب کے منشی جی مجھے نظر نہ آئے۔ امام بخش پان لایا تو مین نے آہستہ سے پوچھا معلوم ہوا کہ وہ اپنی عادت کے موافق دروازہ بند کیے سو رہے ہین۔

ننھی کا مجرا شروع ہوا۔ چونکہ اس جلسے مین بیشتر باشندگان لکھنؤ شریک تھے۔ وہ بھی دل کھول کر خوب ہی ناچی محفل خاطر خواہ محظوظ ہوئی۔ اسنے استائیان۔ ٹپے۔ ٹھمریان۔ سب چیزین نہایت لطف سے گائین۔ تین بجے شب کا وقت۔ ہر طرف سناٹا۔ اس مناسبت سے مین نے سوہنی کی فرمایش کی۔ اور ننھی نے یہ غزل گائی۔

فنا کیسی۔ بقا کیسی جب اُسکے آشنا ٹھہرے
کبھی اس گھر مین آنکلے۔ کبھی اُس گھر مین جا ٹھہرے
نہ ٹھہرا وصل کاش اب قتل ہی پر فیصلا ٹھہرے
کہانتک دل مرا تڑپے کہانتک دم مرا ٹھہرے
زہے قسمت حسینون کی بُرائی بھی بھلائی ہی
کرین یہ چشم پوشی بھی تو نظرون مین حیا ٹھہرے

ننھی نے یہ تین شعر منشی امیر احمد۔ آمیر مینائی مرحوم کی اس مسلسل غزل کے گائے تھے۔ ابھی اخیر شعر کا دوسرا مصرعہ ختم ہوا تھا۔ کہ بائین جانب سے "ہائے" کی ایک آواز آئی اور ساتھ ہی کوئی شے دھم سے گری۔ یہ سانحہ ایسا خلاف توقع تھا کہ ننھی چپ ہوگئی

اور ساری محفل دنگ رہ گئی - اب تلاش ہونے لگی کہ کسکی ہاے تھی اور کیا چیز دھم سے گری - اور لوگ تو ادھر اُدھر ڈھونڈھنے لگے مین خالو ابا کے کمرے کی طرف جدھر سے وہ آواز آئی تھی لپکا جیسے ہی کمرے کے اندر قدم رکھا ایک عجیب تماشا نظر آیا - جسنے مجھے نقش دیوار بنا دیا - یعنی دیکھتا کیا ہون کہ ماموں صاحب کے وہ منشی جی چوکھٹ کے قریب غش مین پڑے ہین - اور ان کے منھ سے کف اور ماتھے سے خون جا رہی ہے - مین نے فوراً مرزا صاحب اور قیصر کو آواز دی - میری آواز سنا سب لوگ اسی کمرے کی طرف دوڑ پڑے - قیصر نے نوکرون کو بلایا - ڈاکٹر کے لیے آدمی دوڑایا - اور منشی جی کو امام بخش اور میر تراب علی اٹھا کر اُنکے کمرے مین لیگئے - ڈاکٹر کے آتے آتے ہوش مین لانے کی ہزارون تدبیرین کی گئین - مگر انھین ہوش نہ آیا - اب رات بھی آخر ہو چلی تھی - جلسے کے شروع کرنے کا کیا موقع تھا - تھوڑی دیر مین سوا مرزا صاحب کے باہر کے سب مہمان چلے گئے -

ننھی اور بسم اللہ وغیرہ جلسے کی جگہ سے اُٹھکر دوسرے کمرے مین جہان وہ ٹھہری تھین چلی گئین - وہان پہونچکر ننھی نے مجھے بلایا اور کہا -

ننھی - یہ کن صاحب کو میرے گانے پر کیفیت آ گئی تھی - کیا مزے کا جلسہ بدھبنڈ ہوا ہے -

مین - میرے ماموں صاحب کے ساتھ ایک منشی جی ملازم ہو کر آئے ہین - اُن پر آپ کے گانے سنے یہ ستم کیا ہے - بیچارے ابھی تک بیہوش ہین - ڈاکٹر کے لیے آدمی دوڑایا گیا ہے -

ننھی - خدا کرے بیچارے ہوش مین آ جائین - کچھ درد کی بات نہین ہے - معلوم ہوتا ہے منشی جی کو حال و قال کا شوق ہے -

ہان حسنا کے ہان آپ کو خوب خوب صلواتین سُنائی جاتی ہین جلسے کی خبر سُنکر بہت اُچھلین کودین - مجھ کو قسمین دیکر جانے کی ممانعت کی - یہ بھی کہا کہ جانا تو مجرے کا روپیہ پہلے منگا لینا ورنہ مشکل سے ملے گا - مین نے کہا کہ مین مرتی بھی ہونگی تب بھی جاؤن گی - اور روپیہ انعام سمیت بغیر مانگے آگیا ہی -

بسم اللہ - میرے ۔ اِس کی بھی عجب وضع ایک آیا تھا - حسنا کہتی ہین کہ خبردار جو تم نے [illegible] نہین - [illegible] تھا - [illegible] ہو جائے گی - جیسے مجھے ایسی کھٹ کی پروا ہی - نواب صاحب آپ نے اچھا کیا جو ایسی پھوہڑی عورت کو چھوڑ دیا وہ آپ کے قابل نہین تھی - اب ذرا سمجھ بوجھ کے اور دیکھ بھال کے دل لگایئے گا -

نھی - مگر خدا کے لیے ہماری قوم سے الگ الگ - (بسم اللہ سے) بہت بُرا نہ ماننا -

بسم اللہ - بُرا ماننے کی کون بات ہی - ہم نگوڑیون مین بھی سب حسنا کی سی نہین ہوتین - اکثر ہم مین سے بھی نباہ کر جاتی ہین -

مین - تم نے سچ کہا - تمھاری قوم مین بھی ایسی عورتین موجود ہین - (ہنسکر) ایک تو تم ہی ہو -

بسم اللہ - (ناز سے) چلو ہٹو نواب - بنانا رہنے دو -

ننھی - مین بھی ان منشی جی کو دیکھنے چلون - بسم اللہ آتی ہو - نہ جاؤ گی تو لوگ کہینگے -

مریض کی نہ عیادت نہ سوگ مرتے کا

مرے جیسے کوئی مہرکس آرزو کیلیے

مین - کیا پیارا شعر ہی - کیا واقعی چلو گی - مین تو منشی جی کو بہو دیشی

چھوڑ آیا تھا - بیچارے کئی برسون سے بیمار ہین - دماغ پر گرمی چڑھ گئی ہو - تم لوگ وہان سب نوکرون مین کہان جاؤ گے -
ننھی - آپ بھی غضب کرتے ہین - ابھی اتنے آدمیون کے روبرو مجرا جو کر رہے تھے - آؤ بسم اللہ - چلو - فتو لا تم بھی آؤ - ملکہ باجی تو سو گئی ہین - شاید - باجی - باجی - منشی جی کو دیکھنے آؤ گی
ملکہ - (نیند مین) نہین تم جاؤ -
مین - تم لوگ ذرا ٹھہرو - مین جاکر دیکھ آؤن - ہوش آیا ہوگا تو تمھین لیجاؤن گا -

مین نے جا کے دیکھا تو منشی جی کو ہوش آگیا تھا - ڈاکٹر نے پیشانی کے زخم پر جو خفیف تھا - برف رکھوایا تھا - جب ڈاکٹر جا چکا - مین نے ننھی کو بلوایا - جسوقت وہ کمرے مین آئی ہی - منشی جی دروازے کی طرف سے کروٹ لیے لیٹے تھے - اس نے اخلاقاً طبیعت کا حال پوچھا تو اُنھون نے نحیف آواز سے الحمد للہ کہکر اس کی طرف رخ کیا - جون ہی ننھی کی نظر منشی جی پر پڑی وہ کلیجے پر ہاتھ رکھے ہوے پیچھے ہٹی اور تیورا کر گرنے والی تھی - کہ مین نے اور بسم اللہ نے روک لیا - اُدھر منشی جی نے اُٹھنے کا قصد کیا مگر اُٹھا نہ گیا -
منشی جی - مین نے پہچان لیا - افسوس بہت دیر مین ملاقات ہوئی -
اتنا کہکر وہ پھر بیہوش ہو گئے - ننھی نے اپنے کو بہت جبر کر کے سنبھالا - اور مجھ سے بستر پر پہونچا دینے کی درخواست کی - امام بخش اور بسم اللہ نے تھام کر اُسے کمرے مین پہونچا دیا - مین بھی پیچھے پیچھے تھا
ننھی اپنے بستر پر بیٹھ کر رونے لگی - مین نے عرق بید مشک اور کیوڑا برف مین ڈال کر پلایا - تو اُس حواس درست ہوے -

ننھی ۔ یہ منشی جی وہی ہین ۔ جو مجھے سسرال سے نکال لائے تھے ۔ اور جن کے ہاتھون مین اس خرابی کو پہونچی ہون ۔ اتفاق دیکھیے کہ مین نے غزل بھی وہ گائی جسکے سننے کا انھین بہت شوق تھا ۔ اکثر مجھسے گوایا کرتے تھے ۔

مین ۔ شبہہ سا مجھے بھی ہوا تھا ۔ اچھا اب تم گھر جاؤ ۔ کل طبیعت اچھی رہے ۔ تو آکر دیکھ جانا یہان کوئی ممانعت نہین ہے بی بسم اللہ ان کو گھر پہونچا دو ۔

اب بسم اللہ ننھی کو لے کر روانہ ہوگئین ۔ ملکہ اور فتولا وغیرہ پہلے جا چکی تھین ۔ تو مین پھر منشی جی کے پاس آیا ۔ ماشے کا خون بند ہوگیا تھا ۔ مرزا صاحب جانے کے لیے اٹھے تھے ۔ مین نے اُن سے سب حال بیان کیا ۔ جس پر اُنھون نے افسوس کیا ۔ اور ذرا دیر کے بعد وہ بھی تشریف لیگئے ۔

اب صبح ہوگئی تھی ۔ مین اپنے کمرے مین آیا ۔ قیصر مرزا نے دن کو جلسے کے انتظام مین بڑی محنت کی تھی ۔ وہ سو گئے تھے ۔ مین بھی سو رہا ۔ دن کو گیارہ بجے کے بعد میری آنکھین کھلین تو منشی جی کے اس واقعے سے میرے دل مین عشق کی جانب سے ایک تیز خیال پیدا ہوا ۔ مجھکو رہ رہ کر عشق کی کرشمہ سازی پر کہ جسنے ایک کو خانہ برباد اور دوسرے کو زمانے مین رسوا کیا تاسف ہوتا تھا چونکہ مین بھی مبتلاے دام بلا تھا اور اگر یہ نہ ہوتا ۔ تو شاید عمر بھر محبت کا نام بھی نہ لیتا اسی وجہ سے مین اُن کے حالات پر زیادہ موثر ہوا ۔

خیر مین اب پھر منشی جی کے پاس گیا ۔ ان کی حالت کسی قدر سنبھلی تھی مجھ سے وہ بیچارے عذر کرنے لگے کہ اُن کے باعث سے میرا یہ خوشی کا جلسہ ذرا سا پھیکا ہوا کہ کچھ لطف نہ آیا ۔ خون کے نکلنے سے وہ نہایت ناتوان ہوگئے تھے مہتاب تقلی سے لے کرے سے با لاکر

مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر بہت سویرے آیا تھا کہہ گیا ہے کہ بیمار کو تیسرے درجے کی دق ہے۔ ایسا آدمی دو تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا ورنہ اب کوئی علاج کارگر ہو سکتا ہے۔ جہانتک ممکن ہو تیمارداری کیجائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خود جناب ماموں صاحب خالو ابا کے ساتھ منشی جی کی عیادت کو تشریف لائے تھے۔

مین نے واپس آکر منھ ہاتھ دھویا۔ اور محل مین گیا۔ ماموں صاحب والدہ سے منشی جی کی حالت بیان کر رہے تھے۔ خالہ۔ ممانی۔ رقیہ اور بلقیس بھی بیٹھی تھین۔

ماموں صاحب۔ آؤ بیٹا۔ تم بیان کرو کہ یہ واقعہ کسطرح پیش آیا مین صبح کو دیکھنے کے لیے گیا تھا۔ مجھے حالت اچھی نظر نہین آتی ہے۔

مین۔ (پورا واقعہ بیان کرکے) ڈاکٹر آیا ہے کہہ گیا ہے کہ تیسرے درجہ کی دق ہے۔ منشی جی دو تین دن سے زیادہ بچ نہین سکتے۔ خون نکلجانا اور قیامت ہوا۔ اُس روز آپ نے ان منشی جی کی بابت کچھ ارشاد فرمایا تھا۔ آخر کبھی اُنھون نے آپ سے اپنا کچھ حال بھی بیان کیا۔

ماموں صاحب بہت کم۔ مین صرف اتنا جانتا ہون۔ کہ ایک دن مین باہر سے گھر کو واپس آرہا تھا۔ لوہے کے پل کے قریب آپ ہی آپ جی مین آئی کہ اتر کر تھوڑی دور پیادہ پا چلون۔ جون ہی پل پر پہونچا۔ دیکھا کہ کوئی آدمی گومتی مین کودنا چاہتا ہے مین نے دوڑ کر پیچھے سے اُس کو پکڑ لیا۔ پہلے تو مین نے اُسے تھانے مین سپرد کر دینا چاہا۔ مگر اُسکا چہرہ جسکی زردی فاقہ کشی کا پتا بتا رہی تھی دیکھکر مجھے ترس آیا۔ میری دھمکی کو سنکر وہ شخص ہنس دیا۔ مگر خدا ایسی ہیبت ناک ہنسی مجھے پھر نہ دکھائے۔ کہنے لگا کہ جناب آپ نے مجھپر بڑا ظلم کیا۔ ننند مجھے مرجانے دیجیے

میری زندگی نہ مجھی کو مفید ہی - نہ خلق اللہ کو - اور مجھ مین مصائب
کی برداشت کی طاقت نہین رہی - مختصر یہ ہی کہ مین اس کو اپنی گاڑی
مین بٹھا کر گھر لایا - غسل کرایا - کپڑے بدلوائے - اور کھانا
کھلوایا - یہ راحت اس کے حق مین زہر ہوئی - بجاے اس کے
کہ وہ کچھ سنبھلتا - اُلٹا بیمار پڑ گیا - دو مہینون تک برابر علیل رہا -
مگر جھبنوائی ٹولہ کے حکیم صاحب کے علاج سے کسی قدر اچھا ہوا -
جب اس کو صحت ہو چلی تو ایک دن میرے سوالات کے جواب مین
اسنے مختصراً اپنا حال بیان کیا جس سے ظاہر ہوا کہ یہ شخص کوئی دو برس سے
سے لکھنؤ مین ہی - پڑھا لکھا ہی - شریف زادہ ہی لیکن مسلمانون
کے لیے نوکری تو عنقا ہو لی ہی ہی - اس بیچارے کو بھی نہ ملی -
آدمی تھا حیادار بھیک مانگتے شرم آئی تو مزدوری کرنے لگا -
محنت کا عادی نہ تھا - بیمار ہو گیا - بیماری کے ساتھ فاقہ کشی -
آخر یہ تکلیفین نہ سہی گئین تو اسنے خودکشی کی ٹھان لی - اس دردناک
قصہ کا مجھ پر بہت اثر ہوا - مین نے اس کو اپنے ہان منشی گری
پر نوکر رکھ لیا - آدمی بڑا محنتی اور دیانتدار ہے - مجھ کو اسی قدر
معلوم ہی - جیسے اسنے کیا بیان کیا -

مین - منشی جی کو بات کرنے کی طاقت نہین آواز بھی صاف نہین
نکلتی - ذرا اچھے ہولین تو پوچھونگا - لیکن مجھے خارجاً کچھ حال
معلوم ہوا ہی - بے ادبی معاف فرمائی جائے تو گذارش کرون

ماموں صاحب - بیٹا کہو - بے ادبی کیسی -

مین - اصل یہ ہی کہ کل شب کو جو طایفے جلسے مین آئے تھے -
انمین ایک عورت لکھنؤ کی رہنے والی ننھی نامے بھی تھی - مجھے
معلوم ہوا کہ ننھی پہلے شریفون کی بہو بیٹی تھی - ان منشی جی کا گھر
اس کی سسرال سے ملحق تھا - وہ کم عمری مین بیوہ ہو گئی منشی جی
نے اس کو کسی طرح دیکھ پایا - نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن میدان خالی

پاکر یہ دونون بھاگ نکلے - منشی نے اپنا زیور اور کچھ زرِ نقد ساتھ لیا تھا - دونون دہلی گئے - دو تین برس دہلی مین رہے - جب زیور اور روپیہ ختم ہوگیا اور دو چار کڑاکے کے فاقے گذرے - منشی جی دہلی سے چلدیے - شاید وہین سے لکھنؤ آئے ہونگے - کیونکہ چند روز کے بعد منشی بھی لکھنؤ آگئی تھی - اس نے ایک بار انھین لکھنؤ مین دیکھا تھا -

خالہ - واہ وا - منشی جی تو عجب ذات شریف نکلے - خیر بیچارے اچھے ہوجائین -

مین - اچھا ہونا تو بظاہر غیر ممکن معلوم ہوتا ہے -

ماموں صاحب - ہان جب یہ بیماری اخیر درجہ پر پہنچ جاتی ہو تو پھر زندگی دشوار ہے -

مین - وہ عورت منشی آنے کو کہہ گئی ہے - کیون امی جان اسے آنے دون -

والدہ - ضرور - لو بھلا اس مین تمھارا کیا ہرج ہے -

خالہ - کیا قیصر ابھی تک سو رہے ہین -

مین - جی ہان - سونے دیجیے - کل دن بھر انھین نے تو انتظام کیا ہے -

ممانی - سنبل دیکھ آ تا قیصر سو کے اٹھے ہین - اگر سوتے ہون تو جگا نہ دینا -

سنبل - (واپس آکر) ابھی ابھی باشے انکہ جاگے ہین - تھوڑی دیر مین آتے ہین -

مین چار پیکر اٹھا باہر جانا چاہتا تھا کہ بلقیس نے بلایا - مین نے رقیہ کو بھی ساتھ لیا - اور ہم لوگ خالہ کے محل مین آئے -

بلقیس - اب تک ان منشی جی کی چیخ میرے کانون مین

گونج رہی ہے۔ تو یہ کیا اچھا خاصہ جلسہ بھر بھنڈ ہوا ہے۔ پوری غزل بھی سننے کو نہ ملی۔ کیا نام ہو اس عورت کا جسنے غزل گائی تھی۔

میں۔ نتھی۔

بلقیس۔ بڑی وفادار عورت ہے۔ مگر وہ اتنی طبیعت کی کمزور کیوں ہوگئی۔ کہ منشی جی کے بھڑکانے پر اپنی عزت و آبرو پر لات مار بیٹھی۔

میں۔ انسان کا دل ہی تو ہے۔ آتا ہو تو آندھی کی طرح۔ جیسان دل آیا۔ پھر عزت و آبرو۔ اعزا اقربا کسی کی پروا نہیں رہتی۔

بلقیس۔ میں تو ایسے دل کو اٹھا کر جوتے میں پھینک دون کیون باجی۔

رقیہ۔ (زرد ہوکر) بیشک۔ مگر نہ ہر عورت نتھی ہو سکتی ہو۔ نہ ہر مرد منشی جی۔ (پھر ہری لیکر) جانے بھی دو چھوڑو اس ذکر کو۔

میں۔ اچھا تم دونوں کمرے میں چلکے بیٹھو۔ میں بھی آتا ہون۔ ذرا دیکھ آؤن منشی جی کا کیا حال ہے۔

رقیہ۔ ذرا اپنے اُن دوست صاحب کو بھیجئے گا چچی کو اگر وہ ذرا دیر نہ آئے خفقان ہونے لگیگا۔

میں۔ (مسکراکر) اچھا۔

رقیہ۔ یہ آپ مسکرائے کیون۔

میں۔ میں مسکرایا۔ یا میرا چہرہ ہی ہنستا ہوا ہے۔

رقیہ۔ اچھا حضور۔ ہماری ہی آنکھون نے غلط دیکھا۔ آپ مسکرائے نہیں۔ بس۔

باہر آیا۔ تو قیصر کو جیسے بیٹھے پایا۔

میں۔ اگر آج کوئی سو رہا ہو تو تم۔

قیصر - ہان بہت سویا - کیا بجا ہی -
مین - گیارہ -
قیصر - نہین واللہ ہی -
مین - سچ کہتا ہون - تمھاری والدہ نے سنبل کو بھیجا تھا - انکو تمھارے دیر تک سونے سے خفقان ہو جاتا ہی - جلد اندر جاؤ - رقیہ نے مجھ سے کہا ہی کہ بھیجدینا -
قیصر - بس اب لگے تم بے پر کی اُڑانے - رقیہ نے کبھی نہین کہا ہوگا -
مین - واللہ بلقیس سے پوچھ لینا -
قیصر - اور سُنا - آپ کی بی نتھی دیر سے آئی ہین منشی جی کے پاس ہین -
مین - تم محل مین چلو - مین بھی آتا ہون - ذرا منشی جی کے پاس ہو لون - مجھے حالت اچھی معلوم نہین ہوتی
قیصر اُدھر گئے - مین منشی جی کے کمرے مین آیا - وہ ہوش مین تو تھے - مگر ضعف بڑھتا جاتا تھا - نتھی اُنکے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی بال جھل رہی تھی - اور اُس کے آنسو جاری تھے -
مین - بی نتھی - تم سے ان سے ملاقات ہونا اچھا ہوا - اب منشی جی کی خطا معاف کرو -
نتھی - اُنھون نے میری کوئی خطا نہین کی - میری قسمت کا لکھا میرے سامنے آیا -
منشی جی - (بہت کمزور آواز سے) حضور - یہ عورت وفادار - جان نثار - قول کی سچی محبت کی پکی ہی - مین بے ایمان دغا باز - بزدل - اور ننگ خاندان ہون - اس نے میرے لیے مال متاع اور سب سے بڑھ کر اپنی عزت و آبرو کو غارت کیا - مین نے اس کے عوض مین بیوفائی کی - اور ایک بڑے

نازک وقت مین اسکو دیارِ غیر مین بے یار و مددگار چھوڑ کر بھاگ نکلا - جسکا نتیجہ یہ ہو کہ وہ شریف ماں باپ کی بیٹی ہو کر آج بازاری رنڈی ہی - ایسا گناہ معافی کی حد سے گذر چکا شکر ہو کہ مین مرتا ہون - میری زندگی - وفاداری - راست بازی اور انصاف پر بڑا الزام ہو -

ننھی - (بیتاب ہوکر) احمد خدا کے لیے ایسی باتین نہ کرو - تمنے میرے ساتھ کوئی بدی نہین کی - تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے اسلیے کہ تم سے مجھکو ننگا بھوکا نہین دیکھا جاتا تھا - تقدیر کا لکھا کسیطرح مٹ نہین سکتا - تم چھوڑ کر نہ بھی جاتے تب بھی یہی ہوتا - میری دل سے دعا ہی کہ خدا تمھین اچھا کردے -

منشی جی - صحت - میری دوا نہین ہو -

موت ہی سے کچھ علاج دردِ فرقت ہو تو ہو
غسلِ میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو

پاس آؤ - یہان - اور میری موت کی دعا کرو - موت کی موت . . . .

یہ فقرہ ختم ہوا تھا کہ منشی جی کا منکا ڈھل گیا - ہاتھ پانوٗن بےحس و حرکت ہو گئے - ننھی چلا کر رونے لگی - ڈاکٹر نے آکر دیکھا تو روح پرواز کر چکی تھی -

. . . .

منشی علی احمد کے انتقال کے چھ مہینے بعد میرے پاس یہ خط بمبی سے آیا -

جناب نواب صاحب - تسلیم - آپ یہ خط دیکھکر حیران ہونگے کہ کسکا ہو - یہ اسی بدبخت ننھی کا خط ہو جسکو آپ نے کلکتے مین دیکھا تھا - مین حج و زیارت کی غرض سے جہاز جا رہی ہون - میرے والدین بھی ساتھ ہین کلکتے سے

لکھنؤ واپس آ کر میں نے انھیں خط لکھا تھا اور وہ مجھے میرے گھر
لیگئے تھے - میرا قصد اب ملک میں واپس آنے کا نہیں ہے -
کہا سنا معاف فرمائیے گا - جناب مرزا صاحب اور نواب قیصر مرزا
صاحب کی خدمت میں بندگی -
اس خط کے بعد پھر منشی کا کوئی حال مجھے معلوم نہ ہوا -

باب بست ویکم

حکم ہے کوئی حال دل مضطر نہ کہے
ضبط سے جان پہ بنجائے تو کیونکر نہ کہے

ماموں صاحب کو کلکتہ تشریف لائے چھ مہینے کا عرصہ
گذر گیا - وہ اس درمیان میں دو مرتبہ تنہا لکھنؤ تشریف لے گئے
اس کی وجہ یہ تھی کہ والدہ اور خالہ کے انتہا سے اصرار سے
انھوں نے لکھنؤ سے قطع تعلق کر دیا - تمام جائداد فروخت کر ڈالی -
اور جسقدر ملازمین باقی رہ گئے تھے سب کو یہاں بلا لیا - وہ علحدہ
مکان لیکر رہنا چاہتے تھے - مگر یہ بھی والدہ نے نہ مانا -
چھ مہینے کا زمانہ ہر قسم کے تجربے اور اندازے کے لیے
کچھ کم نہیں ہے - بشرطیکہ انسان ہر بات کو بنظر غور دیکھتا رہے -
مجھے یہ دعوی نہیں ہے کہ میں عادتاً ہر بات پر غور کرتا یا ہر شے کو بنظر
تعمق دیکھتا ہوں - میری عمر کے لوگ تو سوائے لہو و لعب کے
کسی سنجیدہ شغل میں جی ہی نہیں لگاتے - مگر رقیہ اور بلقیس کے
مزاجوں کے اندازہ کرنے کی مجھکو ضرورت تھی - اس لیے میں نے
اسطرف کسی قدر توجہ کی جسکا نتیجہ یہ ہو -

بلقیس کے مزاج کا بہت اُبھرا ہوا رُخ اُس کی تیزی اور زودرنجی ہی - تحمل ایسے مزاجون مین کم ہوتا ہی - اُس کو بھی نہین ہی مگر ساتھ ہی اس کے وہ حد درجہ کی ذہین اور سمجھدار ہی - اس کے ساتھ ہی وہ دل کی صاف ہی بگڑ کر جلد من بھی جاتی ہی - رحمدل ایسی کہ کسی کی مصیبت دیکھ نہین سکتی - عفت وعصمت کے خیالات کا اُس کے دل مین ہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہی - شرفا کی لڑکیان عفیفہ اور صاحب عصمت ہوتی ہی ہین - یہ صفتین تو گویا اُن کو گہوارے مین ملتی ہین مگر بلقیس مین ایک یہ خوبی زیادہ ہی کہ اُسکی راے مین جو عورتین اپنے اس بیش قیمت قرین زیور کو کھو بیٹھتی ہین - وہ جامۂ انسانیت سے خارج ہو جاتی ہین -

برخلاف بلقیس کے رقیہ بیگم - حلیم - سلیم الطبع اور نہایت ہی عقیلہ ہین -

بلقیس سے جسقدر ربط وضبط بڑھتا جاتا تھا - میری حسرتون اور ارمانون مین بھی ترقی ہوتی جاتی تھی - لیکن یہ زمانہ ہم لوگون کی زندگی کا بہت دلچسپ زمانہ تھا -

اہل دل میری حالت پر غور کرین - اب جبکہ میرا دل تمام اور علایق سے پاک ہو کر بلقیس کا ہو چکا تھا - اس کے مشغلے کے واسطے کوئی بات ضرور ہونی چاہیے تھی - مگر مین نے اس عرصے مین ہر طور پر اسے مار مار کے رکھا - اور ہر ایسی بات سے جسپر میرا نفس بھی مجھ ملامت کر سکے احتراز کیا - کیونکہ میری سمجھ کے ساتھ یہ راے تھی اور ہی کہ اگر شریفون کی اولادین باوجود غلبۂ جذبات شباب کے ہر وقت اپنی شرافت اور اپنے خاندان کے نام ونمود کو پیش نظر رکھین اور اُن کو اس بات کا حس رہے کہ اُن کی چال ڈھال اور حرکات سکنات پر اُنکے سارے گھرانے کی عزت وحرمت منحصر ہی - تو کبھی بدنامی کے

اسباب مہیا نہین ہوسکتے - اور نہ اسطرح کے مردون اور اسطرح کی عورتون کی مجالست باہمی خطرناک ہے -

اس سوانح عمری کے دوران مین اتنا تو ضرور دیکھا گیا ہوگا - مین نے کسی قسم کا پردہ ہی کب کیا ہے - کہ باانیہمہ عیش پسندی مین عیاشون کے اکثر قابل نفرت عیوب سے پاک ہون - اور ہر وقت مجھکو اپنی قابل اصلاح طرز زندگی کی اصلاح کی فکر رہی ہے - اور یہی خواہش آخرکار میری نجات مین معین ہوئی - ورنہ ایک نوجوان ایسی صحبت مین جو بدقسمتی سے مجھے ملی تھی - پڑکر بہت کم اپنی حالت کی درستی آپ کرتا ہو -

مین بلقیس سے تنہائی مین بات چیت کا مشتاق رہتا ہون - اور اکثر تنہائی ملی بھی - کیا کوئی شخص میری تنہائی کی گفتگوون پر جو اس سرگذشت مین کسی جگہہ درج ہو چکی ہین - جھوٹ موٹ بھی کوئی اعتراض کا پہلو نکال سکتا ہے - مین دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ میرا سخت سا سخت عیب جو بھی اس مین کامیاب نہ ہوگا -

اس چھ مہینے کی مدت مین بلقیس نے چھ سات انگریزی کتابین پڑھ لین لکھنا بھی سیکھ لیا - بول چال بھی کرنے لگی -

ایک دن مین نے کھانا کھانے کے بعد فورًا باہر جانے کا قصد کیا - بلقیس نے روکا - اور کہا کہ باجی آپ کا کتب خانہ دیکھنا چاہتی ہین - چلیے دکھا دیجیے -

مین - جب انھون نے تم سے ایسی خواہش ظاہر کی تھی تم نے امی جان سے کہکر انھین دکھا دیا ہوتا - مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی - تمھاری باجی کھانے پر نہ تھین کہان ہین -

بلقیس - بھلا یہ بھی باتون کا کوئی قرینہ ہے دھوپ مین کھڑے ہو - ابھی خالہ امان نے دیکھا نہین ہے - دیکھین گی تو وہ ڈانٹ

بتائینگی کہ یاد کر دو گے۔
والدہ کی نظر آخر میرے اوپر پڑ ہی گئی۔ اور وہ پکار کر بولیں۔
سنئے صاحب۔ دھوپ مین کیون کھڑے ہو بلقیس ہٹو وہان سے سایہ مین جاکو۔
بلقیس۔ (پکار کے) کہہ رہی ہون بھائی سے کہ ذرا میری نئی کتاب کا سبق سنتے جائیے۔ مگر نہین مانتے۔ نہ کچھ کام ہو نہ کاج۔ باہر چلے جاتے ہین۔
والدہ۔ جاؤ۔ صاحب اسکا سبق سُن لو۔ اسوقت باہر جانیکی کیا ضرورت ہی۔
بلقیس۔ (آہستہ سے) اب تو چلوگے۔
مین۔ ہان اب مضائقہ نہین ہی۔ چلو۔ تمھاری باجی کہان ہین
بلقیس۔ ممانی کے پاس تھین۔ مجھے ایک بات آپ پوری پوری معلوم ہوگئی۔ ٹھیرو تو کہونگی۔
مین۔ (کمرے مین پہونچکے) وہ بات کیا ہی۔
بلقیس۔ مجھے تمسے گلا ہی۔ کہ تم کو بہت دنون سے معلوم تھی اور تم نے مجھ سے چوری کی۔
مین۔ اے صاحب کچھ کہو تو سہی۔
بلقیس۔ اوہی جان بوجھ کر انجان نہ بنو۔ یہی تو مجھے بُرا معلوم ہوتا ہی۔ قیصر بھائی کی بات۔
مین۔ قیصر کی کون سی بات۔ کچھ کھُل کر کہو تو مین جواب دون
بلقیس۔ دیکھو پھر وہی اُڑن گھائیان بتانے لگے تمھین قیصر بھائی کی کوئی بات معلوم نہین۔
مین۔ مجھے قیصر کی سیکڑون باتین معلوم ہین خدا جانے تم کس بات کو پوچھتی ہو۔

بلقیس - قیصر بھائی اور باجی دونون مین بڑی گہری محبت ہی -
مین - (حیرت ظاہر کرکے) تھین واللہ - تم سے کسنے کہا -
بلقیس - کہتا کون - مین نے خود بھانپ لیا - کچھ اُس روز کی تقریر سے - جب مین قیصر بھائی کو بلا لائی تھی - اور زیادہ تر روز کے رونے سے -
مین - پھر تم نے اپنی باجی کو بھی ٹٹولا - وہ تو تھاری گیان ہین
بلقیس - قیصر بھائی تھارے دوست ہین - مین تم سے پوچھتی ہون -
مین - اگر تھارا خیال صحیح ہی - اور مجھ کو قیصر کا یہ راز معلوم ہی تو دوستی کا یہ شیوہ نہین ہوتا کہ مین وہ راز تم سے بھی بیان کردون - تم اپنی باجی کا راز مجھ سے کہو گی - !
بلقیس - (روٹھنے کی ادا سے) بس اب سگے قال اللہ اور قال الرسول کرنے - بات کو ٹالنا منظور رہوا کرے تو صاف صاف کہدیا کرو - ایچ پیچ کیون نکالا کرتے ہو - چلو ہٹو - مین نہین بولتی -
مین - (ہنسکے) پھر وہی روٹھنا - کیا بُری عادت ہی -
بلقیس - بھئی ہمین نہ چھیڑو - جاؤ ہم بدمزاج سہی - جس کا جی چاہے ہم سے بولے - نہ جی چاہے نہ بولے -
مین - اچھا ادھر آکر بیٹھو -
بلقیس - معاف کیجیے - تم نہ بتاؤ گے تو کیا ہوگا مین باجی سے پوچھ لون گی - مگر آج کی بات یاد رکھنا -
مین - یہی تو مین کہتا ہون - تم پہلے اُن سے پوچھو - وہ آدھی بتائین گی تو مین پھر پوری کہدونگا -
بلقیس - پھر وہی چالاکی - جاؤ - مین اب پوچھتی ہی نہین -
مین - خیر یہ تو ہنسی تھی - قیصر مرزا اور رقیہ میرے تھارے

دونون کے عزیز ہین

بلقیس ۔ (کانون مین اُنگلیان دیکر) مین سنتی ہی نہین ہون۔

مین ۔ (اُنگلیون کو ہٹاکر) اب سنو قرینے سے تمھارا قیاس بالکل صحیح ہی۔ قیصر مرزا اور رقیہ مین کئی برسون سے محبت ہی۔

بلقیس ۔ اب تم آئے سیدھے راستے پر۔ آخر ممانی امان سے کہکر دونون کی شادی کیون نہین کرا دیتے ۔ واہ ری تمھاری دوستی ۔ تم نہین کہتے تو مین کہدون گی ۔

مین ۔ کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا ۔ یہ کام جیسا ظاہر مین آسان دکھائی دیتا ہی آسان نہین ہی ۔ بڑے بڑے جھگڑے پڑے ہوے ہین ۔

بلقیس ۔ وہ جھگڑے کیا ہین ۔ مین بھی تو سنون ۔

مین ۔ بڑا قصہ ہی ۔

بلقیس تمھین کہنا پڑیگا ۔

مین ۔ تم سنکر خوش نہ ہوگی ۔ اور مین تمھین رنج دینا نہین چاہتا ۔

بلقیس (گھبراکر) ہنسی سے کہتے ہو ۔ کہ سچ ۔

مین ۔ ہنسی کا کیا موقع ہی ۔

بلقیس ۔ (دل پر جبر کرکے) تم کہہ بھی دو ۔ مجھے رنج نہوگا ۔ اور ہوگا بھی تو برداشت کرلون گی ۔

مین نے بلقیس کو مصر پاکر جو جو واقعات اتنے عرصے مین پیش آئے تھے ۔ ایک ایک کرکے بیان کردیے ۔

بلقیس خاموش سنتی رہی ۔

بلقیس ۔ (میرے ختم کرنے پر) گھر مین اتنی باتین ہوگئین اور مجھ سے کسی نے کچھ نہ کہا ۔ تم بھی چپ رہے ۔ اس کی شکایت ہی ۔

ممنوع ہو گئی ہو۔ جب تک ایک شخص اپنی چاروں بی بیوں سے
برابر کا برتاؤ ۔ ایک سا ان محبت نہ کر سکے چار شادیاں کرنی نہ چاہئے
میرے نزدیک قانون فطرت اسکا مقتضی ہو کہ میاں بی بی میں
محبت کا تعلق ہو۔ یہی میرا حال ہو۔ کہہ چکا ہوں کہ تم میری
جان کا ایک جزو ہو۔ ایسی حالت میں رقیہ بیگم سے شادی کرکے
میں اس کی زندگی کیوں برباد کیوں ۔ وہ بیزبان ہیں ہماری
کنواری لڑکیاں بے زبان ہوتی ہیں ۔ اپنے والد کی عدول حکمی
نہ کرینگی ۔ شادی ہو جائیگی ۔ لیکن عمر بھر نہ وہ مجھ سے خوش
رہینگی نہ میں اُنسے خوش رہونگا ۔ اسپر قیصر مرزا کے حسرت
و ارمان کا خون بھی میرے سر رہیگا ۔ اور سب سے بڑھکر یہ ہو
کہ تم سے میری آنکھیں کیونکر چار ہونگی ۔

بلقیس ۔ (آنسوؤں کو پیکر) اے مجھ نگوڑی کی بات چھوڑو ۔
میں ایسی کہاں سے رنگا کے آئی ہوں کہ کسیکو میرا خیال ہو ۔
میں ۔ قرینے سے بات سنو ۔ یہ وقت روٹھنے اور خفا ہونیکا
نہیں ہو ۔

بلقیس ۔ آخر خالہ اماں اور ابا سے ان سب بھیدوں کو کون
بیان کریگا ۔ قیصر بھائی کی زبان بند ۔ تم کچھ کہہ نہیں سکتے ۔
باجی کا اور میرا حال ظاہر ہو پھر پانچواں آدمی کہاں سے آئیگا ۔
میں ۔ یہی تو وقت آپڑی ہو ۔ ابھی تک کوئی صورت مشکل
آسان ہونے کی ذہن میں نہیں آئی ہو ۔ دن رات اسی سوچ
میں رہتا ہوں ۔ اگر کچھ سمجھ میں آتا ہو تو یہی کہ خود جی کڑا کرکے
امی جان کو سارا حال پوست کندہ لکھکر بھیجدوں ۔ یا قسمت
یا نصیب ۔ یا اِس سر سے یا اُس سر سے ۔

بلقیس ۔ اے ہو ۔ تم سے کیسے لکھا جائیگا ۔ شرم نہ آئیگی ۔
میں ۔ شرم بیشک آئیگی ۔ مگر شرم کے ہاتھوں جان پر بنی جاتی ہو ۔

تم کہو تمھاری کیا رائے ہے۔
بلقیس ۔ مین ابھی کچھ کہہ نہین سکتی ۔ باجی بہت عقلمند ہین ۔ اُن سے پوچھ کے کہون گی ۔ لیکن اُن کو یہ پورا قصہ سُنا دینا چاہیے ۔
مین ۔ ضرور سُنا دو ۔ مین جانتا ہون کہ ابھی تک رقیہ کو میرے ساتھ نسبت ہونے کی تجویز معلوم بھی نہین ہے ۔ پھر کب کہو گی ۔
بلقیس ۔ آج رات کو سوتے وقت ۔ اچھا اب چپ ۔ باجی آ رہی ہین ۔
رقیہ ۔ (اندر آکر) اے لو بھیّا تو یہان بیٹھے ہین ۔ اور وہان تلاش ہو رہی ہے ۔
مین ۔ تلاش ۔ مجھے کون ڈھونڈھتا تھا ۔
رقیہ ۔ آپ کے دوست ۔ چچی کے پاس تھے ۔ ابھی سنئی بازار گئے ہین ۔ (بلقیس سے) کیون تم چپ چپ کیون ہو ۔
بلقیس ۔ مین ۔ چپ چپ ہون ۔ تم نے بھی غضب کیا ۔ بھلا میری زبان رُکنے والی ہے ۔
رقیہ ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تم بھیا سے باتین کر رہی تھین مین آئی تو چپ ہو گئین ۔
بلقیس ۔ باتین ضرور کر رہی تھی ۔ مگر جب سلسلہ ختم ہو گیا ۔ چپ ہو رہی ۔ اب تم شروع کرو ۔ اے ہان بھائی سے نئے ناول کا ذکر کرو تو ۔ تم کہتی بھی تھین کہ اُنھین دکھاؤن گی ۔
مین ۔ کیسا ناول ۔
رقیہ ۔ اندنون ایک اردو کا ناول نکلا ہے ۔ مین نے کسی اخبار مین دیکھ کر منگایا تھا ۔ کیا مزے کا قصہ کا ہے ۔ آپ نے دیکھا ہو گا ۔
مین ۔ نہین مین اُردو کے ناول بہت کم دیکھتا ہون ۔ کیا نام ہے ۔
بلقیس ۔ ذات شریف ۔ باجی نے مجھے پڑھنے کو دیا ہے ۔ دس بارہ ورق پڑھ چکی ہون ۔

مین۔ ذرا مین بھی دیکھون۔ لے تو آؤ۔
بلقیس۔ (اپنے تکیے کے نیچے سے نکال کے) لیجیے۔
مین۔ اخاہ۔ یہ تو مرزا محمد ہادی صاحب کی تصنیف ہی۔ زبان لکھنا مرزا صاحب کا حق ہو۔ کہان کا قصہ ہی۔
رقیہ۔ لکھنؤ کا۔ ایک رئیس زادے کی تباہی کا بیان ہو۔
مین۔ رئیس زادون کو تباہ ہوتے ہی سُنا۔ انصاف کی بات تو یہ ہی کہ ہندوستانی امیرون کی حالت افسوس کے قابل ہی۔ (اس فقرے پر مجھے خود اپنی حماقتین اور گذشتہ بیہودگیان یاد کر کے شرم کے مارے پسینہ آگیا) شی لطیف جسکا نام عقل ہی اس سے یہ لوگ کام ہی نہین لیتے۔ صریحًا جانتے ہین۔ کہ انکی طرز روش ان کو تباہی اور بربادی کی طرف لیے جاتی ہو۔ اور آنکھون سے سیکڑون اپنے جیسے امیرون کو برباد ہو جاتے بھی دیکھتے ہین۔ پھر بھی ہوشیار نہین ہوتے۔ نہ ان کا کام لائق تعریف نہ ان کا قول لائق اعتبار۔ دن رات مضر اور لالعینی اشغال مین گذارتے ہین۔ اور آخر دن پر ایک دن وہ آتا ہو۔ جب دولت پر لگا کے اُڑ جاتی ہی اور بقول مسٹر پکولیٹن کے دوستون کو بھی ساتھ اُڑا لیجاتی ہو۔ لکھنؤ کے سیکڑون قصے مین نے سنے ہین۔ اور ایک بڑے خاندان کے ایک صاحبزادے کو تو خود مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی۔ جب مین اُس سال لکھنؤ گیا تھا۔ ان کے ایک دوست نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ کہ یہ شخص کوئی دس ہی چار برسون پہلے دس بارہ لاکھ نقد کا مالک تھا۔ جواہرات اور جائداد غیر منقولہ علحدہ۔ باپ کے مرنے کے دو برس کے اندر ساری دولت غائب۔ اب نان شبینہ کو محتاج ہین۔ کچھ تعجب نہین کہ اس ناول مین انھین کا حال لکھا گیا ہو۔
بلقیس۔ روٹیون کو محتاج ہین۔ اوہ ہو۔ کیا کچھ بھی باقی نہ رہا۔

مین - کچھ بھی نہین - کہتا تو ہون - فاقے پر فاقے ہوتے ہین -
بلقیس - ان کے عزیز قریب کوئی نہین -
مین - ہین کیون نہین - بڑے بھائی تو چلین سے چلے - آج کل لکھنؤ کے چند امیرون مین سے گنے جاتے ہین -
بلقیس - بھائی ہین تو خبرگیری ضرور کرتے ہونگے -
مین - تمنے بھی خوب کہی - بھائی خبرگیری کرینگے!!! بھلا امیرون مین قرابت اور جزئیت کا کوئی لحاظ ہوتا ہی - اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ - ایک بھائی خوشحال - دوسرا فاقہ کش اکثر مطمئن بھائی محتاج بھائی کو بھائی کہتے شرم کرتے ہین -
رقیہ - اسی طرح کا قصہ تو اس ناول مین بھی لکھا ہی - مجھے یاد نہ ہی کہون -
بلقیس - ای ہی - باجی ابھی نہ کہو - میرا لطف نگوڑا جاتا رہیگا -
مین - ہان - تم کیون تکلیف کرتی ہو - ہین دیکھ لونگا - قصہ سن لینے سے پھر پڑھنے مین مزا نہین آتا - لکھنؤ سے اکثر ناول نکلے اور نکلتے رہتے ہین - مگر زبان ایسی اینٹھی ہوئی ہوتی ہی کہ مین نے جب کبھی دیکھا غصے مین اُٹھا کر پھینک دیا - تم نے منشی سجاد حسین اڈیٹر اودھ پنچ کے ناول دیکھے ہین -
رقیہ - نہین تو - کیا نام ہی -
مین - اُن کے کئی ناول ہین - کایا پلٹ - احمق الذین - حاجی بغلول - میٹھی چھری - طرحدار لونڈی -
بلقیس - بھئی نام کیا کیا جن کے رکھے ہین - سُننے سے ہنسی آتی ہی -
رقیہ - آپ کے پاس ہین -
مین - مین نے منگائے تو بیشک تھے - لیکن لوگ مانگ لیگئے اور پھر واپس نہ ملے - مگر فوراً آسکتے ہین - مین آج ہی ان ناولون

کے لیے مطبع کو لکھدونگا ۔
بلقیس ۔ جو بھول نہ جائیے ۔
مین ۔ (رقیہ سے) وہ تمھاری انا جو آئی تھی ۔ دکھائی نہین دی ۔ کہان ہی ۔
بلقیس ۔ وہ تو ماموں ابا سے ایک برس کی رخصت لیکر اپنے گھر گئی ہی ۔ اس کے پوتون کی شادیان ہین ۔

باب بست و دوم

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

بلقیس سے گفتگو کا مجھپر یہ اثر ہوا کہ رات کو کھانے کیطرف رغبت نہ ہوئی ۔ اور نیند بھی نہ آئی ۔ حسرتون کا ہجوم ایک طرف تھا ۔ یاس و ناامیدی کی ہیبت ناک صورتین دوسری جانب ڈرا رہی تھین ۔ دماغ مختل ۔ حواس منتشر کوئی تدبیر اس گتھی کے سلجھانے کی نہین سوجھتی تھی ۔ سوچنا چاہتا تھا تو خیالات مجتمع نہین ہوتے تھے ۔ قیصر مرزا بھی نہ تھے ۔ جو اُن سے باتین کرکے رات کاٹتا ۔

بلقیس کا یاس و حسرت کے ساتھ رقیہ بیگم سے میری شادی کی تجویز پر رلے دینا ۔ میری چھاتی پر سانپ کی طرح لوٹ جاتا تھا ۔ اور یہ خیال آتا تھا کہ اگر والدہ مرزا اخیر جواب نانگین کی نو کیا کہونگا مین نے کہہ تو دیا ۔ مگر کیا مجھ مین اتنی جرأت ہی کہ مین قیصر مرزا اور رقیہ کی محبت اور بلقیس پر اپنی فریفتگی کا حال بیان

کر سکوں گا۔ کیا ان باتوں کے زبان سے نکلنے پر وہ خاندانی پیچیدگیاں نہ پڑ جائیں گی۔ جو حقیقت میں اکثر خاندانوں میں پڑ جاتے دیکھی گئیں ہیں۔ کیا والدہ اور خالہ۔ ماموں صاحب۔ اور خالو ابا میری اور قیصر کی اس خلاف دستور جدت پر دل میں شرمندہ ہو کر مجھ کو قابل ملامت نہ سمجھیں گے۔

میں نے برس روز ادھر مرزا صاحب سے والدہ کو اپنے اور قیصر کے حال کی اطلاع کا وعدہ تو کر لیا۔ اب جب ایفاء وعدہ کا وقت آ گیا۔ میرے حواس بجا نہیں ہیں۔ نبضیں سی چھوٹی ہوئی ہیں۔ فجر ہوتے ہوتے مجھے نیند آئی تو رات بھر کی خستگی نے مجھے دیر تک سُلایا۔ دن کے دس بجے آنکھ کھلی۔ طبیعت بدمزا تھی۔ دل پریشان اور بدحواسی چہرے سے نمایاں تھی جاگتے ہی میں نے امام بخش کو آواز دی وہ آیا تو اُس نے بیان کیا کہ چار پانچ دفعہ مجھے محل سے طلبی آ چکی ہے۔ سرکار گھبرا رہی ہیں میں فوراً اندر گیا والدہ دراصل پریشان تھیں۔ میں پہونچا۔ تو اُنھوں نے بہت پیار سے اپنے پاس بٹھا لیا۔ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور طبیعت کا حال پوچھنے لگیں۔ یہی موقع تھا کہ میں کھل پڑتا مگر بات لبوں تک آتے رہ گئی۔ اور پھر وقت نکل گیا۔

والدہ۔ آخر مجھ سے تو کہو کہ تمھاری حالت کیا ہے۔ چہرے پر ہوائیاں چھوٹ رہی ہیں۔ کل تک تو تم اچھے خاصے تھے یہ ایکبارگی بدمزگی کیسی۔

میں۔ جی نہیں۔ میری طبیعت اچھی ہے۔ صرف رات کو نیند نہیں آئی۔

والدہ۔ نیند نہ آنے کا باعث تم تو محل سے سویرے چلے گئے تھے۔ کمرے میں کیا کرتے رہے۔

میں۔ پلنگ پر لیٹا رہا۔ مگر نیند نہ آنا تھی۔ نہ آئی۔ فجر ہوتے

ذرا سو گیا ۔
والدہ ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ دماغ مین یبوست ہو گئی ہی ۔ حکیم بندہ رضا صاحب کو ابھی گاڑی بھیجدو ۔ وہ دیکھکر کوئی نسخہ لکھدینگے ۔ دو چار روز کے استعمال سے طبیعت صاف ہو جائیگی ۔
مین ۔ امی جان کوئی مرض ہو بھی ۔ تب تو علاج مفید ہوگا ۔ آپ ناحق پریشان ہوتی ہین ۔ آج شب کو نیند آجائیگی تو رات شب بیداری کی تکان بھی جاتی رہیگی ۔
والدہ ۔ خیر صاحب تمھاری ہی پسند رہی ۔ چلو اپنی خالہ کے ہان بہائی یہان دکھیا ہین ۔
مین ۔ آپ جائیے مین بھی حاضر ہوتا ہون ۔
والدہ ۔ کہان جاتے ہو ۔ تم نے رات کو کھانا بھی تو نہین کھایا بھوک لگی ہو گی ۔
مین ۔ سب کے ساتھ کھاؤنگا ۔ ابھی خوب صاف بھوک نہین ہی ۔
موقع ہاتھ سے جاتا رہا ۔ تو مجھے حس ہوا ۔ مگر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد ۔ اب پھر چھیڑ کے وہی ذکر نکالنا مناسب معلوم نہ ہوا ۔ تو مین باہر چلا آیا ۔ مرزا صاحب خلاف توقع بیٹھے نظر پڑے ۔
مرزا صاحب ۔ آج آفس مین چھٹی تھی ۔ مین نے کہا لاؤ ذرا آپ کو جاکر تکلیف دون ۔ کچھ حرج تو نہین ہوا ۔
آپ نے بڑا کرم فرمایا ۔ تکلیف کیسی ۔ آپ کے تشریف لانے کا تو مین دل سے متمنی رہتا ہون ۔ اور بلکہ اسوقت تو مین خود آپ کی خدمت مین حاضر ہونے والا تھا ۔ قیصر مرزا کا منتظر تھا ۔ آپ نے مجھے خبر کیون نہ کرائی ۔ شاید دیر سے

تشریف لائے ہین -
مرزا صاحب - آپکے دار وغہ صاحب مجھے دیکھتے ہی ڈیوڑھی پر اطلاع کرنے چلے تھے - مگر مین ہی نے منع کردیا - فرمائیے کوئی نئی خبر ہی -
مین - نئی خبر کیا عرض کرون - سوائے اسکے کہ معاملات پیش پا افتادہ نے مجھے بیحد پریشان کر رکھا ہی - اُس طرف جب ان قیبتون کا آپ سے تذکرہ آیا تھا - مین نے قیصر مرزا کو بیقرار دیکھکے والدہ صاحبہ کو جملہ حالات کی اطلاع کرنیکا وعدہ آپ سے کرلیا تھا مگر اب جو وقت آگیا ہی - تو کسی طرح جرأت نہین ہوتی - شرم بھی مانع ہی اور خوف بھی -
مرزا صاحب - شرم تو خیر بمقتضائے فطرت ہی - مگر خوف کا مضمون میری سمجھ مین نہین آیا -
مین - آپ نے غور نہین فرمایا -
مرزا صاحب - ذرا اور وضاحت کے ساتھ ارشاد ہو تو عنایت ہوگی -
مین - آپ کو یاد ہوگا کہ جب ان دنون قیصر مرزا نے اپنی بیتا بیان آپ سے بیان کی تھین - آپ نے اُسنے ہمدردی کرنے کے ساتھ ہی ساتھ ہندابندی اسکے طرز عمل پر اعتراض بھی کیا تھا - جو مجھے بھی ایک طرح سے مطابق آتا تھا - قیصر مرزا خود سمجھے ہوئے تھے - مگر وہ وقت اعتراض کے پہلو پر زیادہ زور دینے کا نہین تھا -
مرزا صاحب - درست - آگے -
مین - مجھے یہ خوف اُسوقت بھی تھا اور اب بھی لگا ہی - کہ جب مین والدہ صاحبہ سے سب حال بیان کرونگا اُن کو معاً یہ خیال آئیگا - (چاہے زبان سے نہ کہین) کہ قیصر اور رقیہ اور خود مین نے

آئین شرافت اور رسوم خاندان کے خلاف ایک ایسا راستہ اختیار کیا ہی جسکو مسلمان سوسائٹی اب تک بنظر تحسین نہین دیکھتی - یہ خیال آتے ہی وہ ہم لوگون سے ضرور کشیدہ ہوجائینگی اور میرے ساتھ انھین جو فطری محبت ہی ممکن ہی کہ وہ نفرت سے بدل جائے - مجھے خالہ صاحبہ سے اور بھی زیادہ اندیشہ ہی - وہ یون بھی مزاج کی تیز ہین - ایک ذراسی بات پر والدہ سے رنجیدہ ہوگئین - تو برسون آمدورفت موقوف کردی تھی - والدہ تو شاید ابھی ناراضی اپنے ہی تک رکھین - مگر خالہ صاحبہ اگر بیزار ہون گی تو یہان سے اٹھکر سنفی بازار چلی جائین گی - اور پھر عمر بھر صاف نہ ہون گی - غرضکہ ایک بڑی خاندانی پیچیدگی کا سامنا ہوگا -

مرزا صاحب - مین نے آپ کی تقریر کو بغور سُنا - مگر اول سے آخر تک مجھکو اس سے اختلاف ہی - بیشبک قیصر مرزا صاحب کو زیادہ اور آپ کو کسی قدر کم خودداری سے کام لینا چاہیے تھا - لیکن آپ خوب یقین سمجھیے کہ آپ کی والدہ معظمہ اور خالہ صاحبہ شریف والدین کی بہو بیٹیان ہین - وہ فقط طیش مین آکر اپنی کنواری بیٹی کو بلند آوازہ ہونے دینگی یون دیکھیے تو قیصر مرزا صاحب بھی کوئی غیر نہین ہین - رقیہ بیگم صاحبہ کا ان سے منسوب ہونا بشرطیکہ صندمانع نہو بعید القیاس بات نہین - رہ گئے آپ جسقدر آپ نے بڑی اور چھوٹی بیگم صاحبان کے برتاؤ کی نسبت خاکسار سے براہ مہربانی بیان فرمایا ہی - اس کے دیکھتے ہوے میرا تو یہ خیال بلکہ یقین ہی کہ دونون بہنین نہایت حسرت وارمان سے بلقیس بیگم صاحبہ کی شادی آپ کے ساتھ کردینا چاہتی ہین ہین - (حیرت سے) یہ کیونکر - خالہ تو قیصر مرزا صاحب سے بلقیس کی اور والدہ رقیہ بیگم کے ساتھ میری نسبت

کیے دیتی تھین ۔
مرزا صاحب ۔ قیصر مرزا صاحب سے نسبت کرنے کی تجویز چھوٹی بیگم صاحبہ نے پہلے کس سے بیان کی تھی ۔ آپ کی والدہ صاحبہ سے نا ؟ ۔ بہتر ۔ اسکا سبب یہ تھا کہ بیٹی کی مان اپنی بہن تک سے بیٹی کا پیام نہین دیتی ۔ مجبوراً یہ خیال ظاہر کرنا اس بات پر دال تھا کہ بڑی بیگم صاحبہ بلقیس بیگم کو آپ کے واسطے مانگین مگر ایسا نہوا ۔ اب یہ کیون نہوا ۔ اس معاملے مین (گستاخی معاف) آپ نے قیصر مرزا صاحب اور چند دنون تک خود مین نے سرے سے غلط فہمی کی ہو ۔ آپ کی والدہ صاحبہ رقیہ بیگم سے آپ کی نسبت پر دل سے راضی نہ تھین ۔ اگر یہ ہوتا تو نہ وہ ایسی جلد ہی سوچنے کے لیے آپ کو مہلت دینے پر راضی ہو جاتین ۔ نہ آپ کے ماموں صاحب کی ایک انوکھی راے سے بلا تذبذب اتفاق کر کے رقیہ بیگم صاحبہ کا آپ کے سامنے ہونا جائز رکھتین ۔ میری راے تو یہ ہو کہ کبھی کسی وقت اُنھون نے نواب غضنفر علی خان صاحب سے رقیہ بیگم کی نسبت آپ کے ساتھ کرنے کا وعدہ کر لیا ہو گا اس وعدے کے نباہ مین آپ کو اس تجویز کی اطلاع کیگئی تھی اور یہی خواہش ایفاے وعدہ آپ کی اتنی پریشانیون کا باعث ہوئی ہو ۔ دوسرے ایک دن آپ نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ آپ کی خالہ صاحبہ نے اپنی صاحبزادی کو کسی بات پر جھڑکا تھا اسپر آپ کی والدہ صاحبہ بہت ناراض ہو کر فرمانے لگین کہ یہ لڑکی میری ہو ۔ مین ہی اسکا کام کاج کرون گی ۔ اسی قسم کی تقریر تھی ۔
مین ۔ جی ہان مجھے یاد ہو ۔ مگر یہ معاملہ ان باتون سے کہانتک تعلق رکھتا ہو ۔

مرزا صاحب - قبلہ ذرا غور فرمائیے - انھین واقعات متعلقہ سے تو پورا معاملہ صاف ہوگیا - میرا اندازہ یہ ہی کہ بڑی بیگم صاحبہ نے (پہلے ان کی راے چاہے جو کچھ ہو) جب بلقیس بیگم کو پہلے پہل کئی برسوں کے بعد دیکھا ہی اسی وقت مُنھین اپنی بہو بنانے کی راے قائم کرلی تھی - وہ نہایت عقیل اور فرزانہ ہین - تمام بیگمات مین ان کی فہم و فراست کی شہرت ہی - اسلیے اُنھون نے اپنا اصلی خیال آپ پر بھی ظاہر ہونے نہین دیا - یہانتک کہ جب آپ نے قیصر مرزا صاحب کا کسی عورت پر فریفتہ ہونا اُنسے بیان کیا - اُسوقت بھی ان کی دلی مسرت آپ کو محسوس نہ ہوئی -

مین - آپ کی ان توجیہون سے میری پریشانی مین کچھ تخفیف ضرور ہوئی ہی اور مین ممنون ہون لیکن امر زیر بحث یہ ہی کہ ہم لوگون کے حال کی اطلاع اُنھین کون کرے -

مرزا صاحب - اس کام کے واسطے سوا آپ کے اور کوئی شخص موزون نہین ہی - وجہ یہ ہی کہ آپ مستقلاً اپنے خاندان کے ہیڈ (head) ہین - اور نیز تمام اعزا کے مخصوص طور پر مرکز محبت بھی - مگر اطلاع کرتے وقت اسکا لحاظ رکھیے کہ قیصر مرزا صاحب اور رقیہ بیگم صاحبہ کی باہمی محبت کا کوئی تذکرہ نہ آئے - آپ صرف اسقدر کہدیجیے کہ آپ خود رقیہ بیگم صاحبہ سے شادی کرنی نہین چاہتے -

مین - اور وجہ پوچھی جائے تو پھر -

مرزا صاحب - تو مناسب حالت کوئی وجہ بیان کردیجیے گا

مین - ایسی حالت مین تو یہ بھی ممکن ہی کہ ماموں صاحب قیصر مرزا کے ساتھ اپنی بیٹی کی نسبت نہ کرین -

مرزا صاحب - یہ بات ممکنات مین ضرور ہی - اچھا آپ

یہ فرمائیے کہ آپ کے خاندان میں اور لڑکے کون کون ہین -
مین - میرے دور کے چچا کا ایک لڑکا نادرحسین نامی فیض آباد مین ہو اس خاندان سے ہم لوگون کا کوئی میل جول باقی نہین رہا ہو - کیونکہ نادرحسین کے والد نے ابا جان مرحوم کے برسے مین آنا تو درکنار تعزیت کا خط بھی نہین لکھا - اسی طرح خالو ابا کی بہن کے دو لڑکے ہین مجھے اُن کا زیادہ حال معلوم نہین ہو اسقدر جانتا ہون کہ ابھی بہت کم عمر ہین اور کسی اسکول مین پڑھتے ہین ان لڑکون کی مان کبھی خالہ صاحبہ سے ملنے کو نہین آتین اور شاید خط وکتابت بھی نہین رکھی ہو - ہمارے خاندان کا یہ حال ہو اور خاندانون سے مین واقف نہین ہون -
مرزا صاحب - اور خاندانون کو اس بحث سے علٰحدہ رکھیے اور خوب سمجھ لیجیے کہ قیصر مرزا صاحب کو چھوڑکر نہ رقیہ بیگم کی نسبت کسی غیر خاندان مین ہو سکتی ہو - نہ آپ کو چھوڑکر بلقیس بیگم صاحبہ کی نسبت - اسپر مجھے یقین کیا عین الیقین ہو اب میری ایک صلاح اور ہو وہ یہ کہ چند روز تک قیصر مرزا صاحب رقیہ بیگم صاحبہ سے نہ ملین تو اچھا ہو -
مین - یہ تو ذرا مشکل ہو کیونکہ قیصر کی والدہ بہین ہین - رقیہ بیگم ہر وقت اُن کے پاس رہتی ہین - لہٰذا جب قیصر اپنی مان کے پاس ہونگے - رقیہ بیگم بھی وہان ضرور موجود ہونگی -
مرزا صاحب - اس کا بھی آپ ہی کسیطرح اہتمام کیجیے قیصر مرزا صاحب پر ظاہر ہی کیون ہو کہ کوئی اہتمام ہوا ہو - اکثر ایسا ہوتا ہو کہ دوست سے بدسلوکی کرنی پڑتی ہو جو دراصل بدسلوکی نہین عین حسن سلوک ہوتا ہو - والد مغفور دوستون کے تذکرے پر ایک قصہ بیان فرمایا کرتے تھے - کہ دو دوست سفر کو چلے - اُس زمانے مین ریل تو تھی ہی نہین - گھوڑے پر یا پیادہ پا

لوگ سفر کرتے تھے۔ جہان ان دونون کو جانا تھا وہ ایک
شبانہ روز کی راہ تھی۔ چلتے چلتے جنگل مین شام ہو گئی۔ رات کو
سفر کرنا مصلحت نہ جان کے اُن دونون نے طے کیا کہ یہ رات جنگل
مین بسر کرنا چاہیے۔ لیکن چونکہ درندون کے علاوہ ڈاکہ زنون
کا بھی خدشہ تھا۔ ان لوگون نے آدھی رات ایک دوسرے
کا پہرہ دینا منظور کیا۔ خیر۔ کھا پیکر ایک سو رہا۔ دوسرا پہرہ دینے لگا
ابھی وقت مقررہ گذرنے نہین پایا تھا۔ کہ پہرہ دینے والے کو
(خاندانی رات تھی) ایک سیاہ سانپ درخت پر سے اُترتا ہوا
نظر آیا۔ اور جب تک یہ شخص روکے روکے وہ سونے والے
کی چھاتی پر چڑھ گیا۔ اسنے سانپ کو للکارا تو وہ پھن کے بل کھڑا
ہو گیا۔ یہ بولا کہ او موذی اس بیچارے نے تیرا کیا بگاڑا ہے
کہ تو اس کی جان کا درپے ہو گیا ہے۔ سانپ نے جواب دیا کہ مجھ کو
اس سونے والے کی رگ شرائین کا خون مطلوب ہے۔ اسنے کہا
کہ تو ہٹ جا مین خون دیتا ہون۔ اور یہ کہکر وہ سونے والے
کے سینے پر چڑھا اور پیش قبض سے گلے مین نشتر دیا۔ نشتر کی
نوک جو چبھی تو وہ شخص جاگ پڑا۔ مگر فوراً اسنے آنکھین بند
کر لین۔ خیر خون نکال کر اسنے سانپ کو دیا اور زخم پر پٹی باندھ دی
تھوڑی دیر کے بعد دوسرے دوست کے سونے کی باری آئی
وہ سو گیا۔ یہ پہرہ دینے لگا۔ لیکن کسی نے بھی بوجہ صاف دلی کے
ایک دوسرے سے اس واردات کا کوئی تذکرہ نہ کیا۔ آخرکار
صبح ہوتے یہ لوگ منزل مقصود کو روانہ ہوئے۔ جب تھوڑا
راستہ باقی رہا۔ بلکہ جس شہر کو جا رہے تھے۔ اُس کی شہر پناہ
نظر آنے لگی۔ تو جسنے خون نکال کر سانپ کو دیا تھا اُسنے پوچھا
کہ بھائی رات کو ایسا واقعہ ہو گیا اور تمنے مجھ سے ذکر تک بھی نہ کیا
وجہ تو پوچھی ہوتی۔ وہ بولا۔ کہ جب تم سینے پر چڑھے تھے۔

مین نے دشمن سمجھ کر آنکھ کھولدی تھی۔ جب دیکھا تم ہو۔ مین نے پھر بند کرلی۔ کیونکہ مین نے سوچا کہ تم کسی مصلحت ہی سے ایسا کرتے ہو گے۔ اس مین سوال و جواب کی ضرورت ہی کیا تھی والد یہ قصہ بیان فرما کر اکثر کہتے تھے کہ سانپ کی دار دات نکالدینے سے بھی اتنا تو ضرور ظاہر ہوتا ہو کہ کسی زمانہ مین دوستیان ایسی ہوتی تھین۔

مین۔ یہ باتین اب خواب وخیال بلکہ قصے اور افسانے ہی رہ گئے ہین۔ آج کل تو دوستی کا مفہوم یہ ہو کہ دھوکا دیکر دوست سے کچھ اینٹھو۔ اکثر ایسے بھی ہین۔ جو دوست کے ناموس مین خلل ڈالنا ایک نہایت قابل تعریف کام اور بہادری کی ایک اعلا مثال سمجھتے ہین۔

مرزا صاحب۔ جی ہان۔ مجھے ایسے حضرات کا تجربہ ہو چکا ہی جس زمانے مین میرا قیام لکھنؤ مین تھا۔ ایک صاحب میرے محلے سے قریب رہتے تھے۔ آدمی تھے ذرا شوقین۔ بعد مغرب اُن کے ہان گانے بجانے کی صحبت رہتی تھی۔ ان کے ایک دوست تھے دلارے صاحب نامے۔ دونون ایک جان دو قالب تھے۔ گانے کے وقت ان حضرت کی ایک آشنا بھی شریک صحبت رہتی تھی۔ دلارے صاحب نے اپنے دوست کی غیبت مین اُن کی بُرائیان کر کرکے آخر اُسکا جی اُن سے پھیر دیا۔ اور اُس آشنا کی ماں کو ملا کر خود ڈورے ڈالنا شروع کردیے۔ یہ حرکت بہت دنون سے جاری تھی۔ مگر اس معصوم صفت دوست کو مطلق شبہہ بھی نہ ہوا۔ بلکہ جب کبھی اُس عورت نے ایسا خطرہ ظاہر کیا۔ یہ اُسلئے لڑنیکو تیار رہے اور دوست کی شرافت کا دم بھرنے لگے ایک دن کا ذکر ہو کہ وہ عورت دو چار دن سے نہ آئی تھی۔ اُس روز کی مین بھی اتفاق سے وہین بیٹھا تھا۔ وہ آتے ہی دُلارے صاحب

کی گود مین بیٹھ گئی۔ پہلے تو ہم سب نے جانا کہ مذاق ہی۔ مگر اُسنے اور بھی حد سے زیادہ بے تکلفی شروع کردی۔ تب تو مجھ سے رہا نگیا مین نے اُسے ڈانٹا کہ مردار یہ شریفون کی صحبت ہی یا لکاہی کا کوٹھا۔ قرینے سے بیٹھ۔ اُس عورت نے چٹاک کر جواب دیا کہ شریف ایسے ہی ہوتے ہین نا ہ۔ جیسے دُلارے صاحب ہین کہ جس ہانڈی مین کھائین اُسی مین چھید کرین۔ کیا شرافت اسیکا نام ہی۔ کہ مین ان کے دوست کی آشنا اور مجھ سے تعلق کرنے کی خواہش۔ دُلارے صاحب پر اس تقریر کا اثر پہلے پہلے تو کچھ نہ ہوا۔ اور اُنھون نے ہنسی مین اُڑا دینا چاہا۔ مگر جب وہ عورت ..ہ کہہ چلی تو صاحب خانہ کے تیور بدلے دیکھکر میان دُلارے صاحب وہان سے بھاگے۔ اور پھر اُن کے پاس نہین آئے۔ لیکن وہ عورت بہت دنون تک اُن کے پاس رہی اور عجب کیا ہی کہ اب بھی ہو۔

مین۔ ایسے حضرات کا ذکر نہ کیجیے۔ یہ لوگ اپنے منہ میان مٹھو ہین۔ انکی شرافت فقط حیدرآبادی شیروانی اور ایرانی ٹوپی کی ہی۔ آگے آئی آیت۔ مگر قیصر مرزا قطع نظر دوستی کے میرے بھائی ہین اگر ان کو اس بات کی خبر ہوئی۔ تو میری انکی ملاقات مین فرق آجائیگا۔

مرزا صاحب۔ یہ صلاح تو میری ہی۔ مین ہی قیصر مرزا صاحب سے کہہ لونگا۔

مین۔ بہتر ہی تو مین کچھ تدبیر کرونگا۔ بلقیس سے مدد لینی پڑیگی۔

مرزا صاحب۔ صلاح معقول ہی۔ اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون۔ پھر کسی روز حاضر ہونگا۔

باب بست وسوم

"باجی قبول دین"

بلقیس نے رقیہ سے بات چیت کرنے کا جو وعدہ مجھ سے کیا تھا۔ اس کے ایفا کی مجھے سخت بیتابی تھی۔ مگر دو تین دن وہ مجھے تنہا نہ ملی۔ کیونکہ ممانی کی چند جان پہچان بیگمین مٹیا برج اور سینئی بازار سے آگئی تھین۔ جن کے کئی روز تک مہمان رہنے کے باعث سے مجھ کو اپنے اور خالہ صاحبہ کے محل مین جانے کا بہت کم موقع ملا۔ ماموں صاحب بھی زیادہ کوٹھی ہی مین رہے۔ جب سب بیگمات چلی گئین۔ اور مین پھر بے تکلف محل مین جانے لگا۔ ایک روز بلقیس سے دن کے کھانے کے وقت ملاقات ہوئی۔ کھانا ہو چکا۔ اور ماموں صاحب سونے کے لیے تشریف لے گئے۔ تو مین کچھ دیر خالہ صاحبہ کے پاس جا بیٹھا وہ مجھ سے اپنے خانگی معاملات مین مشورہ کرنے لگین۔ خالہ۔ بیٹا۔ تمھارے خالو ابا نگوڑی جائداد کی طرف بالکل متوجہ نہین ہوتے۔ آج بیس پچیس دن سے برابر سن رہی ہون کہ چورنگی والی کوٹھی مرمت طلب ہے۔ خضر پور کے گھر کا کرایہ دار اُٹھا جاتا ہے۔ ایک کوٹھی دو مہینے سے خالی پڑی ہے۔ دو چار دفعہ ان سے کہا۔ کبھی کہتے ہین۔ بھول گیا۔ کبھی کہتے ہین کرایہ دار کا گرمنٹ (اگریمنٹ) ختم نہین ہوا۔ کیسے اُٹھ جائیگا۔ کبھی دوسرا کرایہ دار تلاش ہوتا ہے۔ غرض یون ہی ٹال مٹول مین گذارتے ہین۔ اور جائداد ہوئی غارت غول ہوئی چلی جاتی ہے۔ تم ذرا میر تراب علی سے کہدو۔ کہ حال دریافت کرلا دین۔ (بلقیس کو ہمارے محل

کی طرف آتے دیکھکر) بیگم صاحب۔ ذری یہان آیئے۔ وہ کاغذ جو مین نے دیے تھے۔ کہان پھینکے۔
بلقیس۔ پھینکتی مین نوج۔ لے آؤن۔
خالہ۔ ہان۔
بلقیس۔ (مجھ کو سلام کرکے) آپ کئی دن سے کہان تھے۔ (کاغذ لاکر) لیجیے۔
مین۔ سوال بھی کرتی ہو۔ اور بھاگی بھی جاتی ہو۔
بلقیس۔ ای توبہ۔ قصور ہوا۔ معاف فرمایئے۔
مین۔ گھر ہی پر تو تھا۔ تمھارے یہان تو مہمان تھے۔ اسوجہ سے زیادہ محل مین نہین آیا۔ تمھین بھی تو خاطر مدارات سے فرصت نہ تھی۔
خالہ۔ خیر یہ گلے شکوے تو پھر ہوتے رہینگے۔ لو بیٹا یہ حساب ہے انھین کوٹھیون کا۔ ذرا اسے دیکھو۔ مین تو زندگی بھر دیکھون گی تب بھی سمجھ مین نہ آئیگا۔ بلقیس کے ابا جانی نے دیکھا دکھا ہی نہین کہتے ہین سب درست ہی۔
مین۔ کوٹھیون کی دیکھ بھال کون کرتا ہی۔
خالہ۔ کوئی بنگالی بابو ہی۔ چالیس روپیے مہینا تنخواہ لیتا ہی۔ مگر مردوا حضور ہی سے بیٹھے بیٹھے کاغذ کے گھوڑے دوڑاتا ہی۔ جب سے مین یہان آئی ہون۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے ایک دن بھی اس ڈیوڑھی پر نہین آیا۔ جب کہتی ہون ایسے نمک حرام کو نکال باہر کرو۔ تو بگڑ جاتے ہین۔
مین۔ خالو ابا کو خوف ہوگا کہ پھر دوسرا آدمی ملنا دشوار ہوگا۔ کھا ؤ تو نہین ہی۔
خالہ۔ مین کیا جانون۔ دیکھو انھین کو بلاتی ہون۔ گمانی خانم ذرا نواب کو بلا بھیجو۔

خالو۔ (اندر آکر) خیریت تو ہے۔
خالہ۔ ہاں خیریت ہے۔ ذرا بیٹھ جاؤ۔
خالو۔ کوئی ضروری کام ہو تو بیٹھوں۔ مجھے ایک جگہ جانا ہے۔
خالہ۔ توبہ اللہ۔ چلے جانا۔ دم بھر کو بیٹھ تو جاؤ۔
خالو۔ (بیٹھکے) تم تو واللہ ہمیشہ بیوقت کی شہنائی بجاتی ہو۔ ادھر مین نے قصد کیا کہین باہر جانے کا ادھر تم نے بلا لیا۔
خالہ۔ بوڑھے ہو گئے ہو۔ مگر پڑے پھرنے کی ہوس دل سے نہین گئی۔ مین مُنے صاحب سے کہہ رہی ہون کہ میر تراب علی کو بھیجکر کوٹھیون کا حال دریافت کرائین۔ کہ کیا ٹوٹا پھوٹا ہے۔ کون کرایہ دار اُٹھا جاتا ہے۔ کون خالی ہے۔ مجھے اس تمھارے بابو کا اعتبار نہین ہے
خالو۔ (مجھ سے) اب دیکھو بھئی ان کی ناانصافی۔ ایک آدمی ملگیا ہے اُسکا اعتبار نہین۔ پھر کیا فرشتے کام کرنے کو آئین گے۔
مین۔ خالہ اماں کا یہ مطلب ہے۔ کہ بابو کبھی خود آکے حال بیان نہین کرتا۔
خالو۔ اُس کو کام سے فرصت ہو تو آئے۔ اجی نہین۔ یہ زود فربہ زود لاغر ہین۔ دل مین بات آنی چاہیے۔ انھین کہہ ڈالنا فرض ہے (اپنی بی بی سے) لاؤ۔ گلوری دو۔ مجھکو گلوریان کسنے بنائین تھین۔ بیچارے میر یوسف علی کا منھ ایسا کٹا ہے کہ تین دن تک یاد کرینگے۔

خالہ اپنے میان کے اس فقرے پر بے اختیار ہنس پڑین بلقیس تو ہنستے ہنستے لوٹ گئی۔ اور مین بھی ضبط نہ کرسکا۔
خالو۔ (خفیف ہوکر) ایک غریب کا منھ کٹا تمھین ہنسی سوجھی ہے
بلقیس۔ میر صاحب نے گلوری دیکھ کے کھائی ہوتی۔ تین چار ایک ساتھ کھا گئے ہونگے۔ گلوریان بہن نے بنائی تھین۔

امی کا ہاتھ خالی نہ تھا ۔
خالو ۔ تو یہ کہیے ۔ آپ کی شرارت تھی ۔ (ہاتھ پکڑکے) ادھر آ ۔ دیکھون ۔ آو بڑے اچھے تو ہین ۔ اور چوڑیان ۔
باقیس ۔ امی نے کہا رکھ چھوڑو ۔ جب کوئی آئے جائے پہننا ۔ پرسون تو مین نے پہنی تھین ۔ نازک ساخت ہو ۔ ہر وقت پہنے رہنے سے خراب جائین گی ۔
خالہ ۔ بتاؤ ۔ میرے سر کی قسم ۔ اس بابو نے کچھ غبن دین تو نہین کیا ہو ۔
خالو ۔ تمھین کچھ خیر ہی غبن کرتا اور مین چپ بیٹھا دیکھا کرتا ۔ یہ ایسے مجھے کوئی دھوکا دیسکتا ہو ۔
خالہ ۔ برا نہ مانو تو کہون ۔ تمھین ایک بچہ دھوکا دیجائے ۔ یہ نہین کہ خدانخواستہ تم کو سمجھ نہین ہو ۔ بلکہ سبب یہ ہو کہ تمھارا جی ان باتون مین نہین لگتا ہو ۔
خالو ۔ اچھا صاحب ۔ جو جی چاہیے ۔ سو کرو ۔ مین اب دخل نہ دون گا ۔ (مجھ سے) ہان بھئی منے صاحب ہم لوگون کی وجہ سے اتنی تکلیف اور گوارا کرو ۔ ذرا تم ہی حساب کتاب دیکھ لیا کرو ۔
خالہ ۔ اتنے دنون مین آج تم نے میرے دل کی بات کی ہی ۔ منے مین جانتی ہون کہ باجی سب کام کاج چھوڑ بیٹھی ہین ۔ اور آج کل ماشاءاللہ تم ہی اپنے گھر کا کارخانہ چلا رہے ہو ۔ اس سے ہم پر بھی یہ احسان کروگے تو بڑی مہربانی ہوگی ۔
مین ۔ خالہ امان احسان کیسا ۔ آپ یہ کیا فرماتی ہین ۔ مین ضرور سب انتظام کردون گا ۔ لیکن بابو مین اگر خرابی نہ پاؤن گا تو مین اسے جواب نہ دونگا ۔
خالہ ۔ اچھا صاحب مین نے مانا ۔

خالو ۔ اب میں جاؤں ۔ آج مجھے آنے میں دیر ہو گئی یہ رسالے لیے جاتے ہیں ۔ بھائی صاحب پوچھیں تو یہی کہدینا ۔
خالہ ۔ جانے کا مضایقہ نہیں ہے لیکن اب بھائی صاحب یہاں ہیں تو تمھارا گھر ہی پر رہنا مناسب ہے ۔ آج جی کیسا ہے ۔
خالو ۔ اچھا تو ہوں ۔ تم بیکار اپنی طبیعت پریشان کرتی ہو ۔
کاغذات لیکر میں بھی خالو کے ساتھ باہر جانے لگا تو بلقیس اپنی ماں سے مخاطب ہوکر بولی ۔
دیکھیے امی اب بھائی کو میری انگریزی کی طرف پہلی سی توجہ نہیں رہی ۔
خالہ ۔ کیوں بھئی ۔ یہ کیا کہتی ہیں ۔
میں ۔ اب یہ ماشاء اللہ آٹھ دس کتابیں پڑھ چکی ہیں ۔ انکو میری مدد کی بہت کم حاجت ہے ۔ پھر بھی جب کچھ پوچھتی ہیں ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔
خالہ ۔ بلقیس کی شکایت کچھ بیجا نہیں ہے ۔ (بلقیس سے) بھائی کو کیوں کھڑے لیبا ڈ ۔ اب جانے دیا تو دن بھر کے لیے ہاتھ سے گئے رقیہ کہاں ہیں ۔
بلقیس ۔ میرے کمرے میں ہونگی ۔ یا ممانی اماں کے پاس ۔ میں تو انھیں کتاب پڑھتے چھوڑ آئی تھی ۔
خالہ ۔ اچھا تو جاؤ ۔
بلقیس ۔ (راہ میں) سنیے حضور ۔ باجی سے میں نے سب پوچھ لیا اور وہ قبول بھی دیں ۔
میں ۔ مفصل کہو ۔ تم نے کیا پوچھا اور اُنھوں نے کیا کہا ۔ وہ تمھارے کمرے میں ہونگی ۔ اُن کے سامنے کیا کہوگی ۔
بلقیس ۔ اس وقت نہ سہی دوسرے وقت آخر تم مجھ سے اتنے چھپاتے کیوں ہو ۔

یمن - بھاگنے کی بات نہیں ہو مگر -
بلقیس - میرے تمھارے اگر تمکو کچھ خیال نہیں ہو - چبا چبا کے باتین نہ کرو - صاف کہدو -
یمن - تمھارا اور میرا تنہائی مین دیر تک بیٹھنا اچھا نہین -
بلقیس - (نہایت غصہ سے) یہ بات مین آپ کی زبان سے کئی بارسن چکی ہون - بارہا جواب لب تک آ کے رکگیا - آپ کا شاید یہ مطلب ہے کہ جوان مرد اور عورت کا تخلیہ مین بیٹھنا خطرناک ہے بیشک ہے - مگر مین سمجھتی ہون کہ اگر عورت مرد کو جرأت نہ دلائے اور از خود موقع نہ دے - مرد کی مجال نہین کہ کسی قسم کی بے حیائی کرسکے - آپ کو اپنے اوپر بھروسا نہین تو نہ ہو - مگر یہ بندی اپنی طبیعت پر پورا پورا قابو رکھتی ہو - مجھکو اپنے سب سے زیادہ پیارے زیور کی حفاظت کا جان سے زیادہ خیال ہو -
یمن - (خوش ہوکر) بلقیس! زندگی تا ابد [illegible] حال اللہ تیرا - کرے - مین ہم لوگون سے [illegible] رقیبہ [illegible] کو دیا [illegible] -
بلقیس نے اپنی اور رقیبہ کی گفتگو کا اعادہ کیا جسکو مین بجنسہ اسی کے الفاظ مین بیان کرتا ہون -
"بلقیس - باجی آؤ - کہان چلین - کئی روز ہوگئے تم نے قرینے سے باتین ہی نہین ہوئین"
"رقیبہ - ہان سچ تو کہتی ہو - مین چچی کے پاس دن بھر رہتی ہون تمھارے پاس کسوقت بیٹھون -
"**بلقیس** - وہان تمھاری دلچسپی ہو - میرے پاس کیا رکھا ہی
"**رقیبہ** - دلچسپی کیسی -
"**بلقیس** - (ہنسکے) ممانی امان کو تمھارا گھڑی بھر کے لیئے ادھر ادھر ہو جانا بھی گوارا نہین - جو اپنے سے ایسی محبت کرے اُسکے پاس دلچسپی کے سامان ہوتے ہی ہین -

رقیہ۔ کیون شہید مردون سے دل لگی۔ آپ مجھپر چوٹ چپیٹ کرنے لگین۔

بلقیس۔ کیا مین نے چوٹ کی۔ اے لو مین کیا جانون۔ مین نے تو دنیا کی ایک بات کہی تھی۔

رقیہ۔ (ہنسکے) چل ہٹ۔ جھوٹی۔ جا۔ اب مین تجھ سے نہین بولون گی۔ اودھر تیری بات مجھکو اچھی نہین معلوم ہوتی۔

بلقیس۔ (گلے مین ہاتھ ڈال کر) میری باجی! خفا نہو تو کہون بھائی کے پاس بیٹھنے کا سبب تو اور ہی کچھ ہے۔

رقیہ۔ (گھبرا کر) کیا سبب ہے۔ بتاؤ۔ جب تک نہ کہو گی۔ ایمان سے کہتی ہون مین نہ مانون گی۔

بلقیس۔ تمھارا بھید مین نے پالیا۔

رقیہ۔ آخر میرا بھید کیا تھا۔ کسی نے کہا ہوگا۔

بلقیس۔ تمھاری جان کی قسم اُنھون نے مجھسے نہین کہا۔ مین خود سمجھ گئی۔ سچ کہو۔ قیصر بھائی تم کو چاہتے ہین۔ کہ نہین۔

رقیہ۔ (آبدیدہ ہو کے) بہن۔ بات تو یہ ہو کہ آج تین برس سے ہم دونون مین محبت ہے۔ مگر انجام نہ اُن کی سمجھ مین آتا ہو۔ نہ میری۔ یہ حالت اور کچھ دن باقی رہی تو مین ضرور بیمار پڑ جاؤن گی۔ خیر کہین قصہ بھی چکے۔

بلقیس۔ توبہ۔ باجی۔ تمھاری جان سے دور۔ بیصبری سے کیا فائدہ ہوگا۔ خدا پر نظر رکھو۔ وہ کارساز ہی۔ ضرور کوئی صورت نکالیگا۔ اسکا شکر کرو۔ کہ محبت دونون جانب سے برابر ہو۔

رقیہ۔ شکر سے کہین تسکین ہوتی ہو۔

بلقیس۔ صبر کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوتا ہو۔

مین ۔ دلبقیس کی زبان سے اوپر کی تقریر سُنکر) اب بتاؤ کیا صلاح ہی ۔
بلقیس ۔ مین صلاح کیا بتاؤن ۔ میری عقل تو کام نہین دیتی ۔
مین ۔ مین نے تدبیر سوچی ہی ۔ مگر ابھی نہین کہونگا ۔ آج مین تم سے ایک بات اور پوچھتا ہون ۔ تم کو جواب دیتے شرم آئیگی ۔ آئے لیکن دیکھو ۔ اسوقت یہان مین ہون اور تم ہو ۔ تمھارے جواب پر میری زندگی بھر کا عیش موقوف ہے ۔
بلقیس ۔ (سر جھکا کر) پوچھو ۔ بن پڑیگا تو جواب دونگی ۔
مین ۔ تمھین میرے ساتھ بیٹھتے اُٹھتے ایک برس ہوگیا ۔ تم نے مجھے دیکھ لیا ۔ اور میری طبیعت کو پہچان لیا ۔ یہ بھی تم کو معلوم ہوگیا ہی کہ مین دل وجان سے تم کو چاہتا ہون ۔ اب میرا سوال یہ ہی کہ کیا محبت خالی میری ہی طرف سے ہی یا اس نے تمھارے دل پر بھی کوئی پرتو ڈالا ہی ۔ دبلقیس نے کوئی جواب نہ دیا) تم کو چاہنا میرے بہت آڑے آیا ۔ اس نے پورے خاندان کو بربادی سے بچا لیا ۔
بلقیس یہ مین نہین سمجھی ۔ خاندان کی تباہی کا اس مین کیا دخل ہی ۔
مین ۔ سنو ۔ ایک مین نے تم سے اپنی بہت سی باتین چھپائی ہین ۔ آج کہتا ہون ۔ کہ تمھارے سنئی بازار سے کلکتے آنیسے کوئی مین چار مہینے پہلے سے مجھ سے اور ایک بازاری عورت سے واسطہ ہوگیا تھا ۔ مین نے بہت روپیے قرض لے لے کے اُسے دیے ۔ جسکا حال امی جان کو اب تک معلوم بھی نہین ہی جب تم یہان آئین ۔ تب بھی میری آمد ورفت اُس عورت کے پاس تھی ۔ اور اسی لیے جب تمنے ایک دن مجھ سے شام کے وقت باہر جانے کا حال پوچھا تھا ۔ مین نے صاف جواب نہین دیا ۔ بلکہ ٹال دیا ۔ لیکن تم کو دیکھنے کے بعد ہی سے میری طبیعت اس

عورت کی جانب سے رفتہ رفتہ پھرنے لگی - جانا بھی گنڈے دار رہ گیا - ایک دن گیا - چار دن نہ گیا - جب تم سے بے تکلفی بڑھی - تو تمھاری فطری اداؤن کے سامنے اُس کی بناوٹ کی باتین جھوٹی اور بے مزہ معلوم ہونے لگین - آخر مین نے اُس سے تعلق قطع کرلیا - وہ جلسہ جو مین نے کیا تھا - اسی خوشی مین تھا - قرضہ بھی سب ادا ہوگیا - اب مین سب آلایشون سے پاک صاف اور اس قابل ہون کہ تم سے محبت کا دعوے کرکے اپنے نفس سے شرمسار نہون -

بلقیس - (ہنسکے) توبہ فرمائیے - آپ چھپے ولی نکلے - اسی سے اس روز جب مین نے شام سے غائب غلہ ہو جانے کی وجہ پوچھی تھی تو آپ بغلین جھانکنے لگے تھے - خیر - مگر اُس بیچاری سے تم نے جینڈا اور بے قصور بیوفائی کیون کی - اسکا دل نہ دُکھا ہوگا -

مین - اس کی خطا بھی تھی - قصور بھی تھا - اور تم اطمینان رکھو کہ اُسکا دل بھی نہین دُکھا - مگر مین اُس ناپاک قصّے سے تمھارے پاک اور معصوم کانون کو تکلیف دینا نہین چاہتا -

بلقیس - (مسکراکے) ناپاک قصہ ہو تو جانے دو مین بھی نہین سُنتی -

مین - اب میری اُس بات کا جواب دو -

میرے اس آخری سوال کے جواب مین بلقیس کے لبون کو جنبش ہوئی - اور "ہان" کی سی آواز آئی -

مین - ذرا زور سے کہو - بھلا اسے ہان کون کہیگا -

بلقیس نے شرمیلی آنکھون سے میری طرف دیکھا - پھر اپنی دونون ہتیلیون کو میری آنکھون پہ رکھدیا تاکہ مین اسکا شرمانا نہ دیکھہ سکون -

میں - خیر میرا مطلب نکل گیا - تم زور سے نہیں کہتیں نہ کہو - مگر میں جو دعا مانگتا ہوں - اسپر آمین تو کہو -

بلقیس - چلو ہٹو بھی - اس وقت دعا کا کیا موقع ہے -

میں - موقع بے موقع میں نہیں جانتا - میں ہاتھ اٹھاتا ہوں کہو - آمین -

بلقیس - توبہ - اچھا لو - آمین - بس اب خوش ہوے -

میں - رقیہ نے تمھارا کچھ حال پوچھا تھا -

بلقیس - جی - بندی کا حال بڑے بڑے تو جان نہیں سکتے رقیہ بیچاری کیا چیز ہیں - اگر میں بھولے سے اُس روز وہ بات نہ کہہ بیٹھتی - تو حضور کبھی نہ جانتے -

میں - تمنے بات تو کچھ کہی نہ تھی - کہیں اٹک گئیں - تو میں سمجھ گیا -

بلقیس - خیر ہوگا - اب تو جو ہونا تھا ہوگیا - خدا باجی غریب کے ارمان پورے کرے -

میں - اور ہمارے تمھارے ارمان -

بلقیس - اُدھر -

خالہ - (آکے) رقیہ کہاں گئیں -

بلقیس - ابھی تو یہیں لیٹی تھیں - میں پڑھ رہی تھی - میں نے جاتے نہیں دیکھا -

خالہ - خدا تیرا یہ شوق قایم رکھے - گانی خانم - ذرا رقیہ کو دلھن کے کمرے سے بلا لاؤ -

(رقیہ آگئیں)

خالہ - بیٹی - بھائی صاحب بلاتے ہیں - تم تو اندنوں انکے پاس جاتی ہی نہیں ہو -

رقیہ - صبح کو تو ہو آئی تھی - چچی چھوڑتی ہی نہیں - کہتی ہیں - کہ میرا جی تجھ سے بہلتا ہے -

خالہ - یہ سب سچ ہی - مگر پھر بھی ایک آدھ دفعہ باپ کے پاس ہو آیا کرو -

رقیہ - آپ بھی چلتی ہین -

خالہ - نہین بیٹی - مین ذرا لیٹون گی -

(خالہ اور رقیہ چلی گئین)

مین - اب مین بھی جاتا ہون - ایک بات اور بہت ضروری تم سے کہنی ہی - وہ یہ کہ تم رقیہ کو جب قیصر ممانی کے پاس ہو آکرین وہان جانے سے روکا کرو - ہمین ایک مصلحت ہی -

بلقیس - یہ تو مجھ سے نہین ہوسکتا اور مجھے ہرگز یقین نہین ہی کہ قیصر بھائی کا محل مین ہونا ستلے باجی کسی کے روکے رکین - مین تو کیا چیز ہون -

مین - اس طرح روکو کہ روکنا معلوم نہ ہو - کوئی بہانہ کر دیا - کوئی کتاب ہی نکال لی - ادھر اُدھر کی کوئی بات ہی چھیڑ دی - اب رقیہ ایسی بھی نہین ہین کہ تمسے چھپا چھپا کے بھاگ جائین -

بلقیس - مین اپنی سی کوشش کرون گی - دیکھون جو چل جائے مگر قیصر بھائی برا مانین گے -

مین - بیشک - انہیں یہ بات گران گذریگی - مگر جو کچھ مین نے تجویز کیا ہی انہین کے فائدے کی غرض سے - جب ان کو وجہ بتلا دی جائیگی - وہ قائل ہو سکتے مان جائینگے - ذرا ممانی کے پاس ہو آؤن -

ٹھہرو مین بھی چلتی ہون -

باب بست چہارم

رقیہ اور بلقیس سے مین نے ناولین منگا دینے کا وعدہ کیا تھا پارسل بہت دنون سے آیا ہوا پڑا تھا - مگر مین ایک ہفتے کے لیے ماموں صاحب کے ایک کام پر پٹنے چلا گیا تھا - اس کا موقع ہی نہ ملا - کہ کھول کر دیکھتا - وہان سے نہ ایسی پر ایک دن اتفاق سے نظر پڑ گئی - اٹھا کر پارسل کھولا - اور کتابین لیے ہوے اسوقت محل مین چلا گیا - رقیہ بیگم تنہا بیٹھی ہوئی موزے بن رہی تھین مین - لو بھئی اپنی کتابین - پارسل کو آئے مدتین ہوگئین مگر مین کھولنا بھول گیا -

رقیہ - خیر بلا سے میری دلچسپی کا سامان تو ہوگیا - کچھ ہی دنون کے لیے سہی -

مین - یہ کیا کہتی ہو - کتابون کے سوا تمھاری دلچسپی کے خدا رکھے اور بھی سامان موجود ہین -

رقیہ - (رنگ بدل کر) ہان خدا بلقیس کو جیتا رکھے - اس سے میری بڑی دلبستگی ہے لیکن بعض وقت وہ بی بی جو چپ سادھ لیتی ہین تو دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے - بولنے کا نام نہین لیتین - اور آج تو دس پانچ دن سے انھین فرصت ہی نہین ہوتی -

مین - کیون - اس گھر مین تو نظر نہین آتین -

رقیہ - آتین - آپ کو ابھی تک معلوم نہین ہوا - آپ کے پٹنے جانے کے بعد پھوپھی امان نے توشے خانہ کی کنجیان بلقیس کو حوالہ کر دین - آج کل وہ آپ کے گھر مین سیاہ و سفید کی مختار ہوئی ہین -

مین - سچ کہو - مجھے خبر نہین ہوئی - مین کل صبح کو آیا - دن بھر سفر کا تکان رہا - امی جان کے پاس صبح ہی کو گیا تھا کل دونون وقت کا کھانا بھی مین باہر ہی کھایا -
رقیہ - مین تو بہت خوش ہون - بلقیس کا چلبلا پن کم ہو جائیگا -
مین - خوشی کی وجہ میری سمجھ مین نہ آئی -
رقیہ - (ہنسکے) بس بیکار سوال تو یہ کھیے نہین - ہان ان ناولون مین سے پہلے کون پڑھون -
مین - جو تمھارا جی چاہے - میرے نزدیک تو یہ کتاب طرحدار لونڈی دیکھو -
رقیہ - یا دش بخیر - وہ آپ کی بلقیس آرہی ہین - (لکہ رکر) آئیے سرکار تشریف لائیے - آپ کے بھائی آپ کے فراق مین آہ وزاری کر رہے ہین -
بلقیس - (کمرے مین آکر) تسلیم - خالہ امان آپ کو پوچھ رہی تھین - مجھے دیکھنے کو بھیجا ہے - یہ کیا ہے - کتابین - خیر - آپ نے یہ وعدہ تو پورا ہوا - مین تو دیکھون - کایا پلٹ - احمد الدین نام تو خوب ہین - حاجی لغلول - اوئی - طرحدار لونڈی - اسے تو مین پڑھون گی -
رقیہ - تمھین پڑھو - مگر بھیا کے کہنے سے پہلے مین پڑھنے والی تھی -
بلقیس - اچھا تم دیکھ لو تو مجھے دینا - مین جب تک یہ کایا پلٹ پڑھون گی -
مین - تم اپنی باجی کو اکیلا چھوڑکر ادھر ادھر ہرا ہوائی پھرا کرتی ہو آخر اخلاق بھی کوئی چیز ہے -
بلقیس - ہرا ہوائی پھرنے کی عادت اور صاحبون کو ہے - مین محل کے قفس ہی مین بھدکون گی - اور کہان دیا مسافتی ہون

آپ کو شاید معلوم نہین ہوا کہ کئی روز ہوے خالہ امان نے مجھے امی سے مانگ لیا۔ اب ذرا مجھ سے سنبھلکے بات کیجیے گا۔ سب کی کل میرے ہاتھ مین ہو۔

[illegible]ن۔ یہ کب ہوا۔ مجھ سے تو ابھی تک کسی نے بھی نہین کہا۔

بلقیس۔ آپ کے سدھارنے کے دو روز بعد۔ خالہ امان یا امی آپ سے کسوقت کہتین۔ صبح کو ذری کی ذری آپ آئے۔ پھر دن بھر باہر رہے۔ قیصر بھائی بھی اندر نہین آئے۔

[illegible]ن۔ قیصر مجھے اسٹیشن پر لینے گئے تھے۔ اسی طرف سے سنیئ بازار چلے گئے۔ پھر کل آئے ہی نہین۔

بلقیس۔ اب توشے خانے کی کنجیان میرے پاس رہتی ہین۔ سب نوکرون کو حکم ہوا ہو کہ جس بات مین کچھ پوچھنا یا جھگڑنا ہو خالہ امان کی جگہ مجھ سے دریافت کیا کرین۔

مین۔ (دل مین خوش ہوکر) تو حضور میرے بارے مین کیا حکم ہوتا ہو۔

بلقیس۔ (منھ بنا کے) آپ کی بابت یہ حکم ہو کہ بغیر میری اجازت کے آپ باجی سے بات نہ کیا کرین۔

رقیہ۔ (ہنسکے) چل ہٹ آئی بڑی بچاری حکم چلانے والی۔

بلقیس۔ دیکھو اب تم سب کے سب میرے اختیار مین ہو۔ مین کہون اٹھو تو اٹھ بیٹھو۔ مین کہون بیٹھو تو بیٹھ جاؤ۔

رقیہ نے یہ سنکر قہقہہ مارا۔ مین بھی ہنسنے لگا۔ اور بلقیس خود بھی شریک ہوئین۔ ہم لوگون کی ہنسی سنکر خالہ اپنے دالان سے ادھر آگئین۔

خالہ۔ یا اللہ کیا بات ہو جو تم سب ہنسی کے مارے فرش ہوے جاتے ہو۔

رقیہ۔ (ہنستے ہوے) بلقیس حکم چلا رہی ہین۔ کہ یہ کہین تو

ہم لوگ اُٹھیں اور ان کا حکم پائیں تو بیٹھیں - اسی پر بہنسی ہو رہی ہو اب توشے خانے کی کنجیاں انھیں کے ہاتھ میں ہیں تا ؟

خالہ - (مسکراکے) یہ بڑی اوچھی ہو - ذرا حکومت پائی اور اترائی - جا بیجا حکم جاری کرنے لگی -

بلقیس - وہ جا سے ہوں یا بیجا - حکم تو ان لوگوں کو ماننے ہی پڑیں گے -

خالہ - سنے سنتے ہو - اس کی باتیں - تم بھی تو کچھ کہو -

میں - مجھے بغاوت منظور نہیں - میں ان کا حکم ایک بار نہیں سو بار مانوں گا -

بلقیس - دیکھو باجی قرینے کی باتیں ایسی ہوتی ہیں -

خالہ ہنستی ہوئی دالان میں جا بیٹھیں کہ والدہ اسطرف آتے نظر پڑیں اور دونوں بہنیں ہم لوگوں کے پاس آئیں -

والدہ - (مجھ سے) کل سے تم نظر ہی نہیں پڑے - باہر کیا کرتے تھے -

میں - دن بھر سفر کے تکان سے میں دیر تک سوتا رہا - آرج ابھی حاضر ہونے والا تھا - ان دونوں نے مجھ سے بہت دن ہوئے ناولوں کی فرمائش کی تھی - پارسل آیا پڑا ہوا تھا - آج اُس پر میری نظر جا پڑی تو دینے آیا تھا - کیوں امی جان اب تو بلقیس آپ کے ہاں سیاہ و سفید کی مختار ہوگئی ہیں - ابھی سے یہ حضرت نادرشاہی حکم جاری کرنے لگیں -

والدہ - تم کسی وقت میرے پاس آتے تو کہتی - تمھاری خالہ چھوٹی بیگم نے اب تک خانہ داری بلقیس کو سکھائی ہی نہیں - دنرات الٹا ناولوں میں اُلجھائے رکھا - یہ بھی کوئی بات ہو - دیکھو قمر ماشاءاللہ کیسی ہوشیار ہیں - سبب یہ کہ وہ بچپن سے ایک بڑے گھر کا کارخانہ چلاتی رہیں - میں چاہتی ہوں کہ بلقیس بھی گھر کا کام دھندا سیکھ جائے

خالہ - باجی مین کہتی تھی - کہ یہ کچھ پڑھ لکھ جائے تو پھر خانہ داری مین لگاؤن - اسی لیے اب تک مین نے اسے گھر کا کام دھندھا کرنے نہین دیا -

مین - تو مجھ کو اگر کسی کی دعوت کرنی ہوگی اُس کے واسطے بلقیس سے کہنا پڑیگا - یہ تو بڑی مشکل ہوئی - یہ دعوت کا سبب پوچھین گی مہمانون کے نام گنوائین گی - اور خدا جانے کیا کیا بال کی کھال نکالین گی -

والدہ - (ہنسکے) سنو بھئی - صاف بات تو یہ ہی - اب محل کے اندر میرا کچھ اختیار نہین ہی - باہر پہلے بھائی جان کا حکم ہی - اور پھر تمھارا اور یہان خالی بلقیس زبانی بیگم لگا

بلقیس - (مجھ کو ایک خاص ادا سے سلام کرکے) سنا نواب صاحب آپ نے - دعوت ذرا سمجھ بوجھ کے کیجیے گا - یہ کہکر وہ امی جان کے گلے سے لپٹ گئی -

رقیہ - بلقیس - تمھین بڑا کام ملا ہی - لوگون کو مٹھائیان کھلاؤ - دعوتین کرو - کیون پھوپھی امان -

خالہ - ہان بھئی چاہیے تو سہی -

بلقیس - (والدہ کا منھ دیکھ کے) مجھے کیا عذر ہی -

والدہ - میرا منھ کیا دیکھتی ہو - کہدو - بہت اچھا -

بلقیس - اچھا کل آپ لوگ کھانا ونمک لونڈی کے ہان قبول فرمائین -

رقیہ - خوشی سے - جان ودل سے -

مین - بسر وچشم -

خالہ - اور میری دعوت نہین ہی -

بلقیس - آپ کی دعوت پہلے -

والدہ - اپنے ابا جانی کو تو دعوت دو - اور دلھن سے جاکر بھی

کہہ آؤ۔

مین ۔ اور ماموں جان اور امی جان کو تو تمنے پوچھا ہی نہین ۔

بلقیس ۔ توبہ اللہ کہتی تو جاتی ہون ۔ سب کی دعوت ہے ۔ خالہ اماں کا تو گھر ہی ہے ۔

والدہ ۔ بھئی ۔ مین بھی مہمان ہون ۔ گھر سے میرا کوئی تعلق نہین ۔

مین ۔ اور قیصر مرزا کو۔

بلقیس ۔ قیصر بھائی ادھر دو تین دنوں سے مجھے نظر نہین پڑے دیکھون جو ممانی کے پاس ہون ۔

خالہ ۔ گنائی خانم ۔ دیکھ آؤ ۔ قیصر مرزا اپنی امی کے پاس ہین ۔ آج مین نے اُنھین آتے تو نہین دیکھا ۔

گنائی خانم ۔ (آ کے) حضور دُلھن بیگم صاحبہ آرام کر رہی ہین ۔ نواب قیصر مرزا صاحب وہان نہین ہین ۔

مین ۔ بہن تمھاری طرف سے دعوت دیدون ۔

بلقیس ۔۔ (ذرا سکوت کے بعد) کیا مضائقہ ۔

والدہ اور خالہ تو چلی گئین ۔ مین باہر آیا ۔ اس خلاف توقع واقعے نے مرزا صاحب کے انداز کی ایک طرح پر تصدیق کردی ۔ اور ہیرا دہ دل جسمین ایک بحر یاس و ناامیدی کے اطمنان کا پتہ بھی نہ تھا اب کسی قدر بشاش و مطمئن جو ہوا تو ساتھ ہی اسکے خیال آیا ۔ خیال کیا آیا بقول شخصے الہام ہوا کہ یہی وقت والدہ صاحبہ کو اپنی راے سے آگاہ کرنے کا ہے ۔ چونکہ پنجشنبہ یوم سعید خیال کیا جاتا ہے ۔ اُسی کو مین نے خط بھیجنے کا دن قرار دیا ۔

دوسرے دن بلقیس کے ہان دعوت تھی ۔ گیارہ بجے کا وقت مقرر تھا ۔ اور والدہ کی نشست کا کمرا کھانا کھلانے کے لیے تجویز ہوا تھا ۔ صبح کو مین حسب معمول والدہ کے سلام کو گیا ۔ ماموں صاحب اور خالو بھی وہین بیٹھے تھے ۔

بن - (خالو سے) آپ بھی مدعو ہین -
الو - ہان بھئی ہون تو سہی - میزبان صاحب کہان ہین -
اسنے دکھائی نہین دیتین -
لدہ - کھانا پکا رہی ہین -
(بلقیس پائینچے چڑھائے سامنے سے نمودار ہوتین)
- بیگم صاحب ذری ادھر تشریف لائے - کھانے مین کتنی
ہم لوگ سویرے کھانے کے عادی ہین -
ن - (سلام کرکے) ابا جانی مجھے بہت کام ہے - ذری فرصت
ہے - کھانا سب تیار ہے - باجی شامی کباب تل رہی ہین -
ن صاحب - کیا درحقیقت کھانا تم لوگون نے خود پکایا ہے -
یس - جی ہان - باورچنین تو روز پکاتی ہین - ایسی دعوت کا
لطف کیا ہوتا - خالہ امان کشمیری پڑیان کہان رکھی ہین -
الدہ - مجھے یاد نہین - زبیدہ خانم سے پوچھو -
بلقیس - بی زبیدہ خانم کشمیری پڑیان کہان ہین - بھئی اللہ تم تو
رہی ہو -
بیدہ خانم - باورچی خانے مین تو رکھ آئی ہون - (ہنسکے)
اتنی جلدی کیون کرتی ہین - سارا دوپٹا کیچڑ مین لتھڑ گیا ہے -
مین پڑیان دون -
یس - آنے کا مضایقہ نہین - مگر خبردار جو تمنے کسی شے مین ہاتھ
لگایا - سب سے پہلے یہ بھائی کہینگے کہ ہم لوگون نے کھانا نہین
پکایا ہے -
ن - مین تو اب بھی کہتا ہون -
قیس - (ہنسکے) جو ایسا کہیگا اُس کی دعوت نہین ہے - حضور
اپنے واسطے کوئی اور انتظام کرین -
ن - باورچی خانے مین ہم بھی آئین -

بلقیس ۔ تشریف لائیے ۔ مگر جب تک یہ نہ کہہ دیجیے گا ۔ کہ کھانا ہم لوگوں ہی نے پکایا ہے ۔ میں چھوڑنے نہ دونگی ۔
(خالہ آ گئیں)

خالہ ۔ یہ کیا حجت ہو رہی ہے ۔
والدہ ۔ (ہنسکر) حجت یہ ہے کہ نے صاحب کہتے ہیں بلقیس نے کھانا خود نہیں پکایا ۔ بلقیس کہتی ہے کہ ایسا کہنے کھانے کی کچھ اور فکر کیجیے ۔
خالہ ۔ توبہ کہ بھی دو ۔ اسوقت کھانا کہاں سے آئیگا
میں ۔ آپ فرماتی ہیں تو خیر ۔ میں مانے لیتا ہوں ۔ ان کسی سے کچھ پوچھنا اچھا بھی نہیں ہے ۔
(سب لوگ ہنس پڑے)
بلقیس ۔ بھئی اللہ آنا ہو تو آئیے ۔ سارا کام نگوڑا پڑا ہوا ہے ۔ ابا جانی جدا سویرے سے کھانا مانگ رہے ہیں ۔ باجی خفا ہوں گی ۔
رقیہ ۔ (باورچی خانے سے پکار کر) بلقیس تم تو جہاں جاتی کی ہو رہتی ہو ۔ بڑیاں جلد لاؤ ۔ نگوڑی شید آپ خراب ہو
بلقیس ۔ عنبیدہ خانم میرا انتظار کیوں کرتی ہو ۔ بڑیاں باجی کو دے نہیں آئیں ۔ (پکار کر) میں کیا کروں کوئی آنے دے پہلے ابا جانی نے روک لیا ۔ اب بھائی پیچھا نہیں چھوڑ
خالہ ۔ (ہنسکر) لڑکی تو جاتی کیوں نہیں ۔ تجھے کون روکتا آپ ہی تو چہ میگوئیاں کر رہی ہے ۔ (پکار کر رقیہ سے) بیوی کسی نے تمہاری بہن کو نہیں روکا ۔ یہ خود باتوں کی چاٹ میں یہاں سے ٹالے نہیں ٹلتیں ۔
رقیہ ۔ خیر آئیں تو سہی ۔ دیکھیے میں کیسا ٹھیک بناتی ہوں ۔
بلقیس ۔ (مجھ سے) سن لیا آپ نے ۔ آنا ہو تو آئیے آپ سے تو اٹھا بھی نہیں جاتا ۔

میں ۔ تم چلو ۔ میں بھی آتا ہوں ۔
ماموں صاحب ۔ ان لڑکیوں میں الحمد للہ بہت بہت ہوگئی ہے
والدہ ۔ نہ ہوتی تو تعجب تھا بلقیس اور رقیہ میں ایسا فرق ہی کیا ہے ۔ رقیہ سال بھر بڑی ہوگی ۔
خالہ ۔ ہاں اسی کے لگ بھگ ۔ جب میں کلکتے آئی تھی پہلے پہل اُس وقت گھٹنوں چلتی ہوں بلقیس گود میں تھی ۔ اور رقیہ چلنے پھرنے لگی تھی ۔
میں ۔ (باورچی خانے میں پہونچکر) کیوں ۔ باورچی خانے میں بیٹھا ہے ۔ تو سب چیزیں میرے سامنے کیوں نہیں لاتیں ۔
بلقیس ۔ باجی سے کہیے یہاں ان کی حکومت ہے ۔
رقیہ پسینے میں شرابور کباب تل چکی تھیں ۔ شاید یہ میں پڑیاں تلا رہی تھیں ۔ مجھے سلام کرکے بلقیس سے بولیں ۔ "وہاں جاکر بیٹھ رہیں ۔ یہ تو اکر پلیٹوں اور پیالوں کی کشتیاں اُٹھوا لے لائیں "
بلقیس ۔ توبہ ۔ باجی ۔ میں بھول گئی ۔ سنبل کسی اور کو ساتھ لیکر کشتیاں لے آ ۔ (رقیہ سے) ابا جانی کھانا مانگ رہے ہیں ۔ اور یہ بھائی وہاں کہتے تھے کہ کھانا ہم لوگوں نے نہیں نکالا ہے ۔ جھوٹ موٹ کی شیخی ہے ۔ اب یہ تماشا سنو ۔ کہ یہیں باورچی خانے ہی میں کھانا کھانے کو بھی کہتے ہیں ۔
رقیہ ۔ خیر بھئی چھیڑ چھاڑ کی باتیں تم جانو تمھارے بھائی جانیں ۔ بیچ میں بولنے والی کون ۔ لیکن نوج ۔ اسکے دشمن باورچی خانے میں کھائیں ۔
بلقیس ۔ کیوں باجی ۔ اب تم بھی مجھپر چوٹ چپٹ کرنے لگیں ۔ (رقیہ کے گلے میں بانہیں ڈال کے آہستہ سے) چھیڑ چھاڑ تو اسی چاند سے مکھڑے پر زیب ہے ۔

اور باورچی خانے میں کھانے کی بات انھیں سے پوچھ لونا۔
عفت۔ تو ہیں۔ کیوں میں جھوٹ کہتی ہوں۔
میں۔ اس جھوٹ میں کیا سچ ہو۔
بلقیس۔ (روٹھ کر) بات کہکے مکر جانا کوئی آپ سے سیکھ لے۔ واہ!
رقیہ خفیف تو نہ ہوئی ہوگی۔
بلقیس۔ اوتھ۔ اب کھانا نکلواؤ۔ دیکھو زبیدہ خانم تقاضے کو
آرہی ہیں۔
رقیہ۔ چلو رت کس بے حیائی ہو۔ تم اُدھر قورمے سے شروع کرو۔
شیرمال میں ذرا شوربا ان حل ہو جائیں، تو میں نکال دونگی۔
بلقیس کرسی سرکا کر بیٹھ گئیں۔ سیدانی نے قورمے کا دیگچہ
آگے رکھدیا۔ وہ نکالنے لگیں۔ تو رقیہ نے کہا۔
"سب پیالے برابر نکالنا۔ یہ نہیں کہ کسی میں دو ایک بوٹیاں
ذرا سا شوربا اور کوئی لبالب بھرا ہوا۔
بلقیس۔ بہت خوب اُستانی جی۔ آگے جو چاہو حکم کرو اختیار
باقی ہے۔
میں مجھے ہمیشہ یاد رہیگا۔ رقیہ کا سلیقہ۔ اُسکی انتظامی
لیاقت بلقیس کا انبلاپن۔ ناتجربہ کاری۔ الھڑپنا۔ مگر ساتھ ہی
ہر بات سیکھنے کی کوشش۔ ایسی دلکش باتیں تھیں کہ باورچی خانے
سے ہٹنے کو میرا جی نہیں چاہتا تھا۔
قورمہ نکل چکا۔ تو بلقیس نے کہا۔ باجی دیکھنا تو سہی پیالے
سب ٹھیک ہیں۔ ای ہاں۔ کھانے والوں کی عادتیں جانتی ہو
ذری ادھر سے اُدھر ہوئی تو طعنوں کے مارے ناک میں دم
کر دینگے۔
میں۔ اسمیں میرا ذکر تو نہیں ہی۔
بلقیس۔ عاقلاں را اشارہ کافیست۔

رقیہ - اور سب تو ٹھیک ہین - یہ دو تین پیالے خالی ہین -
ان مین تھوڑا سا شوربا اور ڈالدو - اور قلیہ نکالو۔ (بلقیس نے
یے سے کے پیالے بھی نکالے)

رقیہ - پیالون کا نکالنا مشکل نہین ہی - پلاؤ زردے کی پلیٹین
لنی ذری دشوار بات ہی - سارا دوپٹا تو تم نے ابھی سے بگھولیا -
ج ہی صبح کو کپڑے بدلے تھے -

زبیدہ خانم - اسوقت مین نے بھی یہی کہا تھا -

بلقیس - ہوگا بھی - میرا پیچھا چھوڑدو - پھر بدل ڈالون گی -

بیچ - (والدہ اور خالہ کو آتے دیکھکر) اے لو بھوپھی امان اور امی
آ رہین - خدا آبرو رکھے -

والدہ - منے تم کیون آگ مین تاپ رہے ہو - جاؤ وہان کمرے
مین بیٹھو - (رقیہ سے) کیون بھئی کھانا تیار ہی - تمھارے چھوٹے ابا
کے تقاضے تو جان کھائے جاتے ہین -

رقیہ - جی ہان سب تیار ہی آپ تشریف لیجایین مین بھیجتی ہون -
(زبیدہ خانم سے) کھڑی دیکھتی کیا ہو - جاکر دسترخوان بچھواؤ -
والدہ - (پیالون کو دیکھکے) قورمہ تو بہت اچھا پکا ہی - رنگ
بھی سب درست ہی -

بیچ - رنگ سے کیا ہوتا ہی - مزے مین اچھا ہونا چاہیے -

بلقیس - آپ کو بھی قسم ہی جو تعریف کیجیے - مگر تو یہی جو آپ
بے اختیار ہو کر تعریفین نہ کرنے لگین -

خالہ - (والدہ سے) تم نے تو چار ہی دن مین اسکی ساری عادتین
بدلدین - وہ بلقیس ہی نہین رہی ہی - پلنگ سے ہل کر پانی تو
پیتی ہی نہ تھی -

والدہ - تمھارے لاڈ پیار کی وجہ سے ایسا تھا - پیار مین بھی کرتی
ہون - مگر دیکھو میرے پیار کا یہ اثر ہی - (رقیہ سے) اب کھانا

جلد بھیجو۔ تمھارے کھانے کے اشتیاق مین آج کسی نے چا
کے ساتھ ناشتہ تک نہین کیا۔

میَن ۔ اور میرے شوق کی تو یہ حالت تھی۔ کہ مین شب کو
کھانا نہین کھاتا تھا۔ مگر امی جان نے زبردستی کھلادیا۔

والدہ ۔ (ہنسکے) اے چل جھوٹے۔

بلقیس ۔ باجی دیکھتی ہو۔ ان کا ہانا (مجھ سے) ہنا کے جا
مین کچھ بولون ہی گی نہین۔ (رقیہ سے) لو باجی پلاؤ کی پلیٹیں
نکل چکین۔ اب۔

رقیہ ۔ زردہ گمانی خانم نکال دینگی۔ سنبل بلا تو لا گمانی خانم
(خالہ سے) دیکھیے امی گمانی خانم باورچی خانے مین چھانکی
نہین۔ اور مین کتنا کتنا کہہ آئی تھی۔

خالہ ۔ تمھاری یہ بہن منع کر آئی ہونگی۔ زبیدہ خانم کو بھی آنے
ممانعت کر رہی تھین۔

گمانی خانم ۔ مجھے کیا حکم ہو۔

رقیہ ۔ اتنا اتنا کہنے پر بھی تم بلانے پر آئی ہو۔ آخر وہان تمھارا
کیا کام تھا۔

گمانی خانم ۔ (بلقیس کی طرف دیکھکے) سرکار کے کپڑے دھو
مین دے رہی تھی۔

بلقیس ۔ باجی یہ میرا قصور تھا۔ مین نے انھین منع کر دیا تھا
کہ باورچی خانے مین نہ آنا۔ ان کی عادت ہو کہ بیچ مین بولا کرتی
ہین۔ اچھا زردہ نکالو۔

زبیدہ خانم ۔ (آکے) دسترخوان بچھ گیا۔ کون کون سی چیز لا
... لاؤن۔

بلقیس ۔ (بتا کے) قورمے قلیے کے پیالے۔ کباب کی تشتریان
اور پلاؤ کی پلیٹین۔

تھوڑی دیر مین سب دستر خوان چن دیا گیا - تو بلقیس رقیہ لیے ہوے آئین -

بلقیس - (آہستہ سے) جی تم سب سے کہو - کھانا تیار ہے [illegible] سے چلیے -

رقیہ - تم نے دعوت کی ہے تمہین کہو -

بلقیس - نہین تم بڑی ہو - تم کہو -

رقیہ - مین نہین کہون گی - کہدون ؟ اس مین شرم کی کیا بات ہے -

بیگم - اسی سے تو کلکتہ والے لکھنؤ والون کو طعنے دیتے ہین ذرا اتنی بات کے کہدینے مین کہ چلیے دستر خوان بچھ گیا کیا شرم ہے - کہ تم دونون مین سے کوئی راضی نہین ہوتا -

---

اعلان - باقی قصہ [illegible] حصہ سوم و حصہ چہارم مین ناظرین کی خواہش پر پیش کیا جائیگا - یہ حصہ [illegible] ختم کر دیا گیا -

جلد بھیجو۔ تمھارے کھانے کے اشتیاق مین آج کسی نے چاء کے ساتھ ناشتہ تک نہین کیا۔

مین۔ اور میرے شوق کی تو یہ حالت تھی۔ کہ مین شب کو کھانا نہین کھاتا تھا۔ مگر امی جان نے زبردستی کھلا دیا۔

والدہ۔ (ہنسکے) اے چل چھوٹے۔

بلقیس۔ باجی دیکھتی ہو۔ ان کا بنانا (مجھ سے) بنائے جاؤ مین کچھ بولون ہی گی نہین۔ (رقیہ سے) لو باجی پلاؤ کی پلیٹیں نکل چکین۔ اب۔

رقیہ۔ زردہ گمانی خانم نکال دینگی۔ سنبل بلا تو لا گمانی خانم (خالہ سے) دیکھیے امی گمانی خانم باورچی خانے مین جھانکی نہین۔ اور مین کتنا کتنا کہہ آئی تھی۔

خالہ۔ تمھاری یہ بہن منع کر آئی ہونگی۔ زبیدہ خانم کو بھی آنے کی ممانعت کر رہی تھین۔

گمانی خانم۔ مجھے کیا حکم ہے۔

رقیہ۔ اتنا اتنا کہنے پر بھی تم بلانے پر آئی ہو۔ آخر وہان تمھین کیا کام تھا۔

گمانی خانم۔ (بلقیس کی طرف دیکھکر) سرکار کے کپڑے دھوپ مین دے رہی تھی۔

بلقیس۔ باجی یہ میرا قصور تھا۔ مین نے انھین منع کر دیا تھا کہ باورچی خانے مین نہ آنا۔ ان کی عادت ہو کہ بیچ مین بولا کرتی ہین۔ اچھا زردہ نکالو۔

زبیدہ خانم۔ (آکر) دسترخوان بچھ گیا۔ کون کون سی چیزین لاؤن۔

بلقیس۔ (بتا کے) قورمے قلیے کے پیالے۔ کباب کی تشتریان اور پلاؤ کی پلیٹین۔